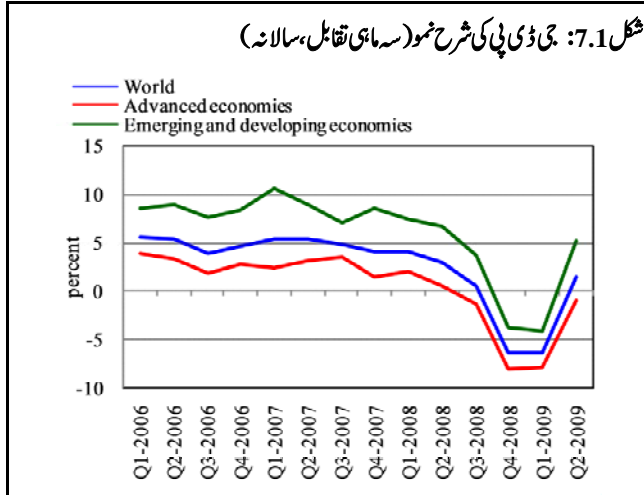


7 ادائیگیوں کا توازن

7.1 بین الاقوامی صورتحال

عالمی معیشت دوسری جنگ عظیم کے بعد آنے والی سب سے بڑی کساد بازاری سے نکل نہیں پائی ہے۔ امکان ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد 2009ء عالمی پیداوار میں کمی لانے والا پہلا سال ثابت ہوگا۔ مجموعی عالمی طلب اقتصادی بحران سے بری طرح متاثر ہوئی، بین الاقوامی بازار سرمایہ میں سیالیت گھٹ گئی، اور سرمایہ کاروں کا اعتماد مجروح ہوا۔ اس کے نتیجے میں 2008ء کی آخری سہ ماہی کے بعد سے عالمی تجارت، سرمایہ کاری اور صنعتی پیداوار تیزی سے کم ہو گئی۔ حالات بیروزگاری بڑھ رہے ہیں، اور ترقی پذیر ملکوں میں غربت بڑھنے کا امکان ہے چنانچہ عالمی سماجی اظہارِ بے بسی بھی بری طرح متاثر ہوئے۔ اقتصادی بحران سے نمٹنے کے لیے مرکزی بینکوں نے زری پالیسی خاصی نرم کر دی، بعض ملکوں نے اقتصادی سرگرمیوں میں تحریک پیدا کرنے کے لیے پکیج متعارف کرائے۔ چنانچہ 2009ء کی دوسری سہ ماہی تک بعض ایسی علامات ظاہر ہوئی ہیں کہ کساد بازاری بالآخر ختم ہو جائے گی تاہم یہ علامات مدہم ہیں اور کوئی یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ عالمی اقتصادیات کا آئندہ رجحان کیا ہوگا۔ اس کے علاوہ بہت سے مبصرین کے خیال میں، عالمی اقتصادیات کی بحالی کا عمل سست رفتار ہوگا (دیکھئے شکل 7.1)۔¹



جدول 7.1: عالمی معیشتوں کے اہم معاشی اظہارِ بے					
جی ڈی پی کا توازن (جی ڈی پی کا توازن)	شرح گرنائی		جی ڈی پی نمو		جاری حسابات کا توازن
	2009ء	2008ء	2009ء	2008ء	
دنیا			-1.1	3.0	
ترقی یافتہ ممالک	-0.7	-1.3	0.1	3.4	-3.4
امریکہ	-2.6	-4.9	-0.4	3.8	-2.7
یوروزون	-0.7	-0.7	0.3	3.3	-4.2
جاپان	1.9	3.2	-1.1	1.4	-5.4
برطانیہ	-2.0	-1.7	1.9	3.6	-4.4
امہرقی ہوئی منڈیاں			5.5	9.3	1.7
چین	7.8	9.8	-0.1	5.9	8.5
روس	3.6	6.1	12.3	14.1	-7.5
بھارت	-2.2	-2.2	8.7	8.3	5.4
پاکستان	-5.1	-8.3	20.8	12.0	2.0
بنگلہ دیش	2.1	1.9	5.3	7.7	5.4
فلپائن	3.2	2.5	2.8	9.3	1.0
انڈونیشیا	0.9	0.1	5.0	9.8	4.0
ماخذ: ورلڈ ایکٹا کنگ اکتوبر 2009ء					

اقتصادی سرگرمیاں اگرچہ ترقی یافتہ اور ابھرتے ہوئے ملکوں دونوں میں کمزور پڑیں، ترقی یافتہ ملکوں پر اس کا زیادہ اثر ہوا کیونکہ وہاں مالی اداروں کے سرمائے کا بھاری ضیاع ہوا، بہت سے بڑے ادارے دیوالیہ ہوئے اور بازارِ قرضہ میں سیالیت کی شدید کمی واقع ہوئی۔ بازارِ قرضہ کے جامد ہونے سے صارفین کی طلب تیزی سے کم ہوئی جس سے کاروبار اور صنعت پر براہ راست اثرات مزید شدید ہو گئے، اور لوگوں کو ملازمتوں سے جواب ملنے لگا۔ ترقی یافتہ ملکوں کے اقتصادی حکام نے اگرچہ جارحانہ پالیسیاں اپنائیں تاہم شدید کساد بازاری کے اثرات سے بچنا ان کے لیے ناممکن معلوم ہوتا ہے اور ان کی پیداوار 2009ء میں سکڑنے کا امکان ہے (دیکھئے جدول 7.1)۔ مثال کے طور پر امریکہ کو گزشتہ ساٹھ سال کی بدترین کمی کا سامنا ہے۔

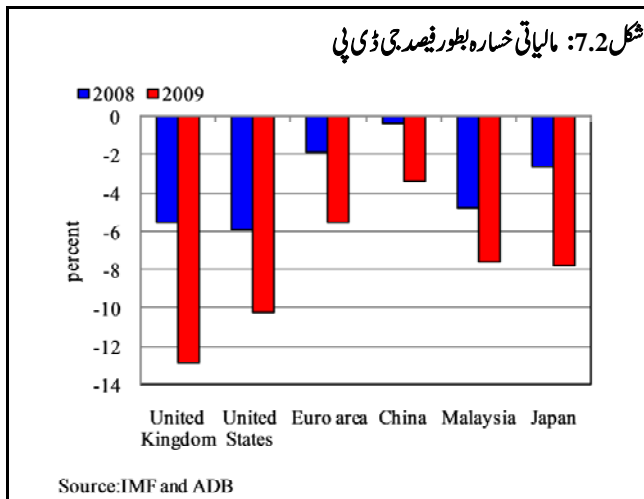
دوسری طرف ترقی پذیر ملکوں کے مالی اداروں نے ترقی یافتہ ملکوں کے مقابلے میں عمومی لحاظ سے خاصی بہتر کارکردگی دکھائی، ان کی بھی اقتصادی نمو 2009ء کے دوران نمایاں طور پر کم ہونے کی توقع ہے (دیکھئے جدول 7.1)۔ ابھرتی ہوئی معیشتوں پر برے اثرات تجارت اور قرضے کی قلت کی وجہ سے پڑے۔ ان ملکوں کی برآمدات کی طلب گرنے سے جی ڈی پی کی نمو سست پڑ گئی۔ اس

¹ Claessens, Stijn, M. Ayhan Kose, and Marco Terrones, 2008, "What Happens During Recessions, Crunches and Busts? IMF Working Paper 08/274."

طرح کا معاملہ خصوصاً ان ملکوں کے ساتھ ہوا جن کی پیداوار کا بڑا حصہ برآمدات میں چلا جاتا ہے، مثلاً آسیان کے اکثر ممالک۔ بین الاقوامی بازار قرضہ میں غیر یقینی صورتحال (اور خطرے سے گریز کے بڑھتے ہوئے رجحان) کے باعث یہ منفی اثرات دوچند ہو گئے۔ مؤخر الذکر صورت میں، بلند اقتصادی عدم توازن کے حامل ممالک بالخصوص زیادہ متاثر ہوئے کیونکہ سرمائے کا بین الاقوامی بہاؤ اچانک تھم گیا اور اکثر ملکوں کی حکومتیں مقابلے کے لیے مالیاتی یا زری پالیسیاں متعارف کرانے کی پوزیشن میں نہ تھیں۔

عجیب بات ہے کہ عالمی طلب میں کمی بہت سے ملکوں کے لیے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوئی بالخصوص ان ملکوں کے لیے جنہوں نے 2008ء کے وسط سے نرخ گرنے کے بعد اجناس درآمد کی۔ اس سے ان ملکوں میں گرانی کم ہوئی اور جاری حسابات کی صورتحال بھی بہتر ہوئی۔ عالمی گرانی کمزور طلب اور لاگت کم ہونے سے 2009ء میں گرنے کی توقع ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں گرانی گذشتہ برس کی 3.4 فیصد سے گر کر 0.1 فیصد رہنے کا امکان ہے، جبکہ ابھرتے ہوئے ملکوں میں یہ 9.3 فیصد سے گر کر 5.5 فیصد ہو جانے کی توقع ہے۔ معلوم ہوتا ہے، حالیہ عرصے میں اجناس کے نرخ بحال ہونے کے عالمی گرانی پر اثرات بھی محدود ہوں گے، کیونکہ (الف) نرخوں کے مزید کم ہونے کی گنجائش ہے، اور (ب) عالمی اقتصادی بحالی کا عمل سست رہے گا۔

یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ عالمی کساد بازاری اپنے اختتام کے قریب ہے۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھرتے ہوئے ملکوں کی نمو 2008ء کی آخری اور 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں تیزی سے سکنے کے بعد اب بڑھنے لگی ہے جبکہ ترقی یافتہ ملکوں کی نمو میں سکنے کا عمل 2009ء کی دوسری سہ ماہی میں خاصا سست پڑ چکا ہے۔ اسی طرح اسٹاک مارکیٹیں بھی بڑی حد تک بحال ہو گئی ہیں، دیوالیہ ہونے کے خطرات کم ہوئے ہیں، اور ابھرتے ہوئے ملکوں کا ساورن قنات بلند ترین سطح سے کم ہونے لگا ہے۔



اس معمولی سی بہتری کا بڑا سبب یہ ہے کہ اقتصادی حکام نے زری اور مالیاتی مہیمز کے اقدامات کو عہدگی سے استعمال کیا۔ بہت سے ملکوں میں مددگار مالیاتی پیکج کے تحت نہ صرف براہ راست طلب داخل کی گئی ہے بلکہ کمزور نجی طلب کو بھی سہارا دیا گیا ہے۔ تاہم یہ بات یاد رہنی چاہیے کہ مالیاتی مہیمز سے نمو کو محض عارضی سہارا ملتا ہے کیونکہ بڑھتے ہوئے میزانیہ خسارے پائیدار نمو نہیں لاتے (دیکھئے شکل 7.2)۔ اسی طرح مرکزی بینکوں کی طرف سے سیالیت کی فراہمی اور دیگر غیر روایتی معاون اقدامات مستقبل میں گرانی کی توقعات پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

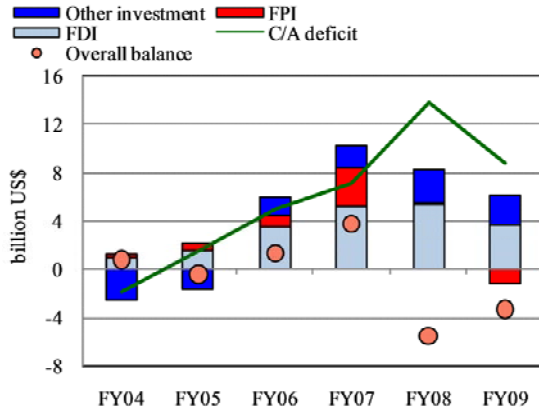
قرض اور گرانی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کا تقاضا ہے کہ مالیاتی توسیع اور نرم زری پالیسیوں سے وابستگی کی حکمت عملی خوب غور و فکر سے بنائی جائے، اور اسے

درست وقت پر نافذ کیا جائے کیونکہ سابقہ پالیسیاں قبل از وقت واپس لینے سے خدشہ ہے کہ معمولی سی جو بحالی ہوئی ہے وہ بھی ضائع نہ ہو جائے۔ نمو کے اعداد و شمار کا تخمینہ لگانے میں جو مشکلات ہوتی ہیں، اور اقتصادی پالیسی کی تبدیلی کے آغاز اور اس کے اثرات ظاہر ہونے میں جو فطری تاخیر ہوتی ہے اس کے پیش نظر یہ کام واقعی دشوار ہے۔

7.2 پاکستان کا بیرونی کھاتہ

جاری حسابات کا خسارہ مسلسل چار برس بڑھتے رہنے کے بعد، م 08ء کی سطح یعنی جی ڈی پی کے 8.4 فیصد سے کم ہو کر م 09ء میں 5.3 فیصد پر آ گیا۔ خسارے میں اس کی نے دوران عرصہ مالی حسابات کے فاضل میں ہونے والی کمی کے اثرات عہدگی سے زائل کر دیے۔ چنانچہ م 09ء میں بیرونی حسابات کا مجموعی خسارہ 40.1 فیصد کم ہو گیا (دیکھئے شکل 7.3)۔ بیرونی حسابات کی سالانہ صورتحال میں ساری بہتری مالی سال کے نوہر تا جون عرصے میں رونما ہوئی کیونکہ ابتدائی چار ماہ میں سال بسال بدتر صورتحال دیکھنے میں آئی۔ م 08ء کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں خرابی کا رجحان م 09ء کے ابتدائی چار ماہ میں مزید قوی ہو گیا جس کی بڑی وجہ درآمدات کے بلند نرخ اور مالی رقوم کی آمد میں تیزی سے کمی تھی۔ اس طرح زرمبادلہ کے ذخائر تیزی سے کم ہوئے اور شرح مبادلہ پر خاصا دباؤ پڑا۔ قلیل ذخائر نے بیرونی ادائیگیاں کرنے کی ملکی

شکل 7.3: جاری حسابات کا خسارہ اور ماکاری کے ذرائع



جدول 7.2: بیرونی کھاتے کا خلاصہ
ارب ڈالر

نمبر تاجون		جولائی تا جون		
م 09ء	م 08ء	م 09ء	م 08ء	
-2.5	-10.9	-8.9	-13.9	جاری حسابات کا توازن
-6.2	-11.7	-12.5	-15.0	تجارتی توازن
12.1	14.2	19.2	20.4	برآمدات
-14.9	20.1	-6.0	18.2	سال ہال نمو (فیصد)
18.2	25.9	31.7	35.4	درآمدات
-29.4	44.8	-10.5	31.2	سال ہال نمو (فیصد)
3.7	0.8	3.6	1.1	نایدہ توازن
5.5	4.4	7.8	6.4	ترسیلات
4.1	4.5	5.6	8.3	مالی سرمایہ توازن
2.4	3.8	3.7	5.4	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
-0.9	-0.3	-1.1	0.0	بیرونی تزدانی سرمایہ کاری
2.3	0.9	2.6	2.8	دیگر سرمایہ کاری
0.1	0.6	0.0	0.1	اعلاط اور بھول چوک
1.8	-5.8	-3.3	-5.5	مجموعی توازن

جدول 7.3: بیرونی کھاتے میں حالیہ بہتری لانے والے عوامل

م 09ء	م 08ء	م 07ء	
2.3	22.4	15.4	نئی شے کے قرضہ جات میں نمو
513.6	616.0	437.1	پروہم درآمدی اکائی قدر (امریکی ڈالر / میٹرک ٹن)
331.9	472.5	305.4	گندم درآمدی اکائی قدر (امریکی ڈالر / میٹرک ٹن)
783.9	916.5	521.3	پام آئل درآمدی اکائی قدر (امریکی ڈالر / میٹرک ٹن)
2.0	4.1	6.8	پاکستان کی جی ڈی پی نمو
-16.1	-11.5	-0.3	پاکستانی روپیہ / امریکی ڈالر اضافہ (+) / تخفیف (-)
7.0	5.6	5.4	چاول کی پیداوار (ملین ٹن)

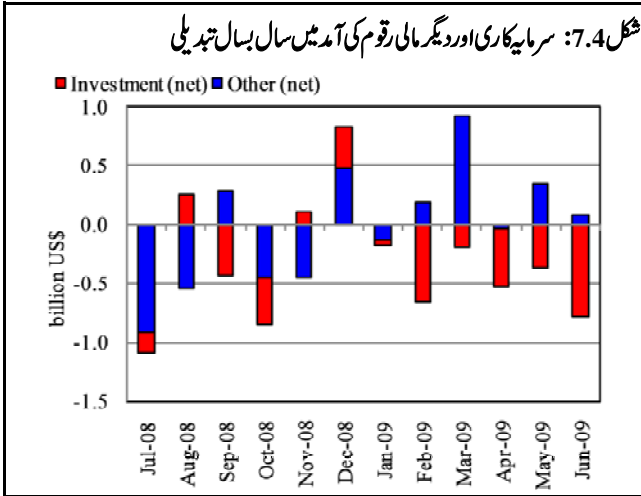
صلاحیت کو بری طرح متاثر کیا، ادھر بین الاقوامی بازار سرمایہ عالمی مالی بحران کے باعث ناقابل رسائی ہو چکا تھا چنانچہ پاکستان کے پاس کوئی راستہ نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ ادائیگیوں کے بحران سے بچنے کے لیے آئی ایم ایف سے مدد مانگے (دیکھئے باکس 7.5)۔² چنانچہ آئی ایم ایف کے ساتھ پروگرام پر عمل درآمد کے نتیجے میں اگلے چند ماہ (نومبر تا جون م 09ء) کے دوران بیرونی حسابات کے خسارے میں نمایاں بہتری آئی (دیکھئے جدول 7.2)۔

مالی سال 2009ء نومبر تا جون کے دوران درآمدات میں مستحکم کمی کی وجوہات یہ تھیں کہ درآمدات کے نرخ گرے، طلب کا مجموعی دباؤ کم ہوا اور شرح مبادلہ میں نمایاں کمی آئی (دیکھئے جدول 7.3)۔ ایک طرف درآمدات میں کمی اور دوسری طرف کارکنوں کی ترسیلات میں مستحکم اضافے نے جاری حسابات کے خسارے میں خاصی تخفیف کر دی۔ اگر زر مبادلہ کی آمد میں، اور اس عرصے کے دوران برآمدات میں کمی نہ آتی تو جاری حسابات کے خسارے میں مذکورہ بہتری دوچند ہوتی۔ جہاں تک برآمدات میں کمی کا معاملہ ہے، اس کا بڑا سبب بجلی کی شدید قلت اور امن و امان کی غیر یقینی صورتحال ہے جس نے پاکستان کی بڑی برآمدی منڈیوں میں طلب میں پائی جانے والی کمی کے اثرات کو مزید پختہ کر دیا۔

م 09ء کے دوران جاری حسابات کے خسارے کی ماکاری بھی دشوار رہی۔ گزشتہ سال کی طرح م 09ء میں بھی مالی حسابات کے فاضل میں مقابلتا کمی آئی جس کی بڑی وجہ سرمایہ کاری رقوم کی آمد میں دوران عرصہ ہونے والی نمایاں کمی (51 فیصد) تھی کیونکہ عالمی مالی بحران بدتر ہو چکا تھا اور سلامتی کے خدشات کے پیش نظر ملک کا رسک پریمیم بڑھ گیا تھا۔ درحقیقت مالی حسابات میں فاضل رقم بھی دیگر سرمایہ کاری کی مد میں موصول ہوئی تھی (جو کہ دراصل قرضوں پر مشتمل ہوتی ہے) جس سے اقتصادی استحکام کے آئی ایم ایف پروگرام کی عکاسی ہوتی ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری تقریباً پورے مالی سال کے دوران دباؤ میں رہی (دیکھئے شکل 7.4)۔

قرضوں کی رقم ملنے اور جاری حسابات کے خسارے میں معقول کمی کے نتیجے میں مجموعی بیرونی حسابات مالی سال 2009ء کی دوسری ششماہی میں فاضل میں ڈھل گئے۔ اس سے اسٹیٹ بینک کو زر مبادلہ کے ذخائر جمع کرنے میں بھی مدد ملی جو کہ جون 2008ء کی سطح 11.4 ارب ڈالر سے گزر کر اکتوبر 08ء میں محض 6.7 ارب ڈالر رہ گئے تھے۔ پیٹرولیم مصنوعات کی ادائیگی بین

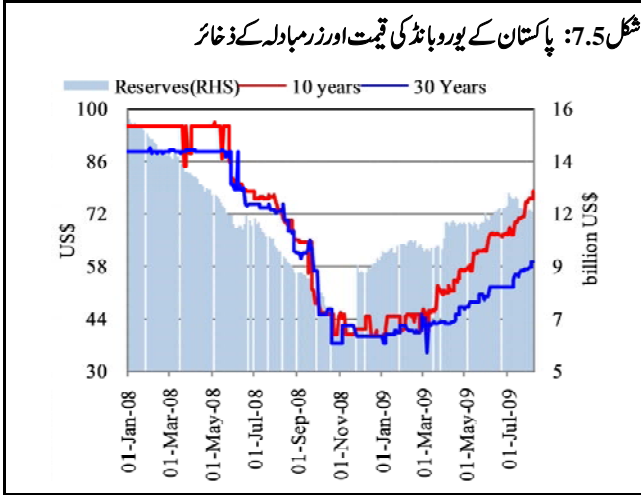
² تفصیل کے لیے دیکھئے، اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 09ء ”پاکستانی معیشت کی کیفیت“۔



الینک زرمبادلہ منڈی کو منتقل کرنے اور فروری 2009ء میں یورو بانڈ کو 500 ملین ڈالر ادائیگی کے باوجود، ذخائر بڑھنے سے شرح مبادلہ بھی نسبتاً مستحکم ہوئی۔ بہتری کی عکاسی اس حقیقت سے بھی ہوتی ہے کہ عالمی منڈی میں پاکستان کے یورو بانڈ کی قیمت وصول ہوئی اور بین الاقوامی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں نے پاکستان کا درجہ بڑھا دیا (دیکھئے شکل 7.5)۔³

مالی سال 2010ء میں حالات دشوار رہنے کا خدشہ

پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ مجموعی بیرونی حسابات میں بہتری کی اصل وجہ جاری حسابات کے خسارے میں ہونے والی زبردست کمی تھی، تاہم خسارے میں اس کمی کو برقرار رکھنا دشوار ہوگا۔ مثال کے طور پر درآمدات میں کمی نے جاری حسابات کا خسارہ کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا تاہم یہ سلسلہ جاری رہنا ان وجوہات کی بنا پر اب مشکل ہوگا (الف) عالمی منڈی میں اجناس کی قیمتیں بحال ہو رہی ہیں، (ب) ملکی اقتصادی سرگرمیاں بحال ہو رہی ہیں، اور (ج) ریٹیل اور دیگر پاور پروجیکٹس کی وجہ سے، اور قرضوں کے چکر کا مسئلہ نسبتاً مہیا پڑ جانے کے بعد تیل کی درآمد بڑھ جائے گی۔ اسی طرح، مالی سال 2010ء کے ابتدائی مہینوں میں طاقتور نمونے سے قطع نظر، خدشہ ہے کہ ترسیلات زرمیں ہونے والی زبردست نمو برقرار نہ رہ سکے گی۔ مالی سال 2009ء کے دوران ترسیلات میں 80 فیصد سے زائد نمو خلیج کے علاقے سے آئی جہاں اب اقتصادی سرگرمیاں سست ہیں۔ اس کے علاوہ ماضی کے ناقابل بھروسہ رویے کو دیکھتے ہوئے، لاجسٹک سپورٹ کے عوض وصولیاں خطرے میں ہیں۔ نیز، جاری حسابات کے وسط مدتی سے طویل مدتی استحکام کے اہم اظہار یہ بھی کمزوریوں کی عکاسی کر رہے ہیں (دیکھئے باکس 7.1)۔



باکس 7.1: جاری حسابات میں استحکام
جاری حسابات کا خسارہ اگر بھاری ہوا اور مسلسل لاگو ہو تو تشویش ناک ہے کیونکہ یہ شرح مبادلہ یا غیر ملکی قرضے کا بحران پیدا کر کے ملک کی بیرونی اقتصادیات کے لیے خطرہ بن جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ معلوم کرنے کا کوئی سادہ طریقہ موجود نہیں ہے کہ آیا جاری حسابات کا خسارہ پائیدار ہو چکا ہے یا نہیں۔ تاہم متعدد مصنفین نے جاری حسابات کے استحکام کے تجزیے میں مدد دینے والے بعض اظہار یوں کی نشان دہی کی ہے۔ یہاں ایسے چند اظہار یوں کا ذکر کیا جائے گا۔

بچت اور سرمایہ کاری کا تناسب

دہرے خسارے کی شناخت کی روشنی میں جاری حسابات کا خسارہ اس وقت ظاہر ہو سکتا ہے جب بچت میں کمی آجائے یا پھر سرمایہ کاری بڑھ جائے۔ جاری حسابات کا خسارہ اس وقت گوارا ہے جب یہ غرضی (یعنی کم بچت) کے بجائے سرمایہ کاری کی مالکاری میں استعمال کیا جا رہا ہو۔ زائد سرمایہ کاری کے نتیجے میں معیشت کی پیداواری صلاحیت بڑھتی ہے جسے بیرونی قرضہ تارنے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر جاری حسابات کا خسارہ ساختی مسائل کی وجہ سے لاگو ہونے والے بھاری مالیاتی خسارے (سرکاری بچت اور سرمایہ کاری میں فرق) کے باعث مسلسل برقرار رہے تو یہ اس مالیاتی خسارے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے جو بچت اور سرمایہ کاری کے فرق کی وجہ سے واقع ہو، کیونکہ اس سے بیرونی قرضوں کا غیر مستحکم بوجھ پیدا ہو جاتا ہے جبکہ نجی بچت میں کمی عارضی مسئلہ ہوتی ہے۔ جی ڈی پی کی بلند نمو کی توقع لوگوں کو جاری اخراجات بڑھانے پر راغب کرتی ہے تاہم جب ان کی آمدنی میں اضافہ ہو جاتا ہے تو بچت بھی ہونے لگتی ہے اور بچھلی کی دور ہو جاتی ہے۔

پیداوار کی شرح نمو

تیزی سے نمو پذیر ہونے والی معیشتوں میں جاری حسابات کا بڑھتا ہوا خسارہ زیادہ پریشان کن نہیں ہوتا کیونکہ ملک بلند شرح نمو کی وجہ سے بیرونی قرضے ادا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ (Folkerts-Landu (2000 کے نقطہ نظر

³ اگست 09ء میں اسٹینڈرڈ اینڈ پورز نے پاکستان کی ریاستی درجہ بندی CCC⁺ سے بڑھا کر B کر دی، جبکہ موڈیز نے پاکستان کی اقتصادی صورتحال کو منفی سے بدل کر مستحکم کر دیا۔

سے، خالص بیرونی واجبات اور جی ڈی پی کی شرح مستحکم سطح پر برقرار رکھتے ہوئے بھی کسی ملک میں جاری حسابات کا خسارہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر جی ڈی پی کی شرح نمو خالص بیرونی واجبات میں اضافے سے متناسب رہے تو یہ شرح مستقل رہے گی۔

جی ڈی پی اور برآمدات کا تناسب

جس ملک کی برآمدات کم ہوں گی وہ زیادہ طویل عرصہ جاری حسابات کا خسارہ برداشت نہیں کر سکتا جبکہ جی ڈی پی اور برآمدات کے بلند تناسب کے حامل ملک کے لیے قرضہ ادا کرنا نسبتاً آسان ہوگا۔

سرمائے کی رقوم کی نوعیت اور حجم

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اور سرکاری قرض گاروں سے جاری حسابات کے خسارے کی مالکاری جزو دانی اور قلیل مدتی نجی رقوم کے مقابلے میں زیادہ پائیدار طریقہ ہے کیونکہ مؤخر الذکر طریقے منڈی کے حالات کا تیزی سے اثر قبول کرتے ہیں۔ جاری حسابات کے خسارے کی پائیداری میں عرصیت کا ڈھانچہ، کرنسی کی نوعیت اور شرح سود کی تفصیلات بھی اہمیت رکھتی ہیں۔ مثال کے طور پر قلیل مدتی عرصیتیں اور تغیر پذیر شرح سود حالات کی تبدیلی سے متاثر ہو کر جاری حسابات کے خسارے کو غیر مستحکم بنا دیتی ہے۔

شرح مبادلہ کی چلک اور پالیسی

جاری حسابات کے خسارے کا استحکام شرح مبادلہ کی چلک پر بھی منحصر ہوتا ہے۔ یہ خسارہ ان ملکوں میں زیادہ مستحکم ہوتا ہے جہاں شرح سود بیرونی دھچکوں کی صورت میں نئے حالات سے مطابقت پیدا کر لیتی ہے۔ دوسری طرف شرح مبادلہ کے بے چلک خواہ مخواہ ماسٹ بازانہ رجحانات کو فروغ دیتے ہیں جو بیرونی بحران کا سبب بنتے ہیں۔

عام رائے یہ ہے کہ جاری حسابات کا خسارہ جی ڈی پی کے 5 فیصد سے زائد ہو جائے تو اس پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے بالخصوص اگر اس کی مالکاری کے لیے کوئی ایسا طریقہ اپنایا گیا ہے جس سے بالعموم صورتحال پیدا ہو سکتی ہو (ایڈورڈز، 2000ء)۔

پاکستان کے معاملے میں ان میں سے اکثر اظہار یہ کمزوری ظاہر کر رہے ہیں۔ مثلاً گذشتہ آٹھ برس کے اعداد و شمار میں م 09ء میں معیشت کے حجم کے لحاظ سے برآمدات سب سے نچلے درجے پر اور بچت نچلے سے اوپر درجے پر ہے (دیکھئے جدول 7.1.1)۔ اسی طرح م 09ء میں سرمایہ کاری اور بیرونی قرضے کے اظہار یوں میں بھی خرابی رونما ہوئی۔ نیز، جاری حسابات کا خسارہ اب بھی جی ڈی پی کے 5 فیصد سے زائد ہے جس کی کڑی نگرانی کی ضرورت ہے۔

جدول 7.1.1: جاری حسابات میں پائیداری کے اہم اظہار								
(لحاظ جی ڈی پی)								
م 02ء	م 03ء	م 04ء	م 05ء	م 06ء	م 07ء	م 08ء	م 09ء	قومی بچتیں
18.6	20.8	17.9	17.5	17.7	17.4	13.4	14.3	کل سرمایہ کاری
16.8	16.9	16.6	19.1	22.1	22.5	22.0	19.7	بچت - سرمایہ کاری فرق
1.9	3.8	1.3	-1.6	-4.4	-5.1	-8.6	-5.4	جی ڈی پی نمو
3.1	4.7	7.5	9.0	5.8	6.8	4.1	2.0	برآمدات
12.6	13.1	12.7	13.2	13.0	12.1	12.4	11.5	شرح مبادلہ (پاکستانی روپیہ / امریکی ڈالر) **
60.0	57.8	58.2	59.7	60.2	60.4	68.3	81.4	مالیاتی خسارہ
-4.3	-3.6	-2.4	-3.3	-4.3	-4.4	-7.6	-4.4	بیرونی قرضہ جات اور واجبات
50.4	42.6	36.0	32.7	29.2	28.3	28.2	30.1	خالص بیرونی واجبات *
-	-	27.1	25.4	22.9	24.8	30.9	42.1	
* تقویمی سال جبکہ جی ڈی پی مالی سال								
** آخر مدت								
ع عبوری								

حوالہ جات

ایڈورڈز ایس، (2000ء)، "Does the Current Account Matter؟"، بحران سے بچاؤ کے بارے میں این پی ای آر کی فلوریڈا کانفرنس جنوری 2001ء میں پریزنٹیشن کا مسودہ۔ نیشنل ہیورڈ آف اکنامک ریسرچ، نومبر 2000ء۔

Folkerts-Landu, D (2000) "Latin America-Current Accounts: Can they Achieve Sustainability?"

Milesi-Ferritti, G.M and A. Razin, (1996), Current Account Sustainability, Princeton Studies in International Finance, No 81, October 1996.

Dubrovnik، Roubini, N, and P. Watchel, (1997), Current Account Sustainability in Transition Economies، تبدل پذیر معیشتوں کے بارے میں تیسری Dubrovnik کانفرنس منعقدہ Dubrovnik، کروئیشیا جون 97ء میں پیش کیا گیا مقالہ۔

اسی طرح سرمایہ کاری رقوم کی آمد بھی خطرے سے دوچار ہے کیونکہ پاکستان کا ساورن خطرہ قرض اب بھی خاصا بلند ہے اور دوسرے ملکوں سے سرمایہ کاری کی آمد غیر یقینی ہے۔ مثال کے طور پر سرمایہ کاری کے عالمی امکانات برائے 2009-2011ء پر یو این سی ٹی اے ڈی کے حالیہ سروے کے مطابق براہ راست بیرونی سرمایہ کاری 2009ء میں گر جائے گی اور 2010ء میں کسی حد تک بحال ہونے کے بعد 2011ء میں تیزی اختیار کرے گی (دیکھئے باکس 7.2)۔ ایک بات یہ ہے کہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا طریقہ بدل رہا ہے اور ایکویٹی کے بجائے نان ایکویٹی سرمایہ کاری کی جارہی ہے⁴۔ اس تناظر میں پاکستان کے لیے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی بحالی اگلے ایک سال کے دوران مشکل ہوگی۔

باکس 7.2: سرمایہ کاری کے امکانات پر عالمی سروے 2009-2011ء

موجودہ اقتصادی و مالی بحران نے بین الاقوامی کارپوریٹیشنز (ٹی این سیز) کو اس الجھن میں ڈال دیا ہے کہ وہ بیرون ملک سرمایہ لگا کر کاروبار کو وسعت دیں یا بند دیں۔ جو عموماً زیادہ تشویش کا باعث ہیں وہ ٹی این سیز کا غیر معتبر منافع، مالی وسائل تک کم رسائی، منڈی میں مواقع کا فقدان اور معاشی بحران کے مزید بدتر ہونے کے امکانات ہیں۔ یہ جاننے کے لیے کہ حالیہ بحران بڑی کمپنیوں کے بین الاقوامی سرمایہ کاری کے فیصلوں پر کیا اثرات ڈالے گا، اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت و ترقی (یو این سی ٹی اے ڈی) نے ٹی این سیز کے سربراہوں سے ایک سروے کیا۔ اس سروے کے اہم نتائج یہاں مختصر آئینا کیے جا رہے ہیں۔

سروے کے نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کمپنیوں کو 2009ء میں اپنی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں بڑی کوئی کمی توقع ہے، جس کا سبب ظاہر ہے کہ موجودہ معاشی و مالی بحران، اور اس کے اگلے مرحلے کے بارے میں غیر یقینی کیفیت ہے۔ کمپنیوں کے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری منصوبوں کو متاثر کرنے والے ممکنہ خطرات یہ ہیں: (الف) عالمی کساد بازاری کی گہرائی، (ب) مالی عدم استحکام میں اضافہ، (ج) حصول تحفظ کے رجحانات میں اضافہ اور، (ج) شرح مبادلہ کا عدم استحکام۔ تاہم 2010ء میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری پر اخراجات کسی حد تک بحال ہونے کا امکان ہے اور 2011ء میں یہ سلسلہ زور پکڑے گا۔ رائے دہندگان میں سے تقریباً نصف نے توقع ظاہر کی کہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری پر وہ 2008ء کے مقابلے میں 2011ء میں زائد رقم صرف کریں گے۔ تاہم جدول 7.2.1 سے ظاہر ہے کہ متعلقہ حلقوں میں اب بھی خدشات پائے جاتے ہیں۔

سروے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ٹی این سیز انضمام اور تحویل جیسی ایکویٹی سرمایہ کاری اور گرین فیلڈ منصوبوں کے بارے میں زیادہ محتاط ہیں۔ لاگت اور اخراجات گھٹانے کے لیے ان کا زیادہ رجحان غیر ایکویٹی طریقوں کی طرف ہے مثلاً لائسنس کا اجرا اور شراکت۔ چنانچہ یہ طریقہ ممکن ہے کہ 2010ء کے بعد براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی متوقع بحالی میں اہم کردار ادا کرے۔

جدول 7.2.1: سروے نتائج کا خلاصہ (جوابات کا فیصد)				
عالمی امکانات (جواب دہندگان کا فیصد)				
براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے امکانات (بمقابلہ 2008ء)	اضافہ	جوں کا توں	کمی	ثابت اثر
2009ء	22	20	58	
2010ء	33	26	41	
2011ء	50	31	19	
براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے منصوبوں پر اقتصادی و مالی بحران کے اثرات	مثقی اثر	کوئی اثر نہیں	ثابت اثر	
عالمی اقتصادی ست روی	85	13	2	
مالی بحران اور قرضے کا بحران	79	18	3	
شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ	48	38	14	
مالی شعبے میں ریاستی مداخلت	14	70	16	
براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی عالمی رقوم کو لاحق بڑے خطرات 2009ء تا 2011ء	دور دور تک امکان نہیں	امکان نہیں	معلوم نہیں	امکان ہے
شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ	1	4	20	54
عالمی اقتصادی ست روی کا بدتر ہونا	1	15	28	39
پیٹرولیم اور خام مال کی قیمتوں کا تغیر	2	10	23	53
عام قیمتوں کا تغیر (گرائی یا ارزانی)	3	11	27	49
بڑھتا ہوا مالی عدم استحکام	1	18	32	40
سرمایہ کاری میں بڑھتا ہوا محتاط رویہ اور تبدیلیاں	5	12	22	53
ماحولیاتی بحران (مثلاً موسمی کی تبدیلی)	13	27	32	23
جنگ اور سیاسی عدم استحکام	19	31	31	16
نجی و کاروباری سلامتی کو لاحق خطرات (مثلاً دہشت گردی، جرائم)	13	32	31	21
غذائی بحران (مثلاً رسد کی قلت، خوردہ قیمتوں کا اتار چڑھاؤ)	13	30	36	18
اقوام متحدہ کانفرنس برائے تجارت و ترقی				

⁴ پاکستان کے معاملے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا اہم ذریعہ ایکویٹی ہے۔

اس کے علاوہ جنوری 2010ء میں (600 ملین ڈالر مالیت کے) صلوک بانڈ کی عرصیت کی تکمیل سے خالص سرمایہ کاری رقوم کی آمد پر اضافی دباؤ پڑے گا چنانچہ پاکستان کو جاری حسابات کا خسارہ پورا کرنے کے لیے قرضوں کی رقوم پر انحصار کرنا ہوگا جس کا (بالخصوص ایف او ڈی پی جیسے دوطرفہ قرضوں کا) پورا ہونا نہ صرف غیر یقینی ہے بلکہ آگے چل کر یہ بیرونی حسابات کے استحکام کے لیے خدشات کا باعث بھی بنیں گے۔

اس تناظر میں لوگوں کو رقم کی پخت کی طرف متوجہ کرنا، اور بنیادی سہولتیں بلا تعطل فراہم کر کے مصنوعاتی برآمدات بڑھانا جاری حسابات کا خسارہ مستقلاً گھٹانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ اسی طرح غیر ہنرمند لیبر، اور آئی ٹی پارک وغیرہ کی قلت کو دور کر کے خدمات کی برآمد بھی بڑھائی جاسکتی ہے (خدمات کا سیکشن ملاحظہ کیجیے)۔ ترسیلات کارخ غیر رسمی ذرائع سے رسمی ذرائع کی طرف موڑ کر ترسیلات کی نمو کم ہونے کے خطرے سے نمٹا جاسکتا ہے (دیکھئے باکس 7.3)۔ اس سلسلے میں حال ہی میں پاکستان ری ٹینس انی شیپ ایڈ (پی آر آئی) کا قیام درست سمت میں قدم ہے (دیکھئے باکس 7.4)۔ مالکاری کے حوالے سے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کو ان اقدامات سے فروغ مل سکتا ہے (الف) انفراسٹرکچر کی ترقی، (ب) بیوروکریسی کے تاخیری حیلوں کا انسداد، (ج) دانش کے ملکیتی حقوق پر عمل درآمد، اور (د) امن وامان کی صورتحال میں بہتری۔

باکس 7.3: ترسیلات کارخ رسمی ذرائع کی جانب موڑنے کے مطلوبہ اقدامات

کارکنوں کی ترسیلات بہت سے ترقی پذیر ملکوں کے لیے بیرونی مالکاری کا اہم ذریعہ بن چکی ہیں۔ پاکستان کو آنے والی ترسیلات میں حالیہ برسوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 7.3.1)۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ترسیلات م س 01ء میں ایک ارب ڈالر کے لگ بھگ تھیں جو م س 09ء میں 7.8 ارب ڈالر ہو چکی ہیں۔

اس طاقتور اضافے کے باوجود شہد بتاتے ہیں کہ ترقی پذیر ملکوں کو بھی جانے والی ترسیلات کا خاصا بڑا حصہ غیر رسمی ذرائع سے آ رہا ہے۔ مثال کے طور پر عالمی بینک کا حتماً تخمینہ ہے کہ غیر رسمی ذرائع والی ترسیلات رسمی ترسیلات 50 فیصد سے زیادہ ہوتی ہیں۔ غیر رسمی ذرائع عموماً ان ملکوں میں استعمال ہوتے ہیں جہاں رقوم بہت قلیل ہوتی ہیں چنانچہ بینکوں کے لیے ان میں کوئی کشش نہیں ہوتی، جہاں عام لوگوں اور کاروبار کو بینکاری کی سہولتیں حاصل نہیں ہیں، یا جہاں جان بچان کے آدمی سے رقم کی وصولی کو زیادہ قابل اعتبار سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو عموماً ”ان فائل ویلور ٹرانسفر سسٹم“ (آئی وی ٹی ایس) کو فروغ دے رہے ہیں وہ لیبن دین کی معمولی فیس، تیز رفتار وصولی اور ارسال کنندہ اور وصول کنندہ دونوں کو بہتر سروس ملنا ہیں۔

مذکورہ عوامل میں سے زیادہ تر پاکستان میں موجود ہیں۔ مثلاً تین بڑے ملکوں امریکہ، سعودی عرب اور برطانیہ سے رقم بینکوں کے ذریعے پاکستان پہنچنے میں دو سے پانچ دن لگتے ہیں، جبکہ مئی ٹرانسفر آپریٹرز (ایم ٹی او) سے یہ رقم ایک گھنٹے سے بھی کم وقت میں پاکستان میں وصول کی جاسکتی ہے (دیکھئے جدول 7.3.1)۔ چنانچہ ہنری احوال کے طریقے استعمال کیے جانے کے سبب ترسیلات کا حقیقی حجم اور ان کی شاریات ہنوز نامعلوم ہیں۔ قرائن بتاتے ہیں کہ غیر رسمی ذرائع سے آنے والی ترسیلات کا حجم دستاویزی طریقوں سے آنے والی ترسیلات کے تقریباً برابر ہیں۔

چونکہ غیر رسمی ذرائع سے آنے والی ترسیلات خاصی زیادہ ہیں اس لیے کوشش کی جانی چاہیے کہ ان کا رخ رسمی طریقوں کی جانب ہو جائے۔ اس سلسلے میں ٹیکنالوجی کی ترقی، مارکیٹ میں رونما ہونے والی تبدیلیاں اور دوسرے ملکوں کے کامیاب تجربات سے استفادہ مددگار ہو سکتا ہے۔ خصوصاً مندرجہ ذیل اقدامات معاون ہو سکتے ہیں:

● ترسیلات بھیجنے والے کارکن بہت سی صورتوں میں قانونی طور پر مقیم نہیں ہوتے، بینک ان کو کھانا کھولنے جیسی مالی خدمات کی فراہمی میں پچکپاتے ہیں۔ چنانچہ ایسے کارکنوں کو ترسیلات کے لیے رسمی ذرائع اپنانے کی ترغیب دینے کی غرض سے میزبان ملکوں کے ساتھ بات چیت ضروری ہے تاکہ انہیں قانونی قیام کا اجازت نامہ عطا کیا جائے اور وہ بھی تارک وطن کی حیثیت سے بینک کھانے کھول سکیں۔ اس سلسلے میں میکسیکو کی مثال پیش نظر رکھی جاسکتی ہے، میکسیکو کے جو باشندے امریکہ چلے جاتے ہیں انہیں امریکہ میں قائم میکسیکو کے قنصل خانے شناختی کارڈ جاری کرتے ہیں جس کی بنیاد پر وہ امریکہ کے بینکوں میں کھانا کھلو سکتے ہیں اور اپنی رقم رسمی ذرائع سے وٹن بھجوا سکتے ہیں۔

● ترسیلات کے شعبے میں بینکوں کے مابین مسابقت کا فقدان ہے جبکہ دور دراز علاقوں میں بینکوں کی شاخیں بھی موجود نہیں ہیں۔ پاکستان کے سب سے بڑے تین بینک مجموعی ترسیلات کا 70 فیصد سے زائد منظم کرتے ہیں۔ کمرشل بینکوں کی شاخوں کا نیٹ ورک، خصوصاً دیہی علاقوں میں، وسیع کرنے کی غرض سے بڑے بینکوں اور سرکاری ڈاک خانوں میں شرائط قائم کی جاسکتی ہے، اس طرح ترسیلات کی رقم کم لاگت میں اور تیزی سے منزل پر پہنچ سکتی ہے۔

⁵ آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی آرگنیزٹ (ایس بی اے) کے تحت اور یو کیو کانفرنس کے وعدوں کی تکمیل سے حاصل ہونے والی رقوم سے امکان ہے کہ جاری حسابات کے خسارے کی مالکاری کی جائے گی۔

● رقم کی ترسیل کے لیے جو مختلف طریقے اور پروڈکٹس دستیاب ہیں ان کے بارے میں معلومات صارفین کو نہیں دی جاتیں۔ ان مختلف طریقوں کی فہم کے بارے میں معلومات عام کردی جائیں تو منڈی میں مسابقت کا ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔ میکسیکو اور سری لنکا کے حکام امریکہ اور مشرق وسطیٰ سے ترسیلات کی منتقلی کے مختلف طریقوں کی مقررہ فہم کی معلومات اکٹھی کر کے ان کا موازنہ کرتے ہیں اور تارکین تک پہنچاتے ہیں، چنانچہ تارکین اس موازنے کی بنیاد پر اپنی پسند کا کوئی طریقہ اپناتے ہیں۔

باسک 1.3.7: دوسرے ملکوں میں رائج طریقے

فلپائن میں ترسیلات بھجوانے کے لیے فون اور انٹرنیٹ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بینکوں نے ویب، آن لائن اور فون کی سکیورٹی کے لیے بھاری رقم استعمال کی ہے۔

ترسیلات بذریعہ فون

اس کے لیے ارسال کنندہ کا ڈیٹ کارڈ استعمال کیا جاتا ہے۔ ترسیلات بذریعہ فون بھجوانے میں صرف دو منٹ لگتے ہیں۔ سیکورٹی مقاصد پورے کرنے کے لیے فون کال ریکارڈ کر لی جاتی ہے۔

آن لائن ترسیلات

ارسال کنندہ کو گھریٹھے انٹرنیٹ کے ذریعے رقم بھی دین اور کسی بھی وقت اپنے وطن بھجوانے کی سہولت دی جاتی ہے۔ وہ گھرائی کی غرض سے ترسیلات کا تعاقب کر سکتا ہے، رسید پرنٹ کر سکتا ہے اور اپنا خفیہ کوڈ (password) تبدیل کر سکتا ہے۔

بذریعہ ایس ایم ایس

دفتر ترسیلات کو ایس ایم ایس بھیج کر بھی رقم اپنے وطن منتقل کی جاسکتی ہے۔

قبل از روانگی معلوماتی پروگرام

فلپائن کے باشندے کو بیرون ملک جانے سے پہلے ان چیزوں کے بارے میں تربیت دی جاتی ہے:

- اس کے ذاتی حقوق کیا ہیں۔
- جو ملک اس کی منزل ہے اس کا قانونی ڈھانچہ کیا ہے۔
- بچت کرنے اور ترسیلات فلپائن بھیجنے کے فوائد۔
- ارسال کنندہ کی بھلائی کے لیے کام کرنے والے اداروں کا تعارف اور رہنمائی۔

ترتیبی پروگرام منعقد کرانے والے بینک بیرون ملک جاری ہونے والی شناختی باشندے کو اپنی شناخت میں کھاتہ کھولنے اور اپنی شناخت یا ذیلی اداروں کے توسط سے ترسیلات وطن بھجوانے کی ترغیب دیتے ہیں۔

فید ایک انٹرنیشنل میکسیکوسروس

’ایک‘ (آؤ مینڈ گائرننگ ہاؤس۔ اسی ایچ) کم لاگت ادائیگی کا ایک طریقہ ہے جو امریکہ میں تقریباً ہر مالی ادارے میں موجود ہے۔ اسی لیے اکثر بینک جو یہ پروگرام پیش کرتا چاہتے ہیں انہیں کوئی اضافی اخراجات اٹھانے نہیں پڑتے۔ خود کار طریقے سے رقم میکسیکو بھجوانے کے لیے یہ پروگرام ادائیگی کا مقررہ فارمیٹ استعمال کرتا ہے اور وہاں موجود بینک کھاتے میں رقم برقی طریقے سے منتقل ہو جاتی ہے۔ یہ سروس استعمال کرنے والے بینک ایک لین دین کے عوض پانچ ڈالر سے کم رقم وصول کرتے ہیں۔

کمپیوٹر کیا سک (kiosk) سسٹم

بھارت کا نجی آئی سی آئی بینک ملک کے دور دراز دیہات کو کمپیوٹر کیا سک کے ذریعے ”منی ٹوائنڈیا“ سروس مہیا کرتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ ارسال کنندہ وصول کنندہ کے آئی سی آئی ہاؤس آئی کھاتے کو رقم بھیجتا ہے۔ جوں ہی رقم بھجوائی جاتی ہے ”منی ٹوائنڈیا“ کا ایجنٹ کیا سک کو مطلع کرتا ہے جس میں کم لاگت کی اسے ٹی ایم نصب ہوتی ہے۔ رقم وصول کرنے والے دیہی باشندوں کے لیے یہ سروس بہت سی آسانیاں فراہم کرتی ہے۔

کارڈ والی سروسز

یہ سروسز ارسال کنندہ اور وصول کنندہ دونوں کو سہولت اور متعدد پروڈکٹس فراہم کرتی ہیں۔ ان دونوں کو بھاری رقم لیے لیے پھرنے کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ وہ اسے ٹی ایم اور کارڈ ٹرمینل استعمال کر سکتے ہیں جو تقریباً ہر جگہ موجود ہیں۔ بھارت اور یورپ میں کارڈ کاؤنٹ سے کارڈ کاؤنٹ رقم کی منتقلی پر بھارت میں ”ویزا“ کام کر رہا ہے۔ اسی طرح ایک امریکی بینک میکسیکو کے تارکین کو سہولت فراہم کرتا ہے جسے ٹی ایم کے ذریعے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ابتدا میں میکسیکو میں موجود وصول کنندہ کو صرف اسے ٹی ایم پر استعمال ہونے والا ایک کارڈ بھیجا جاتا ہے، اور وصول کنندہ میکسیکو میں نصب ٹی ایم ہزار اسے ٹی ایم میں سے کسی میں سے بھی رقم نکلا سکتا ہے۔

حوالہ جات

”Global Economic Prospects 2006: Economic Implications of Remittances and Migration“ (عالمی بینک 2006ء)

”Workers' Remittances to Developing Countries: A Survey with Central Banks on Selected Public Policy Issues“ by José de Luna Martínez (June 2005)

”Informal Funds Transfer System in the APEC Region: Initial Findings and a Framework for Further Analysis“ (عالمی بینک 2003ء)

”Crafting a Money Transfer Guidance for Pro-Poor Financial Service Provider“ CGAP Occasional Paper, March 2005

پاکستان ری میٹس انی شیٹ

پاکستان کی تاریکین کو ترسیلات بذریعہ بینک وٹن پیجے کی ترغیب دینے کے لیے اور ارسال کنندہ اور وصول کنندہ دونوں کو نقصان سے بچانے کے لیے اسٹیٹ بینک، وزارت خزانہ اور سمندر پار پاکستانیوں کی وزارت نے 22 اگست 2009ء کو پاکستان ری میٹس انی شیٹ ایجو۔ پی آر آئی کا مشنیز آغاز کیا ہے۔ اس کا مقصد تیز رفتار شفاف، قابل بھروسہ اور کارگر بینکاری خدمات کے ذریعے ترسیلات کے سودوں میں اضافہ کرنا اور ان کے لیے سہولت فراہم کرنا ہے۔ اس سلسلے میں مشاورتی گروپ بنایا گیا ہے جو متعلقہ عناصر کے مشورے سے پی آر آئی کے درج ذیل مقاصد پورے کرنے کے لیے حکمت عملی وضع کرے گا۔

- وصول کنندہ کے کھاتے میں ترسیلات کی خود کار منتقلی یا کاؤنٹر پر بروقت دستیابی، ارسال کنندہ اور وصول کنندہ دونوں کو پیشگی ایس ایم ایس کی وصولی۔
- ایس ایم ایس کو بیج اور قابل بھروسہ ونڈ روک کی تشکیل، تاکہ وصول کنندہ بینک بند ہونے کے بعد اور تعطیلات کے دنوں میں بھی ترسیلات کی رقم حاصل کر سکے۔
- ادائیگی کے متبادل طریقوں (ایس ٹی ایم پی او ایس، آئی وی آر، کال سینٹر، موبائل بینکاری) کے مربوط اور محفوظ نظام کی تشکیل، جس میں ترسیلات کے وصول کنندہ کے پاس آپشن ہو کہ ساری رقم انٹرنیٹ پر یا کسی دوسرے طریقے پر اپنی نوٹی ادائیگی، کاروباری مقامات پر ادائیگی، پولیٹنی بلوں کی ادائیگی، رقم کی منتقلی وغیرہ کر سکے۔ اس طرح وہ اپنے بینک کھاتوں میں رقم رکھ چھوڑنے کے قابل ہوں گے اور اس سے بچت/امانتی رقم میں اضافہ ہوگا۔
- اس منصوبے کے لیے پانچ بڑے بینکوں (الائیڈ بینک، حبیب بینک، ایم سی بی بینک اور یو بی ایل) کو منتخب کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں بروقت مجموعی چھٹائی نظام کے تحت یہ تمام بینک بینک بینک وصول کنندہ کے کھاتے میں اسی دن منتقل کر سکیں گے۔

اس کے علاوہ ارسال کنندہ اور وصول کنندہ کی سہولت کے لیے پی آر آئی کی ویب سائٹ اور ایک کال سینٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ترسیلات کی منتقلی میں سی ڈرائنگ کو فروغ دینے کے لیے سالانہ 100 ملین ڈالر جمع کرنے والے سمندر پار مالی اداروں کو خصوصی ترغیبات دی جائیں گی۔ شکایات سے نمٹنے کا نظام بنایا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک ایک طریقہ کار بھی متعارف کرا رہا ہے کہ وصول کنندہ کو ترسیلات کی رقم تاخیر سے ملنے کی صورت میں متعلقہ بینک ہر جگہ ادا کرے گا۔

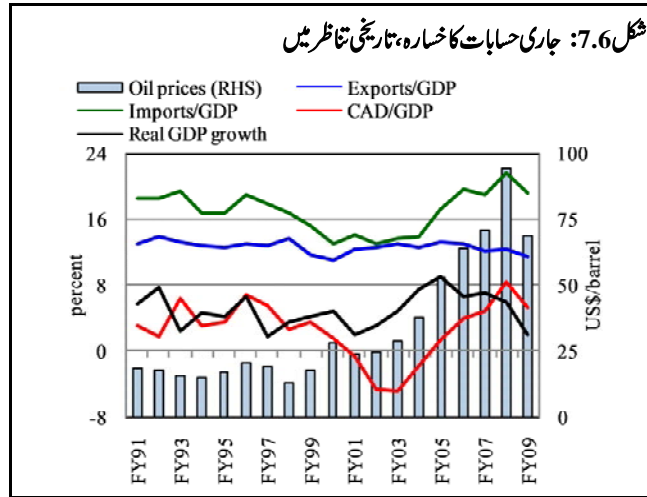
ایف ای سرکل نمبر 4، مورخہ 22 اگست 09ء۔

پی ایس ڈی سرکل نمبر 2، مورخہ 22 اگست 09ء۔

7.2.1 جاری حسابات کا توازن

م 08ء میں جاری حسابات کے خسارے میں غیر معمولی اضافہ دیکھا گیا اور وہ اس سے پچھلے برس کے خسارے سے دگنے سے بھی زائد ہو گیا، تاہم م 09ء اس لحاظ سے بالکل متضاد رہا یعنی یہ خسارہ 36.1 فیصد کم ہو گیا۔ دوسرے لفظوں میں جاری حسابات کا خسارہ 13.9 ارب ڈالر کی تاریخی بلندی سے کم ہو کر م 09ء میں 8.9 ارب ڈالر رہ گیا۔

جاری حسابات میں تقریباً 40 فیصد حصہ درآمدات کا ہوتا ہے چنانچہ درآمدات میں خاصی کمی ان حسابات میں بہتری کی بنیادی وجہ تھی۔ اس طرح اس قدیم رجحان کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ جاری حسابات اور درآمدات میں بے حد قریبی تعلق ہے (دیکھئے شکل 7.6 اور جدول 7.5)۔⁶



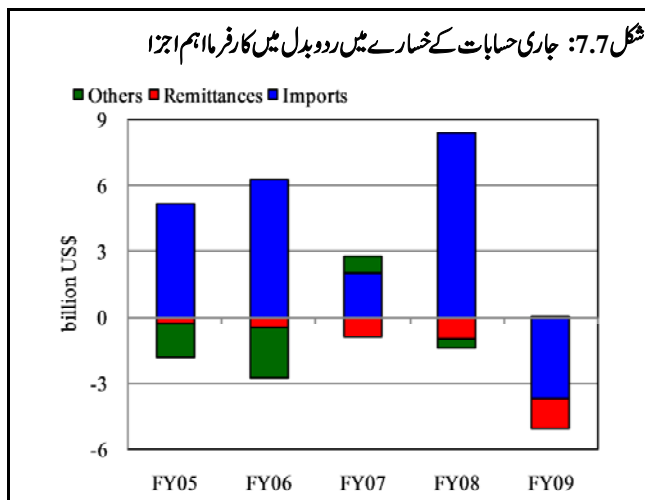
جاری حسابات کے خسارے میں درآمدات کی وجہ سے کمی آئی اور دوسری طرف زیر جائزہ عرصے کے دوران ترسیلات میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مذکورہ مدت میں خسارہ کم کرنے والے دوسرے عوامل لاجسٹک سپورٹ کے بدلے نمائندہ وصولیاں اور کم درآمدات کے سبب بار برداری و سفری اخراجات کی کمی ادائیگی ہیں (دیکھئے جدول 7.4)۔

تاہم حاصل شدہ بعض فوائد برآمدات گرنے اور آمدنی حسابات کا خسارہ بڑھنے سے زائل ہو گئے۔ بالخصوص مذکورہ دو وجوہات سے ہوا نقصان خدمات کے لین دین میں آنے

⁶ گزشتہ 30 سال (1980ء تا 2009ء) کے اعداد و شمار کے مطابق جاری حسابات کے خسارے اور درآمدات کے مابین منفی کوریلیشن نہ صرف بلند ہے بلکہ شماریاتی لحاظ سے نمایاں بھی ہے۔

جدول 7.5: جاری حسابات کا توازن (ملین امریکی ڈالر)			
مطلق تبدیلی	میں 09ء	میں 08ء	
2514	-12456	-1,4970	1- تجارتی توازن
-1216	19,212	20,427	برآمدات
-3729	31,668	35,397	درآمدات
3175	-3,282	-6,457	2- خدمات (خالص)
509	-2241	-2750	نقل و حمل
539	-775	-1314	سفر
42	52	10	مواصلاتی خدمات
-31	-50	-19	تعمیراتی خدمات
27	-71	-98	بیر خدمات
36	-105	-141	مالی خدمات
37	62	25	کمپیوٹر اور اطلاقی خدمات
-3	-82	-79	رہائشی اور لائسنس فیس
1,818	-1,164	-2,982	دیگر کاروباری خدمات
-2	0	2	ذاتی، ثقافتی و تفریحی خدمات
203	1,092	889	حکومتی خدمات
257	912	655	جس میں: لاجسٹک سپورٹ
-419	-4,337	-3,918	3- آمدنی (خالص)
-423	-4,351	-3,928	سرمایہ کاری آمدنی (خالص)
-88	-3,153	-3,065	براہ راست سرمایہ کاری
103	-569	-672	جس میں: منافع اور منافع منقسمہ
-211	-1,669	-1,458	خام تیل اور معدنیات کی خریداری
-81	-400	-319	جزدانی سرمایہ کاری
78	-171	-249	جس میں: منافع منقسمہ
34	-746	-780	بیرونی قرضہ پر آئی ایم ایف چارجز اور سود
76	-108	-184	نئی بیرونی قرض پر سود
-397	82	479	ذخائر پر سود
37	-12	-49	دیگر (خالص)
-261	11,215	11,476	4- جاری منتقلیاں (خالص)
-5	11,043	11,048	نئی منتقلیاں
1,362	7,811	6,449	کارکنوں کی تسلیات
-692	-248	444	بیرونی کرنسی کھاتے - رہائشی
-673	3,480	4,153	دیگر
-1,975	247	2,222	جس میں: مبادلہ کمپنیاں
-257	171	428	سرکاری منتقلیاں
5,008	-8,861	-13,869	جاری حسابات کا توازن
			ع عبوری

جدول 7.4: اہم خدمات کی درآمدات و برآمدات (ملین امریکی ڈالر)					
	مالی سال 09ء		مالی سال 08ء		
	قدر	حصہ	قدر	حصہ	مطلق سال سال تبدیلی
برآمدات					
نقل و حمل	248	31.7	1,283	28.8	1,035
سفر	-42	5.5	222	7.4	264
مواصلات	79	4.8	196	3.3	117
کمپیوٹر و معلومات	30	4.6	184	4.3	154
حکومتی خدمات	143	37.7	1,523	38.5	1,380
جس میں					
لاجنک سپورٹ	257	22.6	912	18.3	655
دیگر	-4	15.7	635	17.8	639
کل	454	100.0	4,043	100.0	3,589
درآمدات					
نقل و حمل	-261	48.1	3,524	37.7	3,785
جس میں مال بردار	-283	36.5	2,676	29.5	2,959
سفر	-581	13.6	997	15.7	1,578
جس میں					
مبادلہ کپنیاں	-612	9.4	685	12.9	1,297
دیگر کاروباری خدمات	-1800	22.3	1,632	34.2	3,432
جس میں					
مبادلہ کپنیاں	-1,974	7.2	530	24.9	2,504
دیگر	-79	16.0	1,172	12.5	1,251
کل	-2,721	100.0	7,325	100.0	10,046
خالص خدمات	-3,175		3,282		6,457



والے سکڑاؤ سے ملنے والے فوائد کے تقریباً مساوی ہے۔ نتیجتاً، جاری حسابات کے خسارے میں کمی، درآمدات گرنے اور ترسیلات بڑھنے کے تقریباً برابر ہو گئی (دیکھئے شکل 7.7)۔

تجارتی توازن⁷

مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات کے مقابلے میں درآمدات زیادہ تیزی سے گریں چنانچہ تجارتی خسارے میں (16.8 فیصد) کمی آئی۔ یہ صورتحال گزشتہ برس کے بالکل برعکس ہے جب غیر معمولی بلند درآمدات نے برآمدات میں صحت مند نمو کے اثرات کو زائل کرتے ہوئے تجارتی خسارہ 54.2 فیصد بڑھا دیا تھا۔

زیر جائزہ عرصے میں برآمدات میں 6 فیصد کمی آئی جبکہ گزشتہ سال 18.2 فیصد کی عمدہ نمو ہوئی تھی۔ برآمدات گرنے میں بڑا حصہ ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی کا ہے جو عالمی اقتصادی بحران کی وجہ سے بیرونی طلب سکڑنے اور اندرونی ملک بجلی کی شدید قلت کا نتیجہ ہے۔ تاہم چاول اور سینٹ کی برآمد میں طاقت و اضافے نے برآمدات میں مجموعی کمی کو کسی حد تک معتدل کر دیا۔ اس سال چاول کی شاندار فصل ہوئی تھی جبکہ مشرق وسطیٰ اور بعض افریقی ممالک میں سینٹ کی بھرپور طلب پائی گئی تھی چنانچہ ان دونوں عوامل سے برآمدات کو سہارا ملا۔

دوسری طرف، م09ء کے دوران درآمدات میں جو 10.5 فیصد کمی ہوئی اس میں دو تہائی سے زائد حصہ پیٹرولیم گروپ، ٹیلی مواصلات گروپ اور خام کپاس کی کم درآمد کا ہے۔ پیٹرولیم گروپ میں کمی کا بڑا (95 فیصد) سبب تیل کے نرخوں کا گرنا ہے جبکہ ٹیلی مواصلات گروپ کی درآمد میں کمی کسٹم ڈیوٹی کے نفاذ اور جی ایس ٹی میں اضافے کی وجہ سے ہوئی جو بالترتیب موبائل فون اور شعبہ ٹیلی مواصلات پر عائد کیا گیا۔ اسی طرح ملک میں کپاس کی فصل عمدہ ہوئی تھی اور ملکی طلب کم تھی چنانچہ خام کپاس بھی کم درآمد کی گئی۔

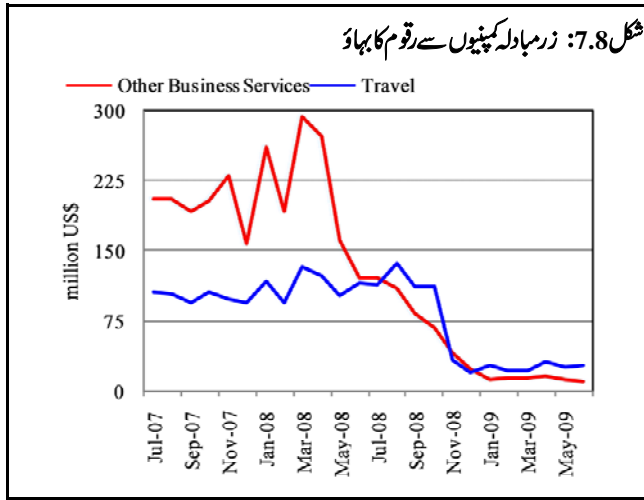
خدمات کا کھاتہ

خدمات کی تجارت میں خسارہ گزشتہ سال کے 54.8 فیصد اضافے کے برخلاف مالی سال 2009ء میں 49.2 فیصد کم ہو گیا۔ اگرچہ اس کی میں بڑا کردار (85.7 فیصد) درآمدات گرنے کا تھا، خدمات کی برآمد میں معقول نمو کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

⁷ یہ سیکشن مبادلہ کے اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ ریکارڈ پر مبنی ہے جو وفاقی ادارہ شماریات کے مرتب کردہ اس کسٹم ڈیٹا سے مطابقت نہیں رکھتا جس کا تجزیہ تجارتی کھاتے میں کیا گیا ہے۔

مالی سال 2009ء کے دوران خدمات کی برآمد میں 12.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 13.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔ نقل و حمل اور لاجسٹک سپورٹ میں اضافہ اس کی اہم وجوہات ہیں۔

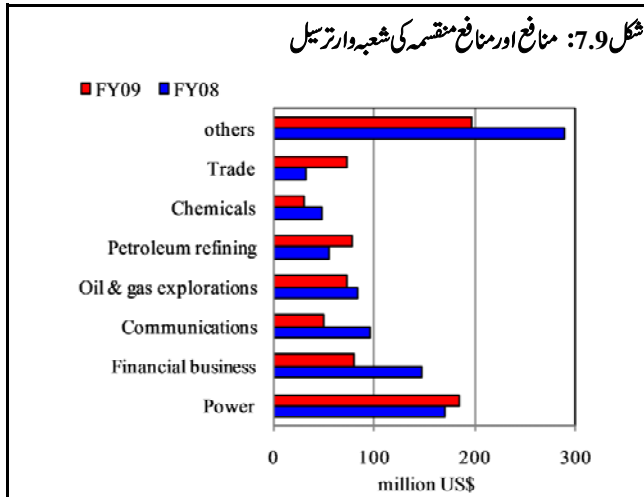
جہاں تک خدمات کی درآمد میں کمی کا تعلق ہے تو اس کی عکاسی دو بڑے عوامل سے ہوتی ہے (الف) ساز و سامان کی کم درآمد کے باعث بار برداری اخراجات میں کمی، اور (ب) سفر اور دیگر کاروباری خدمات کی درآمد میں کمی جو بنیادی طور پر زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کی بیرون ملک منتقلی میں معقول تخفیف کی وجہ سے آئی (تفصیلات کے لیے دیکھئے سیکشن خدمات)۔



یہ بات قابل ذکر ہے کہ مئی 08ء میں جب مرکزی بینک نے شرط عائد کی کہ زر مبادلہ کمپنیاں ہر گزشتہ ماہ کی جمع شدہ ترسیلات زر کا صرف 75 فیصد بیرون ملک منتقل کر سکتی ہیں، تب سے دیگر کاروباری خدمات کے لیے رقوم کی منتقلی خاصی گر گئی (دیکھئے شکل 7.8)۔⁸ اس کے علاوہ زرمبادلہ کمپنیوں سے رقم منتقلی کی سخت نگرانی بھی کی گئی، چنانچہ نومبر 08ء کے بعد سے ان (بالخصوص سفری مقاصد کی) منتقلیوں میں معقول کمی دیکھی گئی۔

آمدنی (خالص)

م س 09ء میں آمدنی کھاتے کا خسارہ 10.9 فیصد بڑھ گیا جبکہ خسارے میں گذشتہ سال 9.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس خرابی کی بڑی وجہ خالص سودی ادائیگیوں کا بڑھنا ہے جبکہ خالص سرمایہ کاری آمدنی پر ہونے والی ادائیگی میں معمولی سا اضافہ ہوا۔



سرمایہ کاری آمدنی پر خالص ادائیگی میں م س 08ء کے دوران 7.4 فیصد اضافہ ہوا تھا جو م س 09ء میں گھٹ کر 0.9 فیصد رہ گیا جس کی وجہ نفع اور منافع منقسمہ کی دوران سال مقابلہ کم ترسیل ہے۔ اس کمی میں پیشتر حصہ مالی کاروبار اور مواصلات کے شعبوں کا ہے۔ مالی کاروبار نے معیشت کی سست روی اور غیر ادا شدہ قرضے بڑھنے کی وجہ سے کم منافع کمایا جبکہ مواصلاتی شعبہ پی ٹی سی ایل کی رضا کارانہ علیحدگی اسکیم کی وجہ سے منافع میں کمی سے بری طرح متاثر ہوا۔⁹ کارپوریٹ کی کم نفع یابی اور شرح مبادلہ میں معقول کمی بھی منافع کی معمولی ترسیل کے اسباب ہیں۔¹⁰

جن شعبوں کے نفع اور منافع منقسمہ کی ترسیل میں م س 09ء کے دوران اضافہ ہوا وہ بجلی، پیٹرولیم ریفائننگ اور تجارت ہیں۔ اس سے م س 08ء کے دوران تیل کے بلند نرخوں کی وجہ سے آئل مارکیٹنگ کمپنیوں (اویم سی) اور پیٹرولیم ریفائننگ کمپنیوں کو ہونے والے بلند منافع کی عکاسی ہوتی ہے۔ انہوں نے گذشتہ مالیاتی سال کے خاتمے پر اپنے منافع کا اعلان

⁸ تفصیل کے لیے دیکھئے ایف ای سرکل نمبر 4 برائے 2008ء، مورخہ 9 مئی 08ء

⁹ پی ٹی سی ایل کی طرف سے منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل میں م س 09ء میں گر کر 1.1 ملین ڈالر رہ گئی جو گذشتہ سال 48.2 ملین ڈالر تھی۔

¹⁰ ان میں سے زیادہ تر کمپنیوں کی آمدنی روپے میں جبکہ ترسیل ڈالر میں ہے۔

جدول 7.6: سودی ادائیگیوں اور وصولیوں کی تفصیل (ملین امریکی ڈالر)			
م 09ء	م 08ء	م 07ء	
1,231	1,414	1,236	ادائیگیاں (II+I)
1,032	1,156	1,017	1- کل بیرونی قرضہ جات
872	954	840	سرکاری و سرکاری ضمانت شدہ
655	737	666	طویل مدت
2	4	8	عسکری
178	192	145	یورپانڈز
7	10	11	کمرشل قرضے
30	11	10	آئی ڈی بی
108	184	154	نئی قرضے
52	18	23	آئی ایم ایف
199	258	219	2- بیرونی واجبات
57	56	33	بیرونی کرنی امانتیں
5	8	13	خصوصی امریکی بانڈز
15	30	27	مرکزی بینک کی امانتیں
122	164	146	دیگر
216	643	526	وصولیاں
82	479	410	ذخائر پر سود
134	164	116	دیگر
-1,015	-771	-710	خالص
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

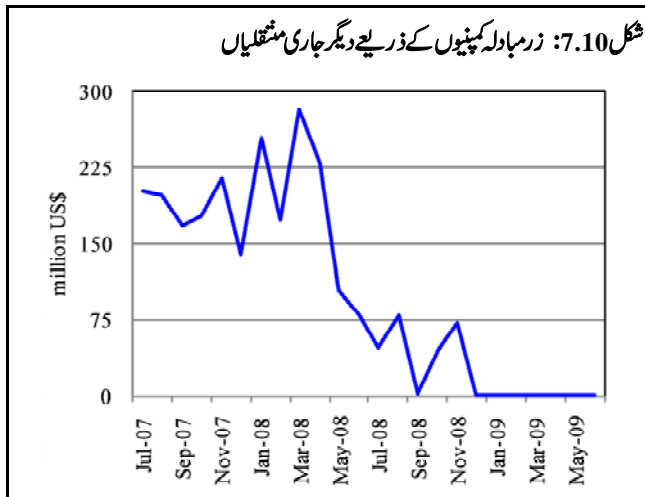
کیا تو م س 09ء میں ادائیگیاں کم ہو گئیں۔ ان کمپنیوں میں شیل پاکستان لمیٹڈ، پاک عرب ریفرنسری لمیٹڈ اور پاکستان پیٹرولیم لمیٹڈ شامل ہیں۔

دوسری طرف زرمبادلہ کے ذخائر پر منافع میں تیزی سے کمی کی وجہ سے خالص سودی ادائیگیاں بڑھ گئیں جبکہ خام سودی ادائیگیاں م س 09ء میں گذشتہ سال کے مقابلے میں کم رہیں (دیکھئے جدول 7.6)۔ م س 09ء میں زرمبادلہ کے ذخائر پر سودی منافع گذشتہ نو سال میں سب سے کم رہا جس سے خام سودی ادائیگیوں میں کمی کے اثرات زائل ہو گئے۔ نتیجتاً سرکاری اور نجی سودی ادائیگیاں دونوں خام سودی ادائیگیوں میں کمی کی ذمہ دار ہیں۔ تاہم م س 09ء کے دوران بلند قرضوں کی وجہ سے اسلامی ترقیاتی بینک اور آئی ایم ایف کے قرضوں پر سود بڑھ گیا۔ مستقبل میں آئی ایم ایف کے قرضے بڑھنے سے سودی ادائیگیاں بھی بڑھ جائیں گی۔¹¹

جاری منتقلیاں

مالی سال 2009ء کے دوران جاری منتقلیاں 2.3 فیصد کم ہو گئیں جبکہ گذشتہ مالی سال ان میں 8.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ نجی منتقلیوں میں تو کمی معمولی سی ہوئی، کمی کا بڑا سبب میزانیہ اعانتی محدود وصولیوں کی وجہ سے سرکاری منتقلیوں میں ہونے والی تخفیف ہے۔

دوسری طرف مالی سال 2009ء کے دوران دیگر نجی منتقلیوں میں کمی اور اقامتی بیرونی کرنی کھاتوں سے کم منتقلی کی وجہ سے نجی منتقلیوں میں معمولی تخفیف (5 ملین ڈالر) ہوئی جبکہ کارکنوں کی ترسیلات میں زبردست اضافہ ہوا۔ زیر جائزہ عرصے میں دیگر نجی منتقلیوں کی مد میں ہونے والی تمام کی تمام کی زرمبادلہ کمپنیوں کو رقم کی آمد گرنے کی وجہ سے ہوئی۔



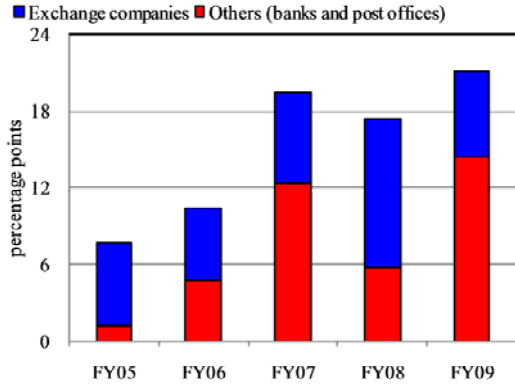
یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسٹیٹ بینک نے مئی 08ء میں زرمبادلہ کمپنیوں سے رقم کی ترسیل کو کارکنوں کی ترسیلات سے منسلک کیا تھا، تب سے ان کمپنیوں کے توسط سے دیگر منتقلیاں مسلسل گر رہی ہیں اور دسمبر 08ء سے یہ صفر پر آچکی ہیں (دیکھئے شکل 7.10)۔ زرمبادلہ کمپنیوں سے مذکورہ ترسیل شامل کرنے سے¹² مجموعی جاری منتقلیاں زیر جائزہ عرصے میں 18.5 فیصد بڑھ گئیں۔

کارکنوں کی ترسیلات

گذشتہ چار سال سے برقرار رجحان کی طرح م س 09ء میں بھی کارکنوں کی ترسیلات میں زبردست نمو دیکھی گئی (دیکھئے شکل 7.11) اور یہ نمو گذشتہ چار سال کی اوسط نمو 14 فیصد کے مقابلے میں 21.1 فیصد رہی۔

¹¹ SDR کے لحاظ سے آئی ایم ایف کے قرضے کی ادائیگی م س 09ء کے 46.9 ملین ڈالر سے بڑھ کر م س 10ء میں 88.2 ملین ہو جائے گی جو م س 12ء میں 186 ملین ڈالر تک جا پہنچے گی، بعد ازاں م س 13ء کے بعد اس میں کمی آجائے گی۔
¹² یہ رقم مئی م س 08ء سے مسلسل گر رہی تھی جب اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں سے رقم کی منتقلی کو کارکنوں کی ترسیلات سے منسلک کیا تھا، حتیٰ کہ دسمبر م س 09ء کے بعد یہ صفر ہو گئیں۔

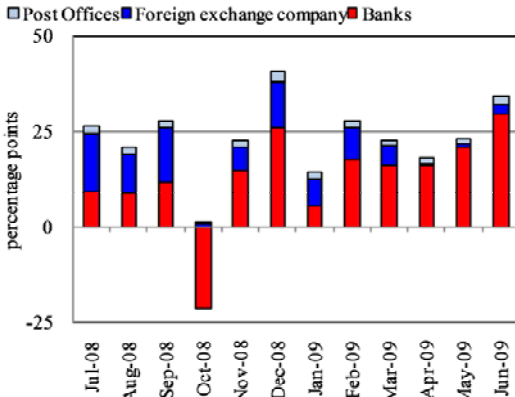
شکل 7.11: ترسیلات کی نمویں حصہ



تاہم گذشتہ رجحان کے برخلاف م س 09ء میں 60 فیصد سے زائد رقوم بینکوں کے توسط سے آئیں جبکہ پہلے لگ بھگ 60 فیصد ترسیلات زرمبادلہ کمپنیوں سے آتی تھیں۔ ماہانہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ترسیلات کے رجحان میں یہ تبدیلی نومبر 08ء کے بعد نمایاں ہوئی جب ایف آئی اے نے رقوم کی غیر دستاویزی منتقلی کے خلاف کارروائی کی تھی (دیکھئے شکل 7.12)۔¹³

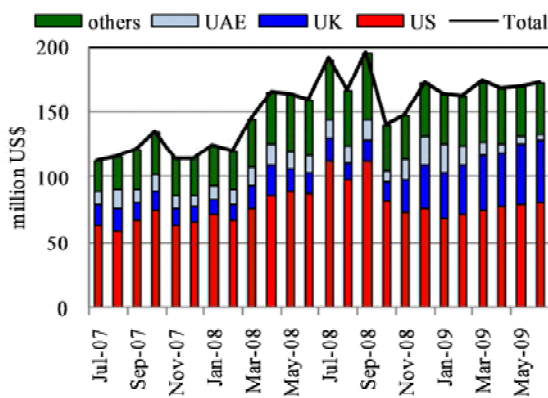
مختلف ملکوں پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ نومبر 2008ء کے بعد سے جو ترسیلات بینکوں کے توسط سے آنے لگی ہیں ان میں سے اکثر متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب سے آنے والی ترسیلات ہیں۔ ان میں سے اول الذکر میں ذریعے کی تبدیلی نمایاں ہے جبکہ موخر الذکر میں ترسیلات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ عرب امارات سے ترسیلات کا ماہانہ اوسط مالی سال 2009ء نومبر تا جون کے دوران گذشتہ سال اسی عرصے کے مقابلے میں 90.4 فیصد بڑھ گیا (دیکھئے جدول 7.7)۔ اس اضافے کی ایک وجہ ترسیلات کی غیر رسمی ذرائع سے رسمی ذرائع پر منتقلی ہو سکتی ہے کیونکہ ترسیلات میں اضافہ ان ہی دنوں ہوا جب ایف آئی اے نے غیر دستاویزی منتقلی کے خلاف اقدامات کیے۔ اسی طرح عرب امارات سے ترسیلات بڑھنے کے پس پردہ ممکنہ عوامل یہ ہیں کہ وہاں جائیداد کا پھلتا پھوتا کاروبار اچانک زمین بوس ہونے سے ملازمتیں ختم ہو گئیں اور تارکین اپنی بچت اور سرمایہ لے کر واپس پاکستان آنے لگے۔

شکل 7.12: ترسیلات کی نمویں حصہ، سال بسال



دوسری طرف زرمبادلہ کمپنیوں کی مختلف ملکوں کے بارے میں تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ ترسیلات کی آمد م س 09ء تک مسلسل بڑھتے رہنے کے بعد نجی سطح پر آ کر تقریباً رگ گئی۔ مجموعی ترسیلات میں امریکہ کا حصہ تقریباً 50 فیصد ہے، زرمبادلہ کمپنیوں کی طرف رجحان کمزور پڑنے کا بڑا سبب وہاں سے ترسیلات کا کم ہونا ہے (دیکھئے شکل 7.13)۔ خانانی اور کالیا کے خلاف کارروائی کے دنوں میں یہ کمی رونما ہوئی جس کا یہ مطلب اخذ کیا جاسکتا ہے کہ تارکین نے رقوم بھجوانے کا سلسلہ اس خیال سے عارضی طور پر روک دیا کہ دوسری زرمبادلہ کمپنیوں کے خلاف بھی اسی طرح کی کارروائی ممکن ہے۔¹⁴ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ م س 09ء کی آخری سہ ماہی میں ترسیلات کی بحالی کی علامات دکھائی دیں۔ اس کے علاوہ ممکن ہے، محدود ہوتی ہوئی امریکی جاب مارکیٹ اور کارکنوں کے ملازمتوں پر بڑھتے انحصار کی وجہ سے وطن واپس نہ آنے کا فیصلہ بھی امریکہ سے ترسیلات گھٹانے کا سبب بنا ہو۔ امریکہ کے برخلاف، م س 09ء اکتوبر کے بعد

شکل 7.13: زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آمدہ ترسیلات میں ملکوں کا موازنہ



والے عرصے میں برطانیہ سے ترسیلات میں معقول اضافہ ہوا اور اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ اس اضافے کا بڑا حصہ ”ڈالرائیٹ ایکس چینج کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ“ کے توسط سے آیا۔

¹³ ترسیلات میں سال بسال مجموعی اضافے کا تقریباً تین چوتھائی (25.1 فیصد) م س 09ء کے نومبر تا جون عرصے میں بینکوں سے آیا۔

¹⁴ جولائی تا اکتوبر م س 09ء کے دوران امریکہ سے آنے والی مجموعی ترسیلات میں خانانی اور کالیا کا حصہ 17 فیصد تھا۔

جدول 7.7: کارکنوں کی ترسیلات کی ماہانہ اوسط ملین امریکی ڈالر								
مالی سال 2009ء				مالی سال 2008ء				
جولائی تا جون	نومبر تا جون	اکتوبر	جولائی تا جون	جولائی تا جون	نومبر تا جون	اکتوبر	جولائی تا جون	
				کل				
457.2	490.0	306.7	420.0	388.9	390.7	429.2	370.6	بینک
168.3	165.9	140.0	184.1	132.5	138.1	134.6	116.7	زرمبادلہ کمپنیاں
25.4	27.2	19.4	22.5	16.1	17.2	16.4	12.9	ڈاکٹرانے
650.9	683.1	466.1	626.6	537.4	546.0	580.2	500.2	کل
				امریکہ				
61.0	63.7	44.9	59.1	74.2	70.3	95.4	77.7	بینک
83.7	75.0	82.3	107.4	72.6	76.1	74.5	62.6	زرمبادلہ کمپنیاں
144.7	138.6	127.3	166.6	146.8	146.4	169.9	140.3	کل
				متحدہ عرب امارات				
118.5	139.1	60.3	83.0	73.1	76.2	78.1	63.0	بینک
12.8	12.6	9.6	14.4	12.4	12.5	13.9	11.9	زرمبادلہ کمپنیاں
9.4	10.9	6.1	6.7	5.4	5.8	5.4	4.2	ڈاکٹرانے
140.7	162.6	75.9	104.1	90.9	94.4	97.4	79.1	کل
				برطانیہ				
19.5	18.2	17.6	23.5	23.2	21.8	30.7	24.3	بینک
31.0	38.8	13.6	16.0	15.1	15.0	13.9	15.7	زرمبادلہ کمپنیاں
50.5	57.0	31.2	39.5	38.2	36.8	44.6	40.0	کل
				سعودی عرب				
109.1	111.7	80.1	112.0	91.3	93.3	84.1	88.3	بینک
11.9	12.3	9.4	11.7	7.0	7.9	5.7	5.0	زرمبادلہ کمپنیاں
9.0	9.2	7.3	9.0	6.0	6.3	6.2	5.1	ڈاکٹرانے
130.0	133.1	96.8	132.7	104.3	107.6	95.9	98.3	کل

چنانچہ برطانیہ سے مجموعی ترسیلات میں اس کمپنی کا حصہ جو اکتوبر 2008ء میں 11 فیصد تھا جون 2009ء میں 61.8 فیصد تک چلا گیا۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کمپنی نے خانانی اور کالیا کا بزنس لے لیا جس کے توسط سے برطانیہ سے زائد 50 فیصد ترسیلات وطن آتی تھیں۔

جدول 7.8: ملکوں کے لحاظ سے ترسیلات کا تجزیہ				
نمویش حصہ (%)		قدر (ارب امریکی ڈالر)		
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	
-0.41	5.50	1.74	1.76	امریکہ
2.27	0.52	0.61	0.46	برطانیہ
4.78	4.15	1.56	1.25	سعودی عرب
9.27	4.07	1.69	1.09	متحدہ عرب امارات
3.40	4.11	1.20	0.98	دیگر غلجی ممالک
1.10	0.50	0.25	0.18	یورپی یونین ممالک
0.66	-1.44	0.77	0.73	دیگر
21.08	17.43	7.81	6.45	کل

مجموعی لحاظ سے دیکھا جائے تو مالی سال 2009ء میں ترسیلات کی نمو کا بڑا حصہ غلجی ممالک (خصوصاً عرب امارات) اور برطانیہ سے موصول ہوا۔ اس کے برعکس گذشتہ مالی سال میں سب سے بڑا حصہ امریکہ سے آنے والی ترسیلات کا تھا (دیکھئے جدول 7.8)۔

اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے

مالی سال 2009ء کے دوران اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں 248 ملین ڈالر خالص اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 444 ملین ڈالر خالص نمو ہوئی تھی۔ یہ کمی مالی

جدول 7.9: کرنسی کے لحاظ سے اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں کی ہیئت ترکیبی				
کرنسی کی اکائی بلین				
امریکی ڈالر	یورو	پونڈ	ین	کل
2,874.5	307.5	226.5	224.9	آخر مالی سال 08ء
2,747.8	288.4	231.3	180.6	آخر اکتوبر مالی سال 09ء
2,656.1	308.3	278.9	1,054.3	آخر مالی سال 09ء
امریکی ڈالر کے برابر				
امریکی ڈالر	یورو	پونڈ	ین	کل
2,874.5	485.4	451.4	2.1	3,813.3
2,747.8	369.9	378.2	1.8	3,497.7
2,656.1	435.0	463.7	11.0	3,565.7
شرح مبادلہ میں تبدیلیوں سے رد بدل کے بعد (امریکی ڈالر بمقابلہ یورو، پاؤنڈ اور ین)				
امریکی ڈالر	یورو	پونڈ	ین	کل
2,874.5	485.4	451.4	2.1	3,813.3
2,747.8	455.1	460.9	1.7	3,665.6
2,656.1	486.5	555.7	9.9	3,708.3

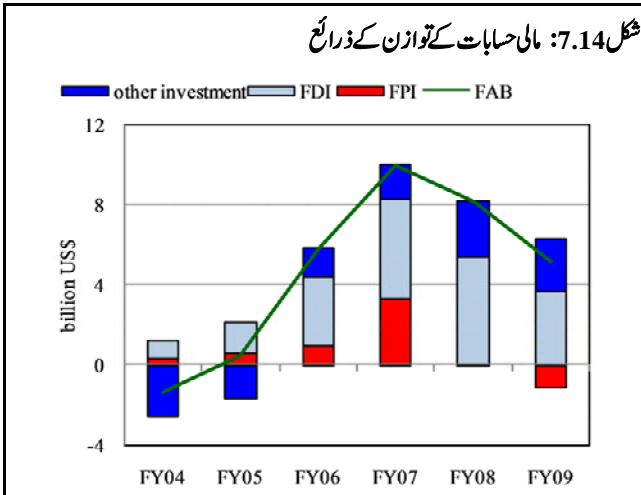
ماخذ: بینک دولت پاکستان

سال کے ابتدائی چار ماہ میں ہوئی اور بقیہ مالی سال (نومبر تا جون) ان میں 68 بلین ڈالر کا اضافہ دیکھنے میں آیا۔ ان کھاتوں کی رقم کم ہونے کا بڑا سبب یہ ہے کہ مئی 09ء اکتوبر کے دوران جب شرح مبادلہ میں تیزی سے کمی آئی تھی اور غیر ملکی کرنسی کھاتے منجمد کیے جانے کی افواہیں گردش کر رہی تھیں تو اندھا دھند رقوم نکلائی گئیں، تاہم بعد میں شرح مبادلہ میں استحکام سے اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں نے جولائی تا اکتوبر ہونے والے بعض نقصانات پورے کر لیے (دیکھئے جدول 7.9)۔¹⁵ اس بحالی میں ڈالر کے علاوہ دیگر کرنسیوں کا کردار ہے جن کا حصہ اقامتی بیرونی کرنسی مجموعی کھاتوں میں تقریباً ایک چوتھائی ہے۔ اس عرصے میں ڈالر کی قدر یورو اور پونڈ کے مقابلے میں بڑھ جانے سے دیگر کرنسیوں والے ان کھاتوں میں ہونے والا اضافہ کسی حد تک زائل ہو گیا۔¹⁶ اگر ڈالر یورو اور پونڈ کے مقابلے میں مئی 08ء جون کے اختتام والی سطح پر برقرار رہتا تو یہ کھاتے نسبتاً زیادہ عمدگی سے بحال ہوتے۔

7.2.2 مالی کھاتہ

مالی کھاتے (جدول 7.14، ص 212) کی فاضل رقم مئی 09ء میں مسلسل دوسرے سال کم ہوئی۔ گزشتہ مالی سال چونکہ عالمی مالی بحران حاوی نہیں ہوا تھا اس لیے سرمائے کے بہاؤ میں کمی نسبتاً معتدل تھی، نمو کے امکانات نسبتاً بہتر تھے اور ملکی اسٹاک مارکیٹ میں معمولی سی کمی دیکھی گئی تھی۔ تاہم مئی 09ء گزرنے کے ساتھ ساتھ عالمی بحران بھی شدید ہوتا گیا، نمو کے امکانات معدوم ہوتے گئے، اسٹاک مارکیٹ زمین پر آ رہی، سیکورٹی خطرات بڑھ گئے اور ملک کے دیوالیہ ہونے کا خطرہ سر پر آ گیا۔ ان تمام منفی عوامل کا مشترکہ اثر یہ ہوا کہ مئی 09ء کے دوران مالی کھاتے کی فاضل رقم میں 36.6 فیصد کمی ہوئی جو گزشتہ برس 18.4 فیصد تھی۔

مئی 08ء میں ساری کی ساری کی جز دانی سرمایہ کاری میں تخفیف کا نتیجہ تھی تاہم مئی 09ء میں کمی وسیع البینا تھی کیونکہ اس دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اور دیگر سرمایہ کاریاں (جو زیادہ تر قرضوں پر مشتمل ہوتی ہیں) بھی کم ہوئیں (دیکھئے شکل 7.14)۔ بہر حال نومبر 08ء میں اقتصادی استحکام پر وگرام کے لیے آئی ایم ایف کے تعاون کے نتیجے میں دیگر سرمایہ کاریاں پھر سے آنے لگیں۔ اس تعاون سے نہ صرف دیگر ذرائع سے قرضوں کی آمد بڑھانے میں مدد ملی بلکہ شرح مبادلہ مستحکم ہونے سے ایف ای 25 قرضوں کی ادائیگی میں بھی نمایاں کمی آئی۔ تاہم بحیثیت مجموعی سرمایہ کاری کی آمد پورے سال کے دوران زبرد باؤ رہی۔



مالی رقوم کی آمد کے بدستور محدود رہنے کا امکان ہے کیونکہ نہ صرف سرمایہ کاریاں بحال ہونے کے امکانات محدود ہیں بلکہ دوطرفہ قرضوں کی آمد بھی غیر یقینی ہے۔ بالخصوص ایف او ڈی پی سے متعلق اکثر قرضے پروجیکٹس سے منسلک ہیں یعنی وہ پروجیکٹس پر پیش رفت ہونے کی صورت میں ملیں گے۔

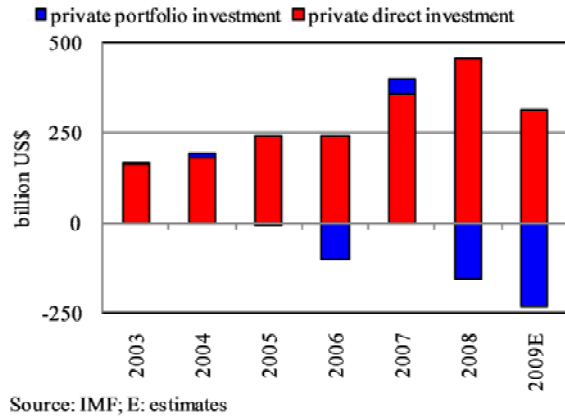
خالص بیرونی سرمایہ کاری

ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کے رجحان کی طرح پاکستان کے لیے خالص

¹⁵ نومبر تا جون مئی 09ء کے دوران اقامتی غیر ملکی کرنسی کھاتوں میں 68 بلین ڈالر اضافہ ہوا چنانچہ ابتدائی چار ماہ میں ہونے والا 315 بلین ڈالر کا مجموعی نقصان کسی حد تک کم ہو گیا۔

¹⁶ مئی 09ء کے دوران ڈالر کی قیمت یورو کے مقابلے میں 10.6 فیصد اور پونڈ کے مقابلے میں 16.6 فیصد بڑھی۔

شکل 7.15: ترقی پذیر اور ابھرتے ہوئے ملکوں کی طرف نجی سرمایہ کاری (خالص) کا بہاؤ



بیرونی سرمایہ کاری میں مسلسل دوسرے سال بھی کمی آئی (دیکھئے شکل 7.15)۔ اس کا بڑا سبب بدتر ہوتا ہوا مالی بحران تھا جس نے بین الاقوامی سرمایہ کاروں کی استعداد کو کمزور کر دیا کہ کارپوریٹ منافع گر رہا تھا، خطرات بڑھ چکے تھے، اور مالی وسائل تک رسائی محدود ہو چکی تھی۔ پاکستان کے معاملے میں عالمی مالی بحران کے بیرونی سرمایہ کاری پر اثرات اس لیے دو چند ہو گئے کہ اس کے اقتصادی بنیادی اشاریے کمزور اور امن و امان کی صورتحال بگڑ گئی تھی۔ نتیجتاً مسم 09ء کے دوران خالص بیرونی سرمایہ کاری میں 51.1 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ برس کی 35.3 فیصد رہی تھی (دیکھئے جدول 7.10)۔

دوسری طرف بیرونی جزدانی سرمایہ کاری نے، جو کہ تغیر پذیر ہوتی ہے، عالمی بحران میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے مقابلے میں بہتر کارکردگی دکھائی (دیکھئے شکل 7.15)۔ مالی سال 2009ء کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 1.7 ارب ڈالر کمی آئی جبکہ بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں کمی 1.1 ارب ڈالر رہی۔

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری

مالی سال 2009ء کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری گذشتہ سات سال تک مسلسل اضافے کے بعد خاصی کم ہو گئی (دیکھئے شکل 7.16) اور یہ کمی اندرونی اور بیرونی دونوں عوامل کی وجہ سے ہوئی۔ عالمی مالی بحران نے امریکہ اور برطانیہ سے پاکستان کے لیے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کو گھٹا دیا اور تیل کے نرخوں میں کمی نے عرب امارات سے سرمایہ کاری کو 2008ء کے دوران خاصا کم کر دیا۔

چونکہ یہ ممالک پاکستان کے لیے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا بڑا ذریعہ ہیں، اس لیے ان سے رقوم کی آمد کم ہو گئی۔ مسم 09ء کے دوران پاکستان کے لیے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں ہونے والی تقریباً 62 فیصد کمی ان ملکوں سے رقوم کی آمد گھٹنے کا نتیجہ تھی (دیکھئے جدول 7.11)۔

اسی طرح، ملکی سطح پر کارپوریٹ کے کم منافع اور نمو کے کمزور پڑتے امکانات نے نو سرمایہ کاری آمدنی کو گھٹا دیا (دیکھئے شکل 7.16)۔ اس طرح مسم 09ء کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 31.2 فیصد کمی آ گئی جبکہ گذشتہ برس 5.3 فیصد نمو ہوئی تھی۔

مسم 09ء کے دوران اس خرابی کے باوجود پاکستان براہ راست بیرونی سرمایہ

جدول 7.10: پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کی خالص آمد

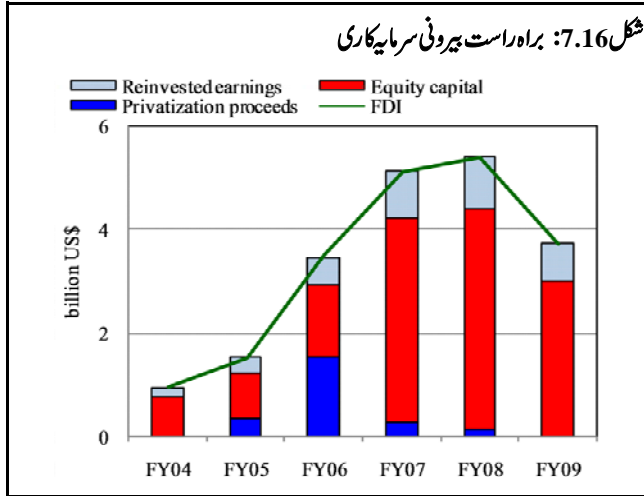
ملین امریکی ڈالر

نمو (%)	مسم 09ء	مسم 08ء	
-51.1	2,665.4	5,450.2	بیرونی سرمایہ کاری
-40.9	3,209.5	5,429.4	الف۔ نجی سرمایہ کاری
-31.2	3,719.9	5,410.2	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
			جس میں
-	0	133.2	نچکاری آمدنی
-2751.4	-510.4	19.3	جزدانی سرمایہ کاری
-2228.8	-409.8	19.3	ایکیویٹی تسکات
0	-100.0	0	قرضہ تسکات
-2,715.9	-544.1	20.8	ب۔ سرکاری سرمایہ کاری
-2,715.9	-544.1	20.8	جس میں قرضہ تسکات *
* خصوصی ڈالر بانڈ، پور بانڈ، ایف ای بی سی، ڈی بی سی، بی بلز اور بی آئی بی کی خالص خرید و فروخت			

جدول 7.11: منتخب ملکوں کی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری

ارب امریکی ڈالر

2008ء	2007ء	2006ء	2005ء	
دنیا				
332.0	398.6	244.9	36.2	امریکہ
139.3	275.5	85.6	80.8	برطانیہ
15.8	14.6	10.9	3.8	متحدہ عرب امارات
85.0	50.6	76.6	50.8	سویٹزر لینڈ
پاکستان				
0.9	1.4	0.7	0.4	امریکہ
0.5	0.5	0.6	0.2	برطانیہ
0.4	0.7	1.6	0.4	متحدہ عرب امارات
0.2	0.1	0.2	0.2	سویٹزر لینڈ
ماخذ: آئی ایم ایف				



کاری کارکردگی اشاریے پر علاقے کے دوسرے ملکوں سے اب بھی بہتر حالت میں ہے (دیکھئے باکس 7.5)۔ چونکہ یہ اشاریہ تین سالہ اوسط پر مبنی ہوتا ہے اس لیے اس بہتر حالت کا سبب شاید 2006ء اور 2007ء میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا بلند رہنا ہے۔

اگرچہ اکثر شعبوں میں م س 09ء کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی آئی، زیادہ تر کمی مواصلات اور مالی کاروبار شعبوں کے حصے میں آئی، جبکہ گزشتہ م س مجموعی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا 60 فیصد سے زائد ان دونوں شعبوں کو ملتا تھا۔ مواصلات میں کم سرمایہ کاری کی دو بڑی وجوہات ہیں: (الف) نجکاری رقوم کی عدم موجودگی سے ایکویٹی کی کم آمد اور مارکیٹ کا کسی حد تک سیر شدہ ہونا¹⁷ اور، (ب) کم منافع کی وجہ سے نو سرمایہ کاری آمدنی کا کم ہونا۔ دوسری طرف مالی کاروبار میں کم سرمایہ کاری کی ممکنہ وجہ نمو کے کمزور امکانات کے باعث اداروں کے انضمام اور تحویل میں کمی اور نو سرمایہ کاری آمدنی کا کم ہونا ہے۔ م س 09ء کے دوران جن دوسرے بڑے شعبوں کو براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کم ملی وہ تجارت، ٹرانسپورٹ آلات، الیکٹرانکس اور سیمنٹ ہیں۔

جدول 7.12: شعبہ جاتی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
ملین امریکی ڈالر

مالی سال 2009ء		مالی سال 2008ء		
حصہ	قدر	حصہ	قدر	
20.8	775.0	11.7	634.8	تیل اور گیس کی تلاش
2.2	82.4	2.0	111.4	ٹرانسپورٹ کا سامان
3.5	130.6	1.3	70.3	بجلی
2.5	93.4	1.6	89.0	تعمیرات
4.5	166.6	3.2	175.8	تجارت
23.6	879.1	30.0	1,626.8	مواصلات
19.0	707.4	34.4	1,864.9	مالی کاروبار
2.7	100.1	1.7	94.7	ذاتی خدمات
21.1	785.1	13.7	742.2	دیگر
	3,720.1		5,410.2	کل

مالی سال 2009ء کے دوران تیل و گیس کی تلاش، بجلی، غذائی پیکیجنگ اور پیٹرولیم کی صفائی جیسے شعبوں کو براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 7.12)۔ تیل و گیس کی تلاش کے شعبے میں زائد رقوم بی پی اور ای این آئی پاکستان پرائیویٹ لمیٹڈ میں بلند سرمایہ کاری کی وجہ سے آئیں جبکہ ٹیڑا پیک پاکستان لمیٹڈ میں بلند سرمایہ کاری غذائی پیکیجنگ کے شعبے کے لیے زائد رقوم لائی۔ اسی طرح پاک عرب ری فائنری لمیٹڈ کو بلند سرمایہ کاری ملی جبکہ بجلی کے شعبے میں بلند سرمایہ کاری زیادہ تر تھرمل پلانٹس میں آئی۔¹⁸

باکس 7.5: آمد براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا کارکردگی اشاریہ
آمد براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا کارکردگی اشاریہ ملکوں کی درجہ بندی نہیں ملنے والی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اور ان کے معاشی حجم میں موجود نسبت کے لحاظ سے کرتا ہے۔ یہ دراصل مجموعی عالمی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کسی ملک کے حاصل کردہ حصے اور عالمی جی ڈی پی میں اس کے حصے کے مابین نسبت ہے۔ نسبت ایک سے زائد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ملک کو اپنے اقتصادی حجم کے مقابلے میں زیادہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری ملی۔ نسبت ایک سے کم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کم ملی (مفنی قدر کا مطلب ہے کہ بیرونی سرمایہ کاروں نے اس عرصے میں یہاں سے بے سرمایہ کاری کی)۔

چنانچہ اشاریہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری پر مارکیٹ حجم کے سوا دیگر عوامل کے اثرات کا احاطہ کرتا ہے اور یہ فرض کیا جاتا ہے کہ دیگر حالات یکساں ہیں۔ سرمایہ کاری کی آمد میں حجم ”بیس لائن“ (base line) ہے۔ یہ دیگر عوامل مثلاً کاروباری ماحول، اقتصادی و سیاسی استحکام، قدرتی وسائل کی موجودگی، بنیادی ڈھانچہ، فنی مہارت اور ٹیکنالوجی، نجکاری میں شرکت کے مواقع یا براہ راست بیرونی سرمایہ کاری بڑھنے کی اثر پذیریت متوقع ہو سکتے ہیں۔

$$IND_1 = \frac{FDI_i / FDI_w}{GDP_i / GDP_w}$$

¹⁷ پاکستان ٹیلی مواصلات اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ م س 08ء۔

¹⁸ تھرمل پاور پراجیکٹس بڑھنے سے فرنس آئل کی درآمد بڑھے گی چنانچہ درآمدی بل تیل کی عالمی قیمتوں سے زیادہ متاثر ہوگا۔

جبکہ

IND_i = ملک کا آمد براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا کارکردگی اشاریہ

FDI_i = ملک میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری رقم

FDI_w = مجموعی عالمی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری رقم

GDP_i = ملک کی جی ڈی پی

GDP_w = عالمی جی ڈی پی

ممالک	2003-2005	2004-2006	2005-2007	2006-2008*
ہنگا دیش	0.46	0.48	0.40	0.33
نیپال	0.05	-0.01	0.00	0.00
بھارت	0.45	0.62	0.63	0.71
پاکستان	0.75	1.03	1.12	1.06
سری لنکا	0.66	0.61	0.54	0.57
چین	2.02	1.32	0.99	1.08

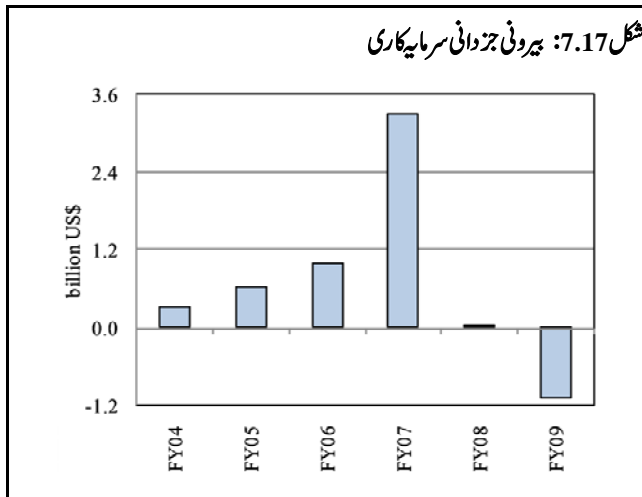
* آئی ایم ایف کے اعداد و شمار پر مبنی تخمینہ

یہ طریقہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری حاصل کرنے والے کسی ملک کی کارکردگی کا تجزیہ کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ 2008ء کے دوران پاکستان نے اس اشاریے میں 1.06 حاصل کیا جو کہ گزشتہ سال کی قدر سے اگرچہ کم ہے تاہم ملک اپنے اقتصادی حجم سے زیادہ ہی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری حاصل کر رہا ہے۔ نیز، پاکستان دیگر جنوب ایشیائی ملکوں میں اس لحاظ سے بلند ترین درجے پر ہے (دیکھئے جدول 7.5.1)۔

ماخذ: یو این سی ڈی اے ڈی

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

میں 09ء کے دوران بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں 1.1 ارب ڈالر کی زبردست کمی آئی جبکہ گزشتہ برس 36 ملین ڈالر خالص رقم آئی تھی (دیکھئے شکل 7.17)۔ سرمائے کے اس اخراج میں ایکویٹی اور قرضہ تمسکات دونوں کا حصہ ہے۔



ایکویٹی کے بلند اخراج میں زیادہ عمل دخل اسٹاک مارکیٹ کی خراب کارکردگی کو ہے جبکہ قرضہ تمسکات کے معاملے میں ذمہ دار امر 500 ملین ڈالر کی یورو بانڈ ادائیگی اور پاکستان موبائل کمیونی کیشنز لمیٹڈ (پی ایم سی ایل) کی طرف سے 100 ملین ڈالر کے بانڈ کی واپس خریداری ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ 250 ملین ڈالر کے پی ایم سی ایل بانڈ کی عرصیت 2013ء میں مکمل ہونا تھی تاہم اس نے اپنی مقروضیت اور سودی اخراجات کم کرنے کے لیے 23 سے 30 فیصد ڈس کاؤنٹ پر انہیں واپس خرید لیا۔

واجب الادا برآمدی بل

گرتی ہوئی برآمدات کی عکاسی میں 09ء کے دوران واجب الادا برآمدی بلوں میں کمی سے بھی ہوتی ہے۔ اس دوران مجموعی برآمدی بلوں میں 316 ملین ڈالر کی کمی آئی جبکہ گزشتہ مالی سال 557 ملین ڈالر اضافہ ہوا تھا۔ جیسا کہ گزشتہ رپورٹوں میں بتایا گیا ہے، مرکزی بینک نے عرصے سے واجب الادا برآمدی بلوں کی کڑی جانچ کی تھی، زیر جائزہ عرصے کے دوران مذکورہ کمی میں اس جانچ نے بھی اہم کردار ادا کیا۔¹⁹ عرصے سے واجب الادا برآمدی بل میں 09ء کے دوران کم ہونے میں، شرح مبادلہ میں استحکام بھی اہم عامل تھا جو آئی ایم ایف سے تعاون ملنے کے بعد حاصل ہوا۔

کرنسی اور امانتیں (اعٹا)

میں 09ء کے دوران کرنسی اور امانتوں میں 262 ملین ڈالر کی کمی آئی جو کہ گزشتہ مالی سال 609 ملین ڈالر رہی تھی۔ اس کی اہم وجہ زیر جائزہ عرصے میں روپے کی قدر رگر کرنے کے دوران برآمد کنندگان اور درآمد کنندگان کی جانب سے ایف ای 25 قرضوں کی ادائیگی کے باعث کمرشل بینکوں کے ایف ای 25 نوٹروں میں ہونے والا اضافہ ہے۔

¹⁹ جولائی میں 09ء سے بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ واجب الادا برآمدی بل کی تفصیل ہر ماہ مرکزی بینک کو بتائیں۔ اگلے ہی ماہ یعنی اگست سے ہفتہ وار بنیاد پر تفصیل بتانے کو کہا گیا۔

طویل مدتی غیر ملکی قرضے

میں 09ء کے دوران طویل مدتی غیر ملکی قرضوں میں 1.6 ارب ڈالر خالص اضافہ ہوا جو کہ گذشتہ برس 1.2 ارب ڈالر رہا تھا۔ یہ بہتری (ایشیائی بینک اور عالمی بینک کے) پروگرام قرضوں میں ایک ارب ڈالر کے سال بسال اضافے سے ہوئی جبکہ میں 09ء کے دوران پروجیکٹ قرضے 441 ملین ڈالر کم ہو گئے۔ علاوہ ازیں قرضوں کی قسط واپسی میں تیزی نے بھی طویل مدتی غیر ملکی قرضوں کی آمد بڑھنے کا اثر زائل کیا۔

قلیل مدتی غیر ملکی قرضے

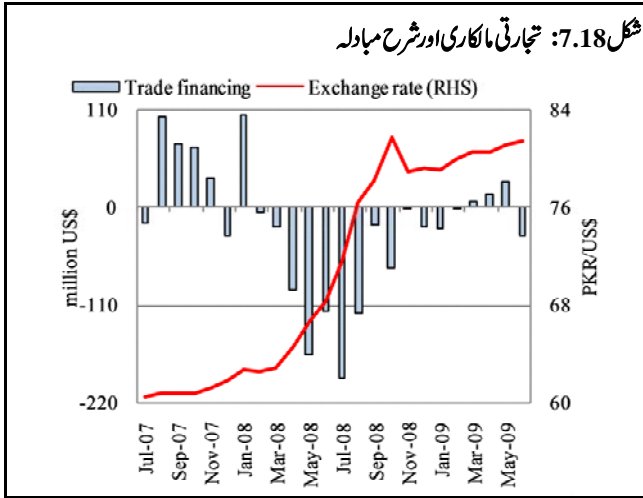
میں 09ء کے دوران قلیل مدتی غیر ملکی قرضوں میں 148 ملین ڈالر کی خالص کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ برس 559 ملین ڈالر خالص اضافہ ہوا تھا۔ اس کی بنیادی وجہ اسلامی ترقیاتی بینک کو 688 ملین ڈالر کی واپسی تھی۔

جدول 7.13: اسلامی ترقیاتی بینک کے قرضوں کا حصول اور ادائیگی (ایک سال سے کم)					
ملین امریکی ڈالر					
میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 06ء	میں 05ء	
656.0	700.0	25.0	169.0	271.0	حصول
688.0	25.0	192.0	271.0	8.0	واپسی

میں 08ء کے دوران تیل کی بلند قیمتوں کے باعث اسلامی بینک سے قلیل مدتی قرض کا حصول بڑھ گیا تھا، چونکہ یہ قرض گاری ایک سال سے کم مدت کی ہوتی ہے اس لیے یہ اگلے ہی سال رقم کے اخراج کی صورت میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ میں 09ء میں تقریباً تمام کی تمام قلیل مدتی رقوم گذشتہ برس کا قرضہ اتارنے میں استعمال ہوئیں (دیکھئے جدول 7.13)۔

نئی قرضے

میں 09ء کے دوران 598 ملین ڈالر کے نئی قرضے آئے جو کہ گذشتہ مالی سال 693 ملین ڈالر تھے۔ زیر جائزہ عرصے میں جن اداروں کو بڑی رقوم ملیں ان میں وارد ٹیلی کام (308 ملین ڈالر)، اینگرو ویکمیکز (223 ملین ڈالر)، پاکستان موبائل کمیونی کیشن (110 ملین ڈالر) اور اینگرو وائز جی (104 ملین ڈالر) شامل ہیں۔



کرنسی اور امانتیں (واجبات)

میں 09ء کے دوران کرنسی اور امانتیں (واجبات) میں 445 ملین ڈالر کی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ مالی سال 47 ملین ڈالر کی ہوئی تھی۔ حالیہ کی تجارتی مالکاری میں کمی کی وجہ سے ہوئی۔ ڈبلیو اے ایف سی²⁰ اور مقامی کرنسی کی شرح سود میں فرق بڑھنے کے باوجود فوریکس قرضوں کی واپسی میں 09ء کے ابتدائی مہینوں میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قیمت گرنے کی توقع پر بڑھ گئی، تاہم نومبر سے شرح مبادلہ میں استحکام آنے سے ان قرضوں کی واپسی میں بھی نمایاں سست روی آگئی (دیکھئے شکل 7.18)۔

بکس 7.6: آئی ایم ایف پروگرام میں پاکستان کی واپسی

عالمی مالی بحران سے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک متاثر ہوئے۔ ترقی پذیر ممالک کو بالخصوص ادا بینگیوں کے توازن کے سنگین مسائل سے دوچار ہونا پڑا کیونکہ بحران سے برآمدات اور مالی رقوم کی آمد پر بہت برا اثر پڑا۔ چنانچہ 2008ء میں اور اس کے بعد کی ترقی پذیر ممالکوں نے ادا بینگیوں کے توازن کے سنگین مسائل سے بچنے کی خاطر آئی ایم ایف سے رجوع کیا (دیکھئے جدول 7.6.1)۔ پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر تیزی سے گھٹ رہے تھے، شرح مبادلہ تیزی سے گر رہی تھی اور بیرونی ادا بینگیوں کے مطالبات کو پورا کرنا دشوار ہو رہا تھا، چنانچہ اس نے بھی آئی ایم ایف کے ساتھ اقتصادی استحکام پروگرام پر دستخط کیے۔ پاکستان چونکہ ماضی میں طویل عرصہ آئی ایم ایف سے مدد اور تعاون لیتا رہا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پس منظر کا اور اس امر کا مختصر جائزہ لے لیا جائے کہ پاکستان نے ان امدادی پروگراموں سے کیا سبق سیکھا۔

²⁰ بیرونی کرنسیوں کی اوسط شرح سود

جدول 7.6.1: 31 اگست 2009 تک آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی اربنچمنٹ (ایس بی اے) میں شامل ممالک کی فہرست (ملین ایس ڈی آر)				
ارکان	سمجھوتے کی تاریخ	میعاد کا اختتام	طے شدہ کل رقم	غیر استعمال شدہ بھاریا
جارجیا	15 ستمبر 2008ء	14 مارچ 2010ء	477	189
یوکرین	5 نومبر 2008ء	4 نومبر 2010ء	11,000	6,125
ہنگری	6 نومبر 2008ء	5 اپریل 2010ء	10,538	2,951
سینٹو	14 نومبر 2008ء	13 نومبر 2010ء	18	11
آئس لینڈ	19 نومبر 2008ء	18 نومبر 2010ء	1,400	840
پاکستان	24 نومبر 2008ء	30 دسمبر 2010ء	7,236	3,833
لیٹویا	23 دسمبر 2008ء	11 مارچ 2022ء	1,522	986
بیلاروس	12 جنوری 2009ء	11 اپریل 2010ء	2,270	1,752
ایل سلواڈور	16 جنوری 2009ء	31 مارچ 2010ء	514	514
سربیا	16 جنوری 09ء	15 اپریل 2011ء	2,619	1,918
آرمینیا	6 مارچ 2009ء	5 جولائی 2011ء	534	269
مغولیا	کیم اپریل 2009ء	کیم اکتوبر 2010ء	153	77
کوسٹاریکا	11 اپریل 2009ء	10 جولائی 2010ء	492	492
گوئٹے مالا	22 اپریل 2009ء	21 اکتوبر 2010ء	631	631
رومانیہ	4 مئی 2009ء	3 مئی 2011ء	11,443	7,073
ہونڈوراس	8 جولائی 2009ء	30 جون 2012ء	1,015	832
سری لنکا	24 جولائی 2009ء	23 مارچ 2011ء	1,654	1,447

آئی ایم ایف کی دیگر سہولتیں حاصل کرنے والے ممالک:
فلپس سٹیل کریڈٹ لائن (ایف سی ایل)۔ کولمبیا (2009ء)، میکسیکو (2009ء) اور پولینڈ (2009ء)
ایکویٹی سٹاک فیلڈ (ای ایس ایف)۔ جمہوریہ کرغیزستان (2008ء)، ملاوی (2008ء)، سینیگال (2008ء)،
 موزمبیق (2009ء)، تنزانیہ (2009ء)، ایتھوپیا (2009ء)
پاورٹی ریڈکشن اینڈ گرو تھ فیلڈ (پی آر جی ایف)۔ بروڈی (2008ء)، ہانگ کانگ (2008ء)، جیبوتی (2008ء)، لائبیریا
 (2008ء)، مالی (2008ء)، نائجر (2008ء)، بونگو (2008ء)، زیمبیا (2008ء)، نیجریہ (2009ء)، سائڈ ٹوم
 اینڈ پرنس (2009ء)، تاجکستان (2009ء)، گھانا (2009ء)

آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی اربنچمنٹ (ایس بی اے) میں شامل ممالک کی فہرست (ملین ایس ڈی آر)

● پاکستان نے تجارت، سرمائے، اور جاری حسابات کی آزاد روی جیسے شعبوں میں نمایاں پیش رفت کی، تاہم جی ڈی پی میں ٹیکس حاصل بڑھانے کے لیے ساختی اصلاحات متعارف نہ کر سکا حالانکہ یہ طویل مدتی مالیاتی استحکام کے لیے ضروری ہے۔ بالخصوص بین الاقوامی تجارت پر ٹیرف اور دیگر ٹیکسوں میں کمی کے پیش نظر لازمی تھا کہ جرنل سیکرٹری کی طرح نئے ٹیکس لگائے جائیں، نتیجتاً حاصل میں زبردستی کی ہوگی۔ اس تناظر میں آئی ایم ایف کا مالیاتی توازن ہدف پورا کرنے کے لیے حکومت ترقیاتی اور سماجی اخراجات میں اکثر کوئی کمی دیتی ہے جس سے جی ڈی پی کی نمو متاثر ہوتی ہے اور اس طرح ٹیکس حاصل بھی کم ہو جاتے ہیں۔

● سخت شرائط بھی ان پروگراموں کے ناکام ہونے کا ایک سبب ہیں۔ خصوصاً پیچیدہ اصلاحات کا (جو طویل مدت استحکام کے لیے اگرچہ ضروری ہوں) نافذ تھوڑے وقت میں دشوار تھا۔ مثال کے طور پر ٹیکس اصلاحات پروگرام کی مدت کے دوران نافذ نہ کی جا سکیں جن کی پابندی سے منظوری دیا گیا تھا۔

● آئی ایم ایف کی پالیسی سازی میں مقامی ماہرین کی شرکت کم رہی جس سے پروگرام کے اثرات بھی کم ہو گئے۔ بعض ماہرین، جیسے Stiglitz کا کہنا ہے کہ بہترین اقتصادی پروگرام اسی صورت تکمیل دیا جاسکتا ہے جب اول درجے کا کوئی ماہر اقتصادیات اس ملک کے مسائل حل کرنے کے عمل میں پہلے سے شریک ہو۔ تجربی تحقیق²² بھی یہی بتاتی ہے کہ اصلاحات کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ ان کے پس پردہ حکمت عملیاں خود متعلقہ ملک کے لوگ بنائیں۔

²¹ اس کا دیگر عوامل کے علاوہ سازگار ملکی اور بین الاقوامی حالات سے بھی تعلق ہو سکتا ہے۔

²² Goldin, I; Rogers, H; Stern, N. The Role and Effectiveness of Developmental Assistance: Lesson from World Bank Experience. The World Bank, 2002. 90 p

جدول 7.6.2: پاکستان کا آئی ایم ایف کے ساتھ سمجھوتوں کی تاریخ (ملین ایس ڈی آر)						
سہولت	سمجھوتے کی تاریخ	میعاد کے اختتام کی ابتدائی تاریخ	میعاد کے اختتام کی اصل تاریخ	طے شدہ قوم	استعمال کی گئی قوم	غیر استعمال شدہ قوم
ایس بی اے	8 دسمبر 1958ء	7 دسمبر 1959ء	22 ستمبر 1959ء	25.0	0.0	100.0
ایس بی اے	16 مارچ 1965ء	15 مارچ 1966ء		37.5	37.5	0.0
ایس بی اے	18 مئی 1972ء	17 مئی 1973ء		100.0	84.0	16.0
ایس بی اے	11 اگست 1973ء	10 اگست 1974ء		75.0	75.0	0.0
ایس بی اے	11 نومبر 1974ء	10 نومبر 1975ء		75.0	75.0	0.0
ایس بی اے	9 مارچ 1977ء	8 مارچ 1978ء		80.0	80.0	0.0
ای ایف ایف	24 نومبر 1980ء	23 نومبر 1983ء		1,268.0	1,079.0	14.9
ایس اے ایف	28 دسمبر 1988ء	27 دسمبر 1991ء	15 دسمبر 1992ء	382.4	382.4	0.0
ایس بی اے	28 دسمبر 1988ء	7 مارچ 1990ء	30 نومبر 1990ء	273.2	194.5	28.8
ایس بی اے	16 ستمبر 1993ء	15 ستمبر 1994ء	22 فروری 1994ء	265.4	88.0	66.8
ای ایس اے ایف	22 فروری 1994ء	21 فروری 1997ء	13 دسمبر 1995ء	606.6	172.2	71.6
ای ایف ایف	22 فروری 1994ء	21 فروری 1997ء	13 دسمبر 1995ء	379.1	123.2	67.5
ایس بی اے	13 دسمبر 1995ء	31 مارچ 1997ء	30 ستمبر 1997ء	562.6	294.7	47.6
پی آر جی ایف	20 اکتوبر 1997ء	19 اکتوبر 2000ء		682.4	265.4	61.1
ای ایف ایف	20 اکتوبر 1997ء	19 اکتوبر 2000ء		454.9	113.7	75.0
ایس بی اے	29 نومبر 2000ء	30 ستمبر 2001ء		465.0	465.0	0.0
پی آر جی ایف	6 دسمبر 2001ء	5 دسمبر 2004ء		1,033.7	861.4	16.7
ایس بی اے*	24 نومبر 2008ء	30 دسمبر 2010ء		7,235.9	3,402.6	53.0
کل				11,934.3	7,027.0	41.1

ایس بی اے - اسٹینڈ بائی آرہیمنٹ

ای ایف ایف - ایکس ٹینڈ ڈیفنڈ فیملیٹی

ایس اے ایف - اسٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ فیملیٹی

ای ایس اے ایف - ان ہیمنڈ اسٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ فیملیٹی

پی آر جی ایف - پاورٹی ریڈکشن اینڈ گروتھ فیملیٹی

ماخذ: آئی ایم ایف

* 31 اگست 2009ء تک

● آئی ای او کی رپورٹ کے مطابق اکثر پروگرام خصوصاً 1990ء کی دہائی کے پروگرام حد سے زیادہ خوش گمانی کی بنیاد پر بنائے گئے اور اہم اقتصادی اشاریوں جی ڈی پی، برآمدات، ملکی بچت اور سرمایہ کاری کی پیش بینی غلط کی گئی۔ مثلاً اُس دہائی میں برآمدات کی اوسط نمو کا اندازہ 15 فیصد لگایا گیا جبکہ حقیقتاً لگ بھگ 5 فیصد نمو ہوئی۔ ان غلط اندازوں کے نتیجے میں جاری حسابات کے خسارے اور مجموعی بیرونی قرضے کے تخمینے بھی غلط نکلے۔ چنانچہ قرضوں کا حصول برقرار رکھنے میں پاکستان کو شدید مشکلات ہوئیں جن کا تجزیہ آئی ایم ایف کی رپورٹوں میں خاصے عرصے تک کیا ہی نہ جا سکا۔ اسی طرح آئی ای او کی رپورٹ میں آئی ایم ایف کے عملے کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ ٹیکس محصولات کے اہداف بھی فی الواقع غیر حقیقت پسندانہ تھے۔

● آخری وجہ یہ ہے کہ 1990ء کی دہائی میں حکومتیں بار بار تبدیل ہوئیں۔ ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ آئی ایم ایف کے جو پروگرام برقرار نہ رہ سکے، اگر سیاسی عمل میں رکاوٹ نہ پڑتی تو انہیں دوبارہ سے جاری رکھا جاسکتا تھا۔

تاہم باہمی کی طرح، اب بھی سخت فیصلے کرنے کے لیے حکومت کا مضبوط عزم درکار ہے خصوصاً مالیاتی محاذ پر، جو طبقے ٹیکس کے دائرے سے باہر ہیں ان پر ٹیکس نافذ کرنا، اور خسارے کم کرنے کی غرض سے زراعت کا خاتمہ۔

م 08ء میں پاکستان کو ایک بار پھر ادا ٹیکنیکوں کے توازن کے بحران کا خدشہ تھا۔ دوسرے راستے مسدود تھے چنانچہ آئی ایم ایف سے رجوع کرنے کے سوا پاکستان کے پاس کوئی راستہ نہ تھا۔ اقتصادی استحکام کے بارے میں آئی ایم ایف سے نومبر 08ء میں معاہدہ کیا گیا۔ دیگر ذرائع سے سرمائے کی غیر یقینی آمد کے پیش نظر موجودہ ایس بی اے کے تحت اگست 09ء میں قوم کو حاصل پاکستان کے ایس ڈی آر کوٹے کے 500 فیصد سے بڑھا کر 700 فیصد کر دیا گیا۔ موجودہ ایس بی اے سابقہ بندوبست سے دوا اعتبار سے مختلف ہے۔ پہلا، اسے خود پاکستانی حکام نے تیار کیا اور آئی ایم ایف نے منظوری دی۔ دوسرے، آئی ایم ایف شرائط سازی کے عمل میں جدت لایا ہے چنانچہ اب رکن ملک کی اقتصادی بنیادوں کے مطابق شرائط تیار کی جاتی ہیں۔²³ یہ چیزیں پروگرام کی کامیابی میں مددگار رہوں گی۔

²³ جب یہ تنقید ہوئی کہ آئی ایم ایف کے بعض قرضوں میں ایسی بہت زیادہ شرائط ہیں جن کا اصل مقاصد سے تعلق زیادہ نہیں تو یہ تبدیلی لائی گئی۔

پاکستان نے چونکہ کارکردگی کے ان اہداف کو بخوبی پورا کیا ہے جن کا تعلق مقدار سے ہے، اس لیے پروگرام اب تک بدستور جاری ہے۔ تاہم مالیات کے حوالے سے ساختی اصلاحات پر عمل درآمد میں دشواری ہوگی۔ مثلاً آئی ایم ایف کا مطالبہ ہے کہ کم از کم 10ء میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 3.4 فیصد تک کم کیا جائے، فیول اور بجلی پر زرعات ختم کیا جائے، اور مطلوبہ ٹیکس اصلاحات کی جائیں۔ تاہم بجلی کی شدید قلت اور اس پر احتجاجی فضا کے پیش نظر حکومت نے بجلی پر زرعات ختم کر رکھی ہے، اور نہ ہی طاقتور طبقوں کی مزاحمت کی بنا پر ٹیکس کا دائرہ بڑھا سکی ہے۔ ماضی کے تجربے سے معلوم ہوتا ہے کہ کمزور اقتصادی سرگرمی کے تناظر میں، ٹیکس اصلاحات نافذ کرنا آسان نہ ہوگا۔ مالیاتی خسارہ وسیع منفی اثرات کا سبب بن سکتا ہے جس سے پورا اقتصادی پروگرام ہی مفلوج ہو سکتا ہے۔

اس تناظر میں پروگرام کے کامیاب نفاذ کے لیے مندرجہ ذیل تجاویز مددگار ہو سکتی ہیں:

- ماضی کا تجربہ بتاتا ہے کہ زیادہ تر پروگرام اس وجہ سے اچھے رہ گئے کہ پروگرام کی مدت کے دوران ساختی نوعیت کی اصلاحات پر عمل درآمد نامکام ہو گیا تھا۔ یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ طلب کے انتظام کے اقدامات کی نسبت ساختی نوعیت کی اصلاحات کے لیے عموماً زیادہ وقت درکار ہوتا ہے، چنانچہ آئی ایم ایف اس سلسلے میں چلک دکھائے تو پروگرام پر عمل درآمد جاری رہ سکتا ہے۔ اسی طرح بیرونی دھچکوں کی صورت میں یا طے شدہ پالیسی سے مطلوبہ نتائج سامنے نہ آ سکیں تو اس موقع پر آئی ایم ایف کو زیادہ چلک دار رو یا پانے کی ضرورت ہوگی۔
- ماضی میں پاکستان ساختی نوعیت کی اصلاحات پر جزی ڈی عمل درآمد کر رہا تھا چنانچہ یہ پروگرام تھوڑے عرصے تک ہی پاکستان کی مدد کر سکے اور اقتصادی عدم توازن مستقلاً درست نہ کیا جا سکا۔ لہذا ساختی، خصوصاً مالیاتی نوعیت کے مسائل پر توجہ دینا درمیانی سے طویل مدت میں کامیابی کے لیے ضروری ہے۔

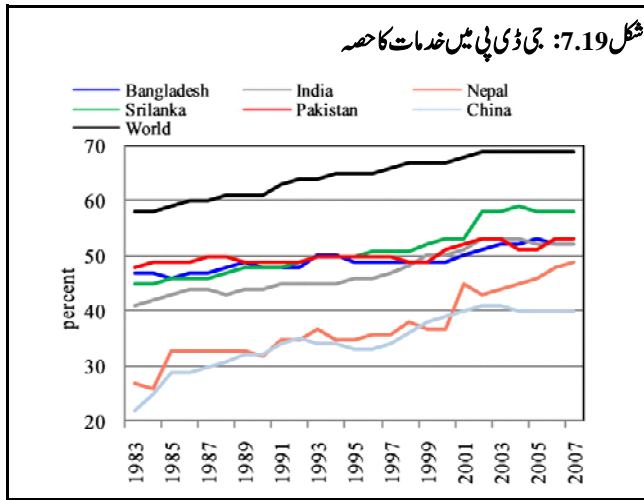
مختصر آئی ایم ایف کے ساتھ سابقہ منصوبوں کی طرح موجودہ ایس بی اے سے بھی پاکستان کو عارضی مدد ملی ہے یعنی (الف) زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوا، (ب) شرح مبادلہ مستحکم ہوئی، اور (ج) ساورن درجہ بندی بہتر ہوئی۔ تاہم، اس پیش رفت کا برقرار رہنا اور اقتصادی سرگرمیوں اور ساتھ ساتھ دیگر معاشی اظہار یوں کے طویل عرصے تک بحال رہنے کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ ان قوم کو معیشت کی بنیادی خامیوں کو دور کرنے کے لیے کس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات

www.imf.org

”Evaluation of prolonged use of IMF resources (2002)“: آئی ایم ایف

7.3 گذشتہ دو عشروں کے دوران خدمات کا شعبہ عالمی معیشت میں سب سے تیزی سے نمونے والا شعبہ بن چکا ہے جس کا حصہ عالمی پیداوار میں 60 فیصد سے زائد ہے۔ یہی معاملہ خدمات کی عالمی تجارت کا ہے جس نے گذشتہ چند برسوں کے دوران تیزی سے نمو حاصل کی ہے۔ خدمات کی عالمی تجارت کے بڑے بڑے شعبے ٹرانسپورٹ، سفری سہولتیں، ٹیلی مواصلات، مالی اور بیمہ خدمات ہیں۔ جنوبی ایشیا کے ممالک جس طرح خدمات کی عالمی پیداوار میں بڑے حصے کے مالک ہیں اسی طرح ان کی متعلقہ جی ڈی پی میں خدمات کی تجارت کا بھی سب سے بڑا حصہ ہے (دیکھئے شکل 7.19)۔ 2007ء کے دوران علاقے کے اکثر ملکوں میں تقریباً نصف ملکی پیداوار خدمات کے شعبے میں ہوئی، تاہم خدمات کی برآمد کے معاملے میں اس شعبے کی کارکردگی اتنی نمایاں نہیں رہی، پیداوار میں جتنا نمایاں اس شعبے کا حصہ رہا ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ خدمات ٹھوس شے نہیں ہوتی جبکہ اس کے مقابلے میں مصنوعات کی تجارت میں مقدار کا تعین ممکن ہوتا ہے۔ مصنوعات ایک وقت اور ایک مقام پر پیدا، ذخیرہ اور استعمال کی جاسکتی ہیں جبکہ خدمات جیسی غیر مادی اشیا کو ان کی پیداوار اور صرفے سے الگ کر کے دیکھنا ناممکن ہے (دیکھئے باکس 7.7)۔



بکس 7.7: خدمات کی تعریف اور نوعیت

تعریف کے لحاظ سے خدمت وہ اقتصادی سرگرمی ہے جو ایک اقتصادی اکائی یا کسی دوسری اقتصادی اکائی سے تعلق رکھنے والی شے کی قدر میں براہ راست اضافہ کر دیتی ہے۔ چنانچہ کسی خدمت کی فراہمی کے اندراج کے لیے صارف اور پیدا کنندہ کا تعلق بنانا لازمی ہے۔

نوعیت کے اعتبار سے خدمات ایک دوسرے سے بے حد مختلف ہوتی ہیں، یہ پیداوار اور ملازمت فراہم کرنے والی صنعتوں کی خاصی وسیع اقتصادی سرگرمیوں کا احاطہ کرتی ہیں۔ خدمات میں وساطتی اور حتمی دونوں طرح کی خدمات شامل ہیں۔ وساطتی خدمات تقسیمی نوعیت کی ہو سکتی ہیں، جیسے ٹرانسپورٹ، مواصلات، اور تعمیرات، نیز وہ پیداواری خدمات بھی ہو سکتی ہیں، جیسے کاروبار، مالی اور پیشہ ورانہ خدمات۔ حتمی نوعیت کی خدمات میں سیاحت، تفریح، صحت، تعلیم، اور ماحولیاتی خدمات شامل ہیں۔ خدمات کو نجی اور سرکاری بنیاد پر بھی مینٹر کیا جاسکتا ہے اور معلوماتی اور ثالثی (tertiary) خدمات کی بنیاد پر بھی۔ معلوماتی خدمات میں بیرہ، ٹیکنیکل، اطلاعاتی ٹیکنالوجی، اشتہاریات وغیرہ شامل ہیں۔ ثالثی خدمات کی مثالیں اجارہ، بینک، فرنیچرنگ، ڈسٹری بیوٹنگ، خوردہ تجارت وغیرہ سے دی جاسکتی ہیں۔²⁴

خدمات کی عالمی درآمد ماضی کے مقابلے میں کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ بیس سال قبل یہ درآمد جس سطح پر تھی، 2007ء میں اس سے پانچ گنا سے زائد بڑھ گئی۔ تاہم خدمات کی عالمی درآمد میں پاکستان کا حصہ نہایت حقیر ہے۔

1987ء سے 2007ء کے دوران پاکستان کی خدمات کی درآمد میں 287 فیصد نمو آئی جبکہ اس عرصے میں خدمات کی عالمی درآمد کی نمو 430 فیصد رہی (دیکھئے جدول 7.15)۔

جدول 7.15: عالمی درآمدات میں پاکستانی خدمات کی درآمد کا حصہ			
رقم بلین امریکی ڈالر، حصہ فیصد میں			
	رقم	عالمی درآمدات	عالمی درآمدات میں پاکستان کی درآمد کا حصہ
1982ء	0.8	451.5	0.18
1987ء	1.0	595.0	0.16
1992ء	1.6	1,039.9	0.15
1997ء	1.6	1,363.3	0.12
2002ء	2.4	1,608.5	0.15
2007ء	3.8	3,154.1	0.12

ماخذ: عالمی ترقیاتی اظہار پرے

خدمات کی عالمی درآمد گزشتہ چند برسوں میں تیزی سے بڑھی ہے جبکہ پاکستان کا حصہ کم ہوا ہے جو 1982ء میں 0.18 فیصد تھا اور 2007ء میں 0.12 فیصد رہ گیا۔ اگر پاکستان 1982ء ہی کی سطح پر برقرار رہتا تو 6 ارب ڈالر کی خدمات درآمد کرتا جو فی الحال صرف 3.8 ارب ڈالر ہے۔²⁵

مالی سال 2009ء کے دوران پاکستان نے 4 ارب ڈالر کی خدمات درآمد کی جس سے مالی سال 2008ء کے مقابلے میں 12.6 فیصد اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ خاصی معقول پیش رفت ہے کیونکہ اس شعبے میں مئی 08ء میں 13.3 فیصد کمی آئی تھی۔ اس کے برعکس مالی سال 2009ء میں پاکستان کی خدمات کی درآمد کم ہو کر 7.3 ارب ڈالر رہ گئی یا یوں کہا جائے کہ اس میں 27.6 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اس کے نتیجے میں خدمات کی تجارت کا خسارہ 50 فیصد کم ہو کر 3.2 ارب ڈالر رہ گیا (دیکھئے شکل 7.20)۔

7.3.1 خدمات کی درآمد

خدمات کے شعبے میں پاکستان کی اہم درآمدات ٹرانسپورٹ، سفری سہولتیں، دیگر کاروباری خدمات اور سرکاری خدمات ہیں جو کہ خدمات کی 92 فیصد سے زائد درآمد ہیں (دیکھئے چارٹ 7.1)۔

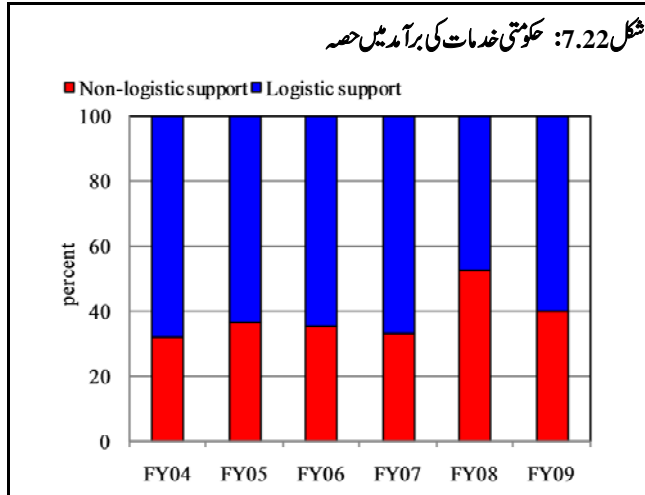
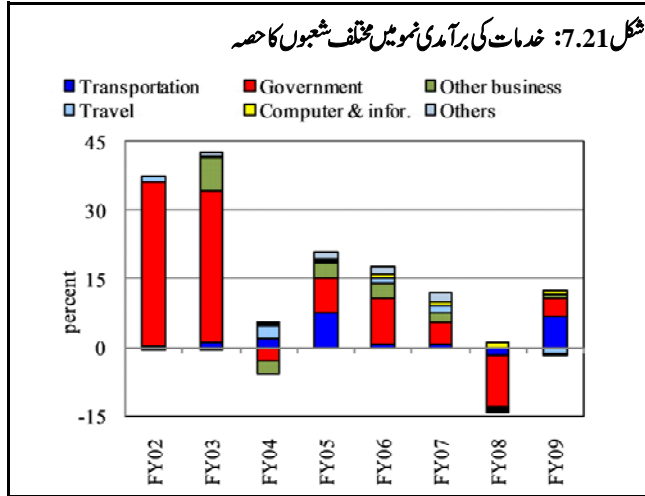
مئی 02ء سے قبل ٹرانسپورٹ خدمات کی درآمد اس معاملے میں سب سے زیادہ نمو رکھتی تھی تاہم اس کے بعد سے سرکاری خدمات کی درآمد تیزی سے بڑھی اور

خدمات کی درآمد کی مجموعی نمو میں اس کا حصہ مئی 07ء تک سب سے بلند رہا۔ سرکاری خدمات کی درآمد میں لاجسٹک سپورٹ، غیر ملکی سفارت خانوں کی وجہ سے وصولیاں اور دیگر خدمات شامل ہیں (دیکھئے چارٹ 7.1)۔

مالی سال 2009ء میں سرکاری خدمات کی درآمد میں 10.4 فیصد نمو ہوئی جبکہ مئی 08ء میں 25.6 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مذکورہ نمو کی بڑی وجہ لاجسٹک سپورٹ ہے جس میں مئی 09ء میں

²⁴ Gloria O. Pasadilla (2004)

²⁵ 2007ء کے اعداد و شمار پر مبنی۔



جدول 7.16: اہم خدمات کی برآمد (ملین امریکی ڈالر)

میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء میں (%)
1,522.7	1,379.7	10.4
1,283.1	1,035.5	23.9
468.1	450.4	3.9
222.1	263.5	-15.7
183.8	154.1	19.3
195.5	117.2	66.8
59.1	54.0	9.4
11.9	50.9	-76.6
63.0	42.6	47.9
30.8	37.0	-16.8
2.9	3.6	-19.4
4,043.0	3,588.5	12.7

39.2 فیصد کی بھرپور نمونہ ہوئی جبکہ گزشتہ سال 47.3 فیصد کی نمایاں کمی ہوئی تھی۔ م س 02ء سے 09ء تک کے دوران خدمات کی مجموعی برآمد میں نمایاں بہتری کا اہم سبب لاجسٹک سپورٹ رہا ہے (دیکھئے شکل 7.21)۔

م س 09ء کے دوران سرکاری خدمات کی برآمد میں 'ٹرانسپورٹ' نے بھی اہم کردار ادا کیا (دیکھئے شکل 7.22)۔ 'ٹرانسپورٹ' میں غیر ملکی سفارت خانوں کی ترسیلات کا حصہ سب سے بلند ہے۔

ٹرانسپورٹ خدمات کی برآمد خدمات کی مجموعی برآمد میں ٹرانسپورٹ خدمات کی برآمدز مبادلہ لانے والا دوسرا سب سے بڑا ذریعہ ہے (دیکھئے جدول 7.16)۔ اس کے بڑے ذیلی شعبے سمندری ٹرانسپورٹ، فضائی ٹرانسپورٹ اور دیگر ٹرانسپورٹ ہیں (دیکھئے چارٹ 7.1)۔ ان میں سے بڑا حصہ پاکستانی فضائی کمپنیوں کی آمدنی اور غیر ملکی فضائی کمپنیوں کی دیگر مقامی ادائیگیوں کا تھا۔

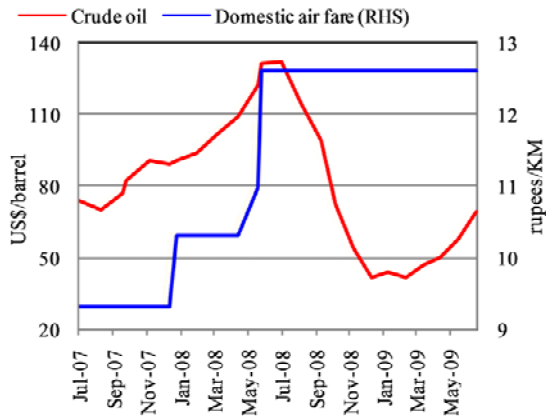
م س 09ء کے دوران ٹرانسپورٹ خدمات کی مجموعی برآمد میں 24 فیصد نمونہ ہوئی جبکہ گزشتہ سال 6.1 فیصد کی آئی تھی۔ م س 08ء فضائی ٹرانسپورٹ کی پاکستانی صنعت کی طرح عالمی صنعت کے لیے بھی دشوار سال تھا اور اس کی وجہ تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتیں تھیں۔²⁶ چنانچہ قومی فضائی کمپنی اور دیگر ایئر لائنوں کو کرایے مجبوراً بڑھانے پڑے، پروازوں کی تعداد گھٹانی پڑی اور رعایتی روٹس (routes) کو منقطع کرنا پڑا۔

تیل کے بلند نرخوں کا پی آئی اے کی آمدنی پر شدید ترین منفی اثر م س 08ء کی دوسری ششماہی میں پڑا جس کا مقابلہ کرنے کے لیے وہ ملکی اور بین الاقوامی پروازوں کے کرایے مسلسل بڑھاتی رہی تاہم م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیل کی قیمتیں گرنا شروع ہوئیں تو فضائی کرایے کم نہ کیے گئے جس سے پی آئی اے کو بھاری منافع حاصل ہوا (دیکھئے شکل 7.23)۔

2008ء کے دوران مسافروں کی تعداد بڑھنے اور بار برداری معاوضوں دونوں کی وجہ سے پی آئی اے کو ریکارڈ آمدنی ہوئی (دیکھئے جدول 7.17)۔ دستیاب نشستیں (پروازوں/روٹس کی منسوخی/تعلل کی وجہ سے) کم ہونے اور سیٹ (seat) فیکٹر بہتر ہونے سے آمدنی مزید بہتر ہو گئی۔ اس عرصے کے دوران کئی فضائی کمپنیوں نے پاکستان سے اپنی پروازیں بھی کم کر دیں جس کا

²⁶ 2008ء تیل کے نرخوں اور شرح مبادلہ میں زبردست اتار چڑھاؤ کا سال تھا۔ م س 09ء کے آغاز ہی سے تیل کے نرخ 147 ڈالر فی بیرل کی غیر معمولی سطح پر جا پہنچے اور 2008ء کے اختتام پر یہ 40 ڈالر فی بیرل تک گر گئے۔ ڈالر کی شرح مبادلہ م س 08ء میں 62.2 روپے تھی جو م س 09ء کے دوران 79.7 روپے تک جا پہنچی۔

شکل 7.23: خام تیل کے عالمی نرخ



پی آئی اے کی آمدنی پر مثبت اثر ہوا۔ پاکستان سے امارات کے روٹ پر مسافروں کا رخ بڑھ گیا۔ اسی عرصے کے دوران پی آئی اے نے مسافروں کے ساز و سامان پر قدغن لگا دی اور اضافی سامان کی کڑی نگرانی کی، یہ اقدام بھی پی آئی اے کی آمدنی میں مزید اضافے کا باعث بنا۔ اسی طرح پی این ایس کے نفع نقصان کا ششماہی گوشوارہ آمدنی میں 30.3 فیصد اضافہ ظاہر کر رہا ہے جس میں بار برداری کا 16.6 فیصد بڑھا ہوا معاوضہ بھی شامل ہے۔

مالی سال 2009ء میں برآمدی کارگو میں 6.3 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ برس 58.8 فیصد تھی۔ اس کمی کا کچھ تو سبب چاول اور سینٹ وغیرہ کی بڑھتی ہوئی برآمدی وجہ سے خشک کارگو سرجریوں میں اضافہ ہے، دوسرے سمندری کارگو سرجریاں بھی کم ہوئیں۔

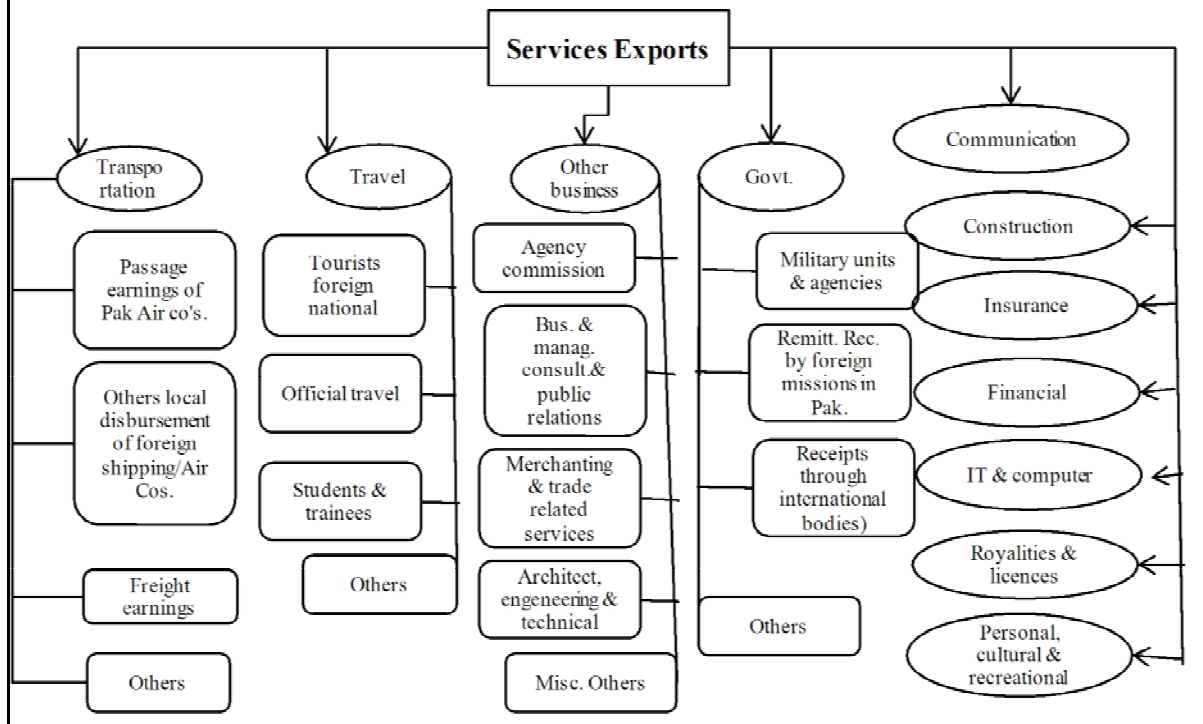
جدول 7.17: پی آئی اے کے حاصل کی بیحد ترکیبی

فصد تبدیلی	2008ء	2007ء	ملین روپے
28.7	79,817	62,002	مسافر
12.6	5,459	4,850	مال بردار
8.2	3,926	3,629	دیگر
26.6	89,202	70,481	کل

ماخذ: پی آئی اے سالانہ رپورٹس

دیگر کاروباری خدمات کا تجزیہ خاصا پیچیدہ امر ہے کیونکہ اس کے ذیلی زمروں میں متنوع اقسام کی خدمات شامل ہیں مثلاً تجارت سے متعلق آپریشنل لیزنگ، قانونی خدمات، اکاؤنٹنگ، آڈٹنگ اور ٹیکس کنسلٹنسی، بزنس اور مینجمنٹ، ایجنسی کمیشن، پروسیڈنگ، ریپیئر فیس اور متفرق وغیرہ (دیکھئے چارٹ 7.1)۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان میں سے متفرق کا حصہ

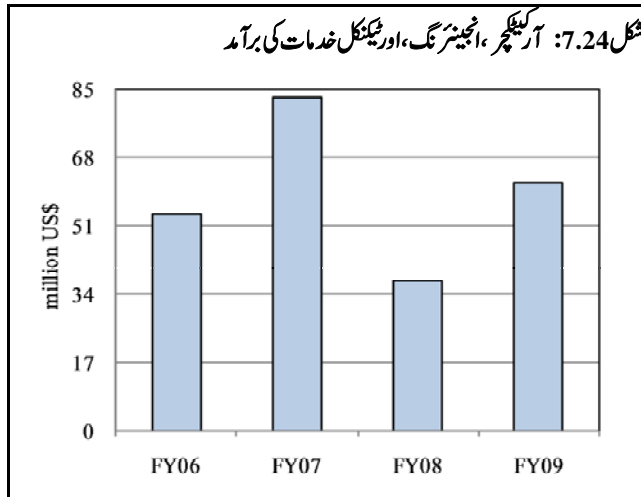
چارٹ 7.1: خدمات کی برآمد



جدول 7.18: دیگر کاروباری خدمات کی برآمد کے اہم زمرے فیصد				
معمو	حصہ	مسم	مسم	مسم
مسم09ء	مسم08ء	مسم09ء	مسم08ء	مسم09ء
3.8	24.4	35.1	35.1	متفرق اور دیگر کاروباری خدمات
7.1	11.1	30.3	29.4	انجینیئرنگ
4.1	76.1	17.4	17.4	کاروبار و انتظام، مشاورت و تعلقات عامہ
66.3	-55.2	13.2	8.3	فن، تھیٹر، انجینئرنگ اور ٹیکنیکل خدمات
-5.1	-17.4	5.6	6.1	تجارتی خدمات
-16.3	-0.4	4.3	5.3	منڈی پر خرید و تحقیق اور رائے عامہ کا پل
-95.4	57,302.5	0.2	5.1	اجارے پر عملے کے بغیر جہازوں کا چارٹر
21.9	-31.6	9.4	8	دیگر
9.6	168.6	-15.4	-14.6	بازا دادائیگی
3.9	-1.9			دیگر کاروباری خدمات

سب سے زیادہ ہے (دیکھئے جدول 7.18)۔ اس کے علاوہ دیگر کاروباری خدمات کی برآمد کے تجزیے کو پیچیدہ تر بنانے میں ری فنڈ کا بھی حصہ ہے جو کہ درآمدات میں وزن، معیار اور قیمت کم ہونے کی وجہ سے پڑنے والے نقصان کی وصولی کو کہتے ہیں۔

مسم09ء کے دوران دیگر کاروباری خدمات کی برآمد میں 3.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ سال 1.9 فیصد کی ہوئی تھی (دیکھئے جدول 7.18)۔ اس نمو کی وجہ بزنس اور مینجمنٹ کنسلٹنسی، انجینیئرنگ، اور آرکیٹیکچر، انجینئرنگ اور ٹیکنیکل خدمات کی برآمدات کی عمدہ کارکردگی ہے۔ ان میں سے آرکیٹیکچر، انجینئرنگ اور ٹیکنیکل خدمات کی کارکردگی خصوصاً قابل تعریف رہی (دیکھئے شکل 7.24)، اس شعبے نے مالی سال 2008ء کی 55.2 فیصد نمو کے مقابلے میں مالی سال 2009ء میں 66.3 فیصد نمو حاصل کی۔ اس ذیلی گروپ میں نموبیس کم ہونے کے اثرات کی عکاسی کرتی ہے۔



تاہم تجارت سے متعلق خدمات، بلا عملہ بحری جہاز چارٹر کرنے کی خدمات، اور اشتہاری مارکیٹ ریسرچ جیسی خدمات کی برآمد کرنے سے مذکورہ بالا ذیلی زمروں کی عمدہ کارکردگی جزوی طور پر زائل ہوئی (دیکھئے جدول 7.18)۔ مالی سال 2009ء میں سب سے بڑی یعنی 95.4 فیصد کی بلا عملہ بحری جہاز چارٹر کرنے کی خدمات²⁷ میں دیکھی گئی جس کی وجہ عالمی کساد بازاری کے باعث مصنوعات کی بین الاقوامی تجارت اور ساتھ ساتھ ان کے بار برداری اخراجات میں ہونے والی زبردستی کی ہے۔

سفری خدمات کی برآمد میں کاروباری اور نجی سفردوئوں شامل ہیں کاروباری سفروں کو تین مزید ذیلی زمروں سرکاری، تجارتی اور دیگر میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، جبکہ نجی سفر صحت، تعلیم اور دیگر مقاصد کی خاطر کیے جاتے ہیں (دیکھئے چارٹ 7.1)۔ سفری خدمات کی برآمد پاکستان کے لیے اس لحاظ سے اہمیت رکھتی ہے کہ مجموعی خدمات کی برآمد میں اس کا حصہ 7 سے 8 فیصد ہے، اور گزشتہ پانچ سال میں اوسطاً 85 فیصد سے زائد برآمد امریکہ کو کی گئی ہے۔

مسم09ء کے دوران سفری خدمات کی برآمد میں 15.9 فیصد کی آئی جبکہ گزشتہ سال 4.7 فیصد کی آئی تھی۔ سفری خدمات میں سب سے بڑا زمرہ غیر ملکی سیاحوں کا ہے جو 90 فیصد پر مشتمل ہے۔ دوران سال سفری خدمات کی برآمد میں کمی کی بڑی وجہ سیاحوں کی آمد 12.8 فیصد کم ہونا ہے، اور پاکستان آنے والے سیاحوں میں کمی کے اسباب بد امنی، بڑے شہروں میں خود کش دھماکے، خصوصاً سیاحوں کی دلچسپی کا مرکز شمالی علاقوں میں دہشت گرد سرگرمیاں اور دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ ہے۔ اس کے علاوہ عالمی کساد بازاری اور ترقی یافتہ ملکوں میں بچتوں پر ملنے والے نفع میں تخفیف بھی سیاحت کی عالمی سرگرمیوں میں کمی کی ایک وجہ ہے۔

پاکستان کی کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی خدمات کی برآمد خوب پھل پھول رہی ہے اور گزشتہ چار سال سے اس برآمد میں اوسطاً 41.3 فیصد کی سال بسال نمو ہوتی رہی ہے۔

²⁷ دیگر کاروباری خدمات کے اس ذیلی زمرے میں مسم09ء کے دوران صرف ایک ملین ڈالر اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ مالی سال 23 ملین ڈالر اضافہ ہوا تھا۔

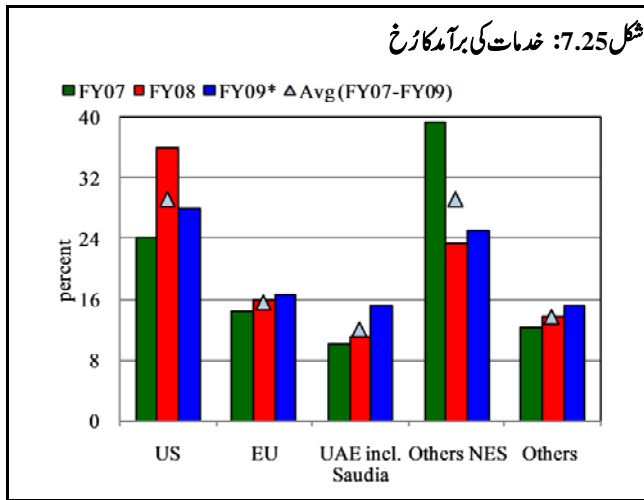
جدول 7.19: کمپیوٹر اور اطلاعی خدمات کی برآمدات فیصد			
	حصہ		
	م 08ء	م 09ء	م 09ء میں نمو
کمپیوٹر سافٹ ویئر کی برآمدات	65.5	65.2	18.8
سافٹ ویئر مشاورتی خدمات	18.5	13.6	-12.5
دیگر کمپیوٹر خدمات	13.8	19.3	66.7
دیگر	2.2	2.0	6.7
کل	100	100	19.4

خدمات کی مجموعی برآمد میں اس زمرے کا حصہ م 09ء کے دوران 4.5 فیصد رہا۔ اس کے اہم ذیلی زمرے سافٹ ویئر کی برآمد اور سافٹ ویئر کنسلٹنسی خدمات کی برآمد ہیں (دیکھئے جدول 7.19)۔²⁸

آئی ٹی خدمات کی عالمی منڈی دس کھرب ڈالر جیسے بڑے حجم کی حامل ہے²⁹ جس میں پاکستانی برآمد کا حصہ بے حد قلیل ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان نے برآمدات کے وسیع امکانات تلاش نہیں کیے ہیں۔ آئی ٹی خدمات کی عالمی برآمد کو دو زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (1) آئی ٹی

خدمات اور سافٹ ویئر برآمد، اور (2) بزنس پروسیس کی آؤٹ سورسنگ (بی پی او)۔ عالمی منڈی کے دس کھرب ڈالر میں سے تقریباً 160 ارب ڈالر آئی ٹی خدمات اور برآمد کے لیے مختص ہیں جبکہ 120 ارب ڈالر بی پی او کو جاتے ہیں جس میں 40 سے 50 فیصد حصہ کال سینٹروں کا ہے۔ اس بڑے حجم میں سے صرف 3.8 فیصد (40 ارب ڈالر) 2006ء میں پاکستان کے حصے میں آیا۔³⁰ ایک اہم بات یہ ہے کہ عالمی کساد بازاری کے پیش نظر کم لاگت والے کاروبار قائم کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے چنانچہ پاکستان کی آئی ٹی کمپنیوں کے لیے عمدہ مواقع موجود ہیں۔

حکومت نے اس شعبے میں زبردست نمو کے امکانات کو دیکھتے ہوئے آئی ٹی کمپنیوں کو کافی مراعات دی ہیں، مثلاً (1) 2016ء تک ٹیکس سے استثنیٰ، (2) کم کرایے پر آئی ٹی پارکس کا قیام، (3) آئی ٹی میں لگنے والے سرمائے کی غیر ملکی ملکیت، اور (4) اس شعبے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری لانے کے لیے منافع کی سو فیصد ترسیل۔³¹ ان اقدامات اور گزشتہ چند برس سے آئی ٹی خدمات کی برآمد میں معقول نمو کی بنا پر حکومت نے اس شعبے کے لیے 2015ء تک 6 ارب ڈالر کا ہدف مقرر کیا ہے۔³²



تنوع کے لحاظ سے پاکستانی خدمات کی برآمد کی صورتحال مصنوعات کی برآمد سے مختلف نہیں ہے۔ مالی سال 2008ء میں پاکستان کی خدمات کی مجموعی برآمد میں سب سے زیادہ یعنی 35.8 فیصد امریکہ کو بھیجی گئیں۔³³ دوسرے نمبر پر ”دیگر این ای ایس“ ہیں³⁴ جن کا حصہ م 08ء میں 23.4 فیصد رہا۔ یورپی یونین کے علاقے کو یہ برآمدات 15 سے 16 فیصد، سعودی عرب اور امارات کو مجموعی طور پر 11 سے 12 فیصد اور سارک رکن ملکوں کو صرف 0.5 سے 0.6 فیصد بھیجی گئیں (دیکھئے شکل 7.25)۔

خدمات کی برآمد کے شعبے میں نمو میں سب سے بڑی رکاوٹ خدمات کی نوعیت سمجھنے کا فقدان ہے۔ پاکستان نے عالمی ادارہ تجارت کے تحت ”جزل

²⁸ اسٹیٹ بینک کال سینٹر کے محاصل کا ڈیٹا آئی ٹی برآمدات کے طور پر نہیں برتا کہ یہ بہت معمولی رقم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ چھوٹے پیمانے کے ایسے سافٹ ویئر ہاؤسز ہیں جن کا کاروبار محض انٹرنیٹ پر چلتا ہے اور ان کے کوئی مستقل کلائنٹ نہیں۔ یہ ہاؤسز خود کو رجسٹر نہیں کراتے کیونکہ اس عمل میں دستاویزی کارروائیاں بہت زیادہ ہیں، یہ ٹیکسوں سے بچنے کے لیے بھی خود کو کاروباری ادارہ ظاہر نہیں کرتے، نیز ان کا کاروبار غیر یقینی نوعیت کا ہوتا ہے کیونکہ انہیں بولی کی بنیاد پر ویب پورٹل سے بزنس ملتا ہے۔

²⁹ ”بیزنگ پوائنٹ“ کے 2006ء کے مطالعے میں آئی ٹی/آئی ای ایس/بی پی او انڈسٹری کا حجم تقریباً 1.045 ٹریلین ڈالر بتایا گیا ہے۔

³⁰ ماخذ: بیزنگ پوائنٹ اسٹڈی۔

³¹ پی ایس ای بی۔

³² ماخذ: ڈی ڈی اے بی۔

³³ مالی سال 08ء تک کا سال بھر کا ڈیٹا دستیاب ہے۔

³⁴ ’این ای ایس‘ یا کسی اور جگہ نمبر مذکور درجہ بندی کی وجہ یا تو چھوٹے مقامات کا اجتماع (گروپنگ) ہے یا پھر وہ مقامات ہیں جو شاید سلامتی کے پیش نظر ظاہر نہیں کیے گئے۔

ایگریمنٹ آن ٹریڈ ان سروسز“ (جی اے ٹی ایس) کی رکنیت لینے کے بعد سے اس شعبے میں استعداد کاری کے لیے نمایاں کوششیں نہیں کی ہیں، بلکہ بد قسمتی سے پاکستان خدمات کی برآمد کے مسائل سے نمٹنے کے لیے خاصے عرصے تک کوئی واسطی بندوبست یا ادارہ بھی نہیں بناسکا۔ تاہم ٹی ڈی اے پی نے صنعتوں کو سہولتیں دے کر خدمات کی برآمد کے شعبے کی ترقی کے لیے حال میں سروسز ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ سیل بنایا ہے جس نے روشن امکانات کے حامل پانچ شعبوں آئی ٹی، مالی، تعمیراتی، طبی اور پیشہ ورانہ خدمات کی نشان دہی کی ہے۔

خدمات کا شعبہ پوری طرح انسانی کاوشوں پر انحصار کرتا ہے چنانچہ پاکستان سے خدمات کی کم برآمد میں معیاری انسانی وسائل کے فقدان کو بھی خاصا دخل ہے۔ ملک کی افرادی قوت پیشہ ور شعبوں، ٹیکنیکل، آئی ٹی، اور طبی خدمات کے معاملے میں مطلوبہ مہارتوں سے لیس نہیں ہے حالانکہ خدمات کی برآمد میں تیز رفتار نمو حاصل کرنے کے لیے یہ مہارتیں لازمی ہیں۔ چنانچہ منڈی کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے طلبہ اور صنعت کے مابین روابط بنانے کی ضرورت ہے۔ برآمد کی تیاری اور اختراعات سازی کی حوصلہ شکنی کرنے والے دیگر عوامل معیار سازی کا فقدان، معیار کی بین الاقوامی تصدیق، اور حقوق دانش کی خلاف ورزی ہیں۔ ان رکاوٹوں کو دور کرنے اور خدمات کی برآمد میں عمدہ نمو حاصل کرنے کے لیے سیاسی عزم درکار ہے۔

آئی ٹی خدمات کو آئی ٹی پارکس کے ذریعے بھی فروغ دیا جاسکتا ہے۔ اس وقت اسلام آباد میں صرف ایک پارک کام کر رہا ہے۔ اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے شعبے میں درست سمت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے کوئی حکمت عملی بھی وضع نہیں کی جاسکی ہے۔ علاوہ ازیں سفری خدمات کی برآمد کا تعلق براہ راست سیاحتی صنعت سے ہے جس کا انحصار سیاسی استحکام اور امن عامہ کی صورت حال پر ہوتا ہے۔

جدول 7.20: خدمات کے منتخب گروپوں کی درآمدات				
	م 09ء	م 08ء	م 09ء	م 08ء
	حصہ	مطلق رقم (ملین امریکی ڈالر)	م 09ء	م 08ء
نقل و حمل	48.5	3,785	-6.8	3,527
سفر	13.7	1,578	-36.8	997
مواصلات	2.0	107	34.6	144
تعمیر	1.1	56	44.6	81
بیمہ	1.7	152	-16.4	127
مالی	2.3	184	-8.7	168
اطلاعاتی ٹیکنالوجی	1.7	129	-5.4	122
رائلٹیز وغیرہ	1.3	130	-28.5	93
دیگر کاروبار	22.5	3,434	-52.4	1,635
حکومت	5.2	491	-22.6	380
کل درآمدی خدمات	100	10,046	-27.6	7,274

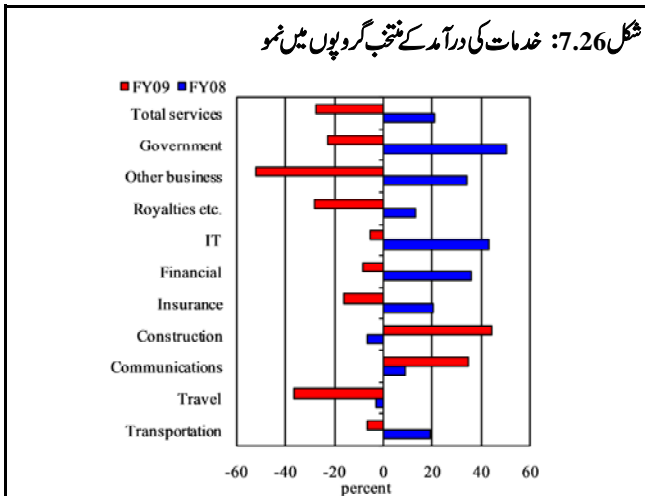
تاہم خدمات کے شعبے کی اہمیت کو رفتہ رفتہ تسلیم کیا جا رہا ہے اور اس شعبے میں اتنے روشن امکانات ہیں کہ یہ پاکستانی برآمدات میں ٹیکنیکل شعبے کی بالادستی کو چیلنج کر کے اس کی جگہ لے سکتا ہے۔ خدمات کی برآمد کے شعبے کو سازگار ماحول اور مراعات فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے، تاہم بہت کچھ نئی شعبے پر منحصر ہے جسے اس تیزی سے نمو پاتے شعبے میں موجود مواقع کو استعمال کرنا چاہیے۔

7.3.2 خدمات کی درآمد

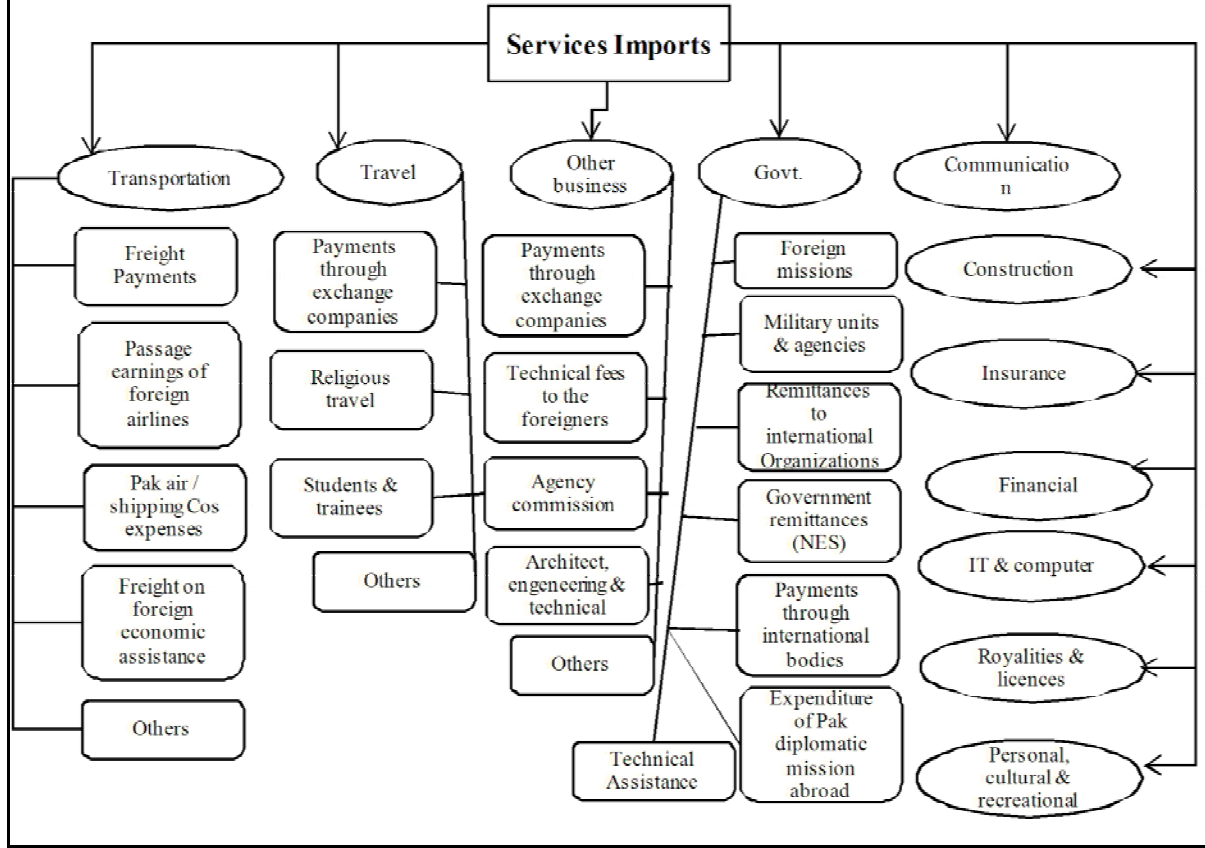
پاکستان میں خدمات کی اہم درآمدات ٹرانسپورٹ، سفری سہولتیں، سرکاری اور دیگر کاروباری خدمات ہیں جو خدمات کی مجموعی درآمد میں تقریباً 90 فیصد کی مالک ہیں (دیکھئے چارٹ 7.2 اور جدول 7.20)۔ خدمات کی درآمد گزشتہ پانچ سال اوسطاً 31.5 فیصد نمو حاصل کرنے کے بعد م 09ء میں 27.6 فیصد کم ہوگئی۔

خدمات کی درآمد میں یہ کمی وسیع البنیاد تھی (دیکھئے شکل 7.26)۔ درآمد کے تمام شعبوں میں، ماسوائے تعمیرات اور مواصلات (خدمات کی مجموعی درآمد میں جن کا حصہ بہت تھوڑا ہے) تمام گروپوں کی درآمد دوران سال کم ہوئی جبکہ گزشتہ برس وسیع البنیاد نمو حاصل ہوئی تھی۔

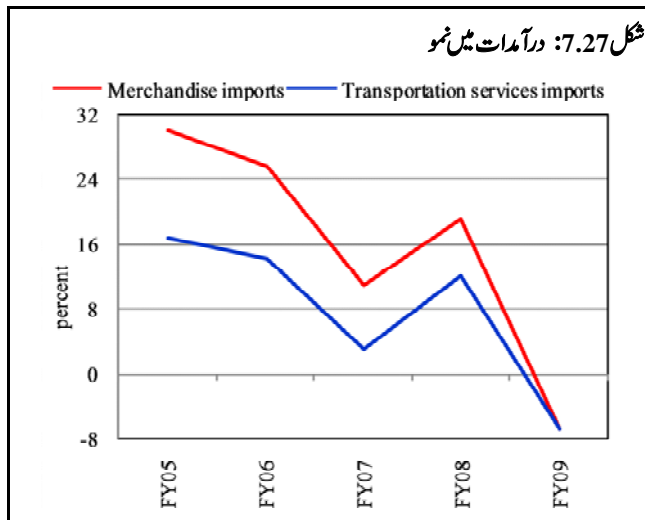
ٹرانسپورٹ خدمات کی درآمد کا حصہ خدمات کی مجموعی درآمد میں سب سے بڑا



چارٹ 7.2: خدمات کی درآمد

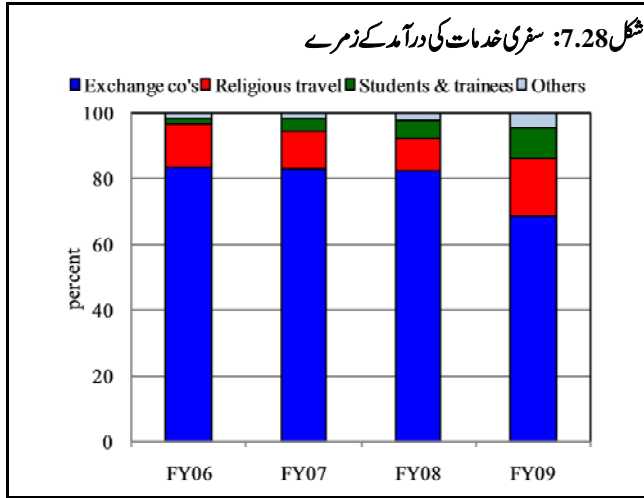


ہے۔ مصنوعات کی درآمد پر عائد بار برداری کے اخراجات ٹرانسپورٹ خدمات کی درآمد کی عکاسی کرتے ہیں، چنانچہ مصنوعات اور اشیائے صرف کی درآمد جتنی زیادہ ہوگی ٹرانسپورٹ خدمات کی درآمد بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی (دیکھئے شکل 7.27)۔ یہ بات دونوں متغیرہ قدروں کے مابین مثبت اور بہت بلند (0.96) ربط سے بھی ظاہر ہے۔



میں 09ء کے دوران ٹرانسپورٹ خدمات کی درآمد گذشتہ برس کی 19.1 فیصد مستحکم نمو کے مقابلے میں 6.1 فیصد کم ہو گئی جس کی بڑی وجہ م س 09ء کے دوران مصنوعات کی درآمد کم ہونا ہے۔ ٹرانسپورٹ خدمات میں بار برداری اخراجات کے بعد اہم ذیلی زمرے غیر ملکی ایئر لائنوں کی گذرگاہ سے آمدنی اور پاکستانی فضائی / بحری کمپنیوں کے اخراجات ہیں۔ امن عامہ کی خراب صورتحال کے باعث بعض غیر ملکی فضائی کمپنیوں برٹش ایئر ویز، ایئر فرانس اور رائل ڈچ ایئر لائن (کے ایل ایم) وغیرہ نے پاکستان میں اپنی سرگرمیاں معطل کر دی تھیں چنانچہ غیر ملکی ایئر لائنوں کی گذرگاہ سے آمدنی میں تخفیف ہو گئی۔

سفری خدمات کی درآمد میں بھی م س 09ء کے دوران 36.8 فیصد کمی دیکھی گئی



جبکہ م س 08ء میں 2.9 فیصد کی ہوئی تھی۔ سفری مقاصد کے لیے مبادلہ کمپنیوں سے غیر ملکی کرنسی کی خریداری ایک اہم ذیلی زمرہ ہے۔ مبادلہ کمپنیوں سے کسی بھی خریداری کا اندراج متعلقہ فارم میں بطور ”سفری مقاصد کے لیے“ کیا جاتا ہے کیونکہ لین دین کے ریکارڈ کے لیے اسٹیٹ بینک کو بھیجے جانے والے اس فارم میں مزید تفصیل نہیں ہوتی۔ جب اسٹیٹ بینک نے م س 09ء کے دوران زر مبادلہ منڈی کے استحکام کے لیے ضوابط نافذ کیے اور ایک بڑی مبادلہ کمپنی کے خلاف کارروائی کی تو اس زمرے کی درآمد میں کمی آگئی۔ چنانچہ سفری خدمات کی درآمد میں مبادلہ کمپنیوں کا حصہ م س 09ء کے دوران گر کر 68.7 فیصد رہ گیا جو کہ گزشتہ سال 81.5 فیصد تھا (دیکھئے شکل 7.28)۔

دوسری طرف م س 09ء میں مذہبی مقاصد یعنی حج کے لیے سفر میں 5.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس 8.6 فیصد کی آئی تھی۔ چنانچہ سفری خدمات کی مجموعی درآمد میں مذہبی مقاصد کے لیے سفر کا حصہ 10.3 فیصد سے بڑھ کر 17.3 فیصد ہو گیا۔ اس نمونہ کی بنیادی وجہ (الف) کراچیوں میں اضافہ، (ب) قیام کے اخراجات میں اضافہ، اور شاید (ج) حاجیوں کی تعداد میں اضافہ ہے۔³⁵

دیگر کاروباری خدمات کی درآمد کی طرح دیگر کاروباری خدمات کی درآمد بھی بہت سی مختلف اقسام کی خدمات پر مشتمل ہے۔ م س 09ء کے دوران اس زمرے میں 52.4 فیصد کی آئی جبکہ گزشتہ برس 34.2 فیصد نمونہ ہوئی تھی۔ اس کی اہم وجہ مبادلہ کمپنیوں کے توسط سے ہونے والی کم ادائیگیاں ہیں جن میں م س 09ء کے دوران 78.2 فیصد کی آئی، چنانچہ کاروباری خدمات میں ان کمپنیوں کا حصہ م س 09ء میں گر کر 32.5 فیصد رہ گیا جو کہ م س 08ء کے دوران 72.9 فیصد تھا۔ اسٹیٹ بینک کی طرف سے بازار مبادلہ کے استحکام کے لیے ضوابط کے نفاذ اور ایک بڑی مبادلہ کمپنی کے خلاف کارروائی کی وجہ سے اس زمرے کی درآمد کم ہو گئی۔³⁶

یہ بات دلچسپ ہے کہ پاکستان زیادہ تر انہی ملکوں سے خدمات درآمد کرتا ہے جنہیں اس کی خدمات برآمد کی جاتی ہیں۔ خدمات کی درآمد میں پاکستان کے بڑے شراکت دار امریکہ، یورپی یونین، عرب امارات اور چین ہیں۔ اس طرح پاکستان 50 فیصد خدمات کی درآمد ان چار ملکوں سے کرتا ہے۔

7.4 شرح مبادلہ

م س 08ء کے دوران روپے کی قدر میں کمی کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ م س 09ء کے ابتدائی چار مہینوں میں تیز ہو گیا جبکہ پاکستان کے معاشی مبادیات کمزور ہوتے رہے۔ چنانچہ پورے م س 08ء میں روپے کی قدر میں 11.5 فیصد کمی آئی تھی جبکہ م س 09ء کے ابتدائی صرف چار ماہ میں (جولائی تا اکتوبر 08ء) روپے کی قدر مزید 16.3 فیصد گر گئی۔

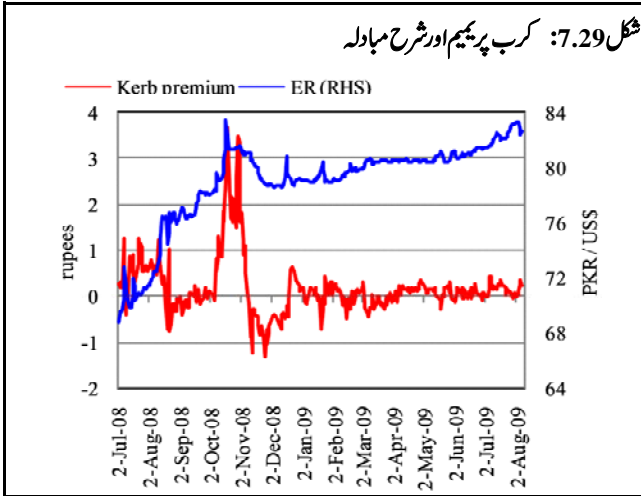
اس عرصے کے دوران روپے کی قدر میں کمی کا سلسلہ بدتر ہوتے ہوئے بین الاقوامی مالی بحران کی وجہ سے بھی مزید زور پکڑ گیا۔ اس بحران سے پاکستان سرمائے اور مالی حسابات کی فاضل رقم سے محروم ہو گیا، نیز وہ سرمائے کی بین الاقوامی منڈیوں سے استفادے کے قابل بھی نہ رہا (پاکستان ایک اور ریاستی بانڈ جاری نہ کر سکتا تھا چنانچہ اسے نجکاری کے طے شدہ سودے ملتوی کرنے پڑے)۔ ملکی زر مبادلہ کے ذخائر میں تیزی سے کمی نے ملکی کرنسی پر اعتماد شدید مجروح کیا جو زر مبادلہ کے قرضوں کی قبل از عرصیت واپسی، مزید کمی کی روک تھام کے لیے کوششوں، اور ممکنہ طور پر سٹاپ بانڈ سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کا سبب بنا۔ ان تمام تبدیلیوں کی عکاسی زر مبادلہ kerb (غیر رسمی) منڈی کے پریمیم میں تیز رفتار اضافے سے ہوئی جو اکتوبر 2008ء میں بلند ترین تھا (دیکھئے شکل 7.29)۔³⁷

³⁵ 2008ء میں حاجیوں کی تعداد میں 5 ہزار سے زائد اضافہ ہوا۔ فضائی کرایے 15 فیصد اور اقتصادی اخراجات 200 سعودی ریال بڑھائے گئے۔

³⁶ اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں کو ہدایت کی ہے کہ 50 ہزار ڈالر اور اس سے زائد (یا اس کے مساوی کرنسی) لین دین کی یومیہ اطلاع دیں جس میں بھیجے والے، وصول کرنے والے کی مکمل تفصیلات اور اس ترسیل کا مقصد بیان کیا گیا ہو۔ دیکھئے ایف ای سرکولر 6، جولائی 2008ء اور دیگر مثلاً ایف ای سرکولر 4 اور 10 برائے 2008ء، اور ایف ای سرکولر 1 برائے 2009ء۔

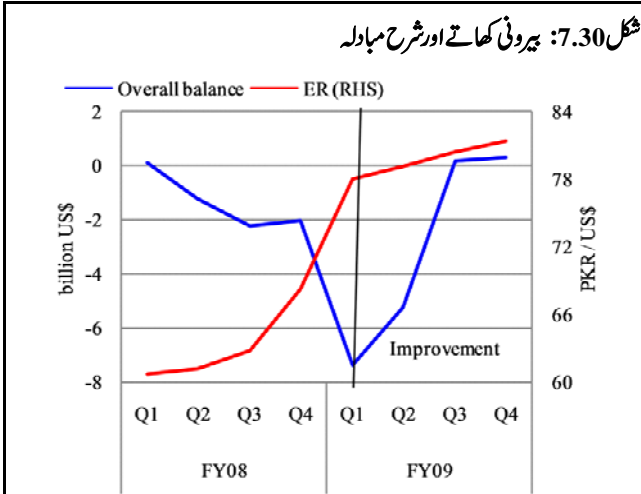
³⁷ اکتوبر 08ء کے دوران kerb پریمیم 4 روپے فی ڈالر بڑھا۔

شکل 7.29: کرب پریمیم اور شرح مبادلہ



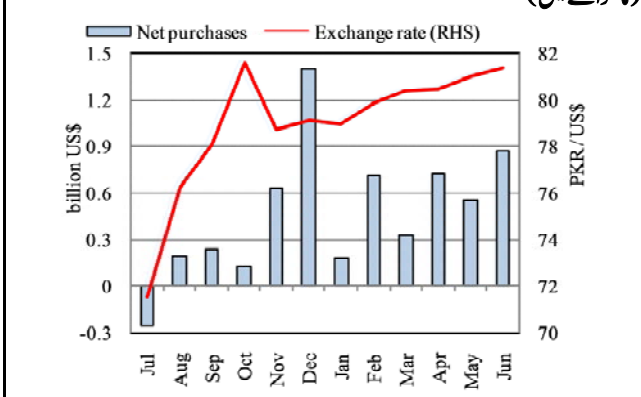
تاہم نومبر 2008ء اور اس کے بعد صورتحال اس وقت خاصی بہتر ہو گئی (دیکھئے شکل 7.30) جب پاکستان نے آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی اربنمنٹ کے تعاون سے اقتصادی استحکام پروگرام پر عمل درآمد کیا۔ اس سے گو معمولی بہتری آئی لیکن تیزی سے آئی چنانچہ نومبر سے جون مالی سال 2009ء کے دوران روپے کی قدر میں 0.3 فیصد اضافہ ہوا۔ نتیجتاً کثیر جہتی اور دو طرفہ قرضوں کی آمد بہتر ہونے سے زرمبادلہ کے ذخائر مستحکم اور اعتماد بحال ہوا۔ کارکنوں کی ترسیلات میں مسلسل مستحکم اضافے اور مبادلہ کمپنیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف کارروائی سے بھی اعتماد کی بحالی میں اضافہ ہوا چنانچہ زرمبادلہ کی ملکی منڈیوں میں رقوم کی آمد معمول پر آ گئی اور اسٹیٹ بینک نے تیل کی ادائیگیوں کے لیے منڈی کو سیالیت کی فراہمی بتدریج کم کر دی۔

شکل 7.30: بیرونی کھاتے اور شرح مبادلہ



بازار مبادلہ میں رقوم کی معمول پر بحالی کی ایک وجہ اقتصادی استحکام پروگرام کے نتیجے میں بیرونی خساروں میں تیز رفتار کمی بھی تھی نیز اجناس کے عالمی نرخوں میں بھی اسی وقت کمی دیکھی گئی۔ ان تبدیلیوں کا اثر یہ ہوا کہ روپیہ اس وقت بھی نسبتاً مستحکم رہا جب اسٹیٹ بینک نے فروری 2009ء میں فرنس آئل کی درآمد کے لیے مبادلہ سیالیت کی فراہمی بند کر دی اور زرمبادلہ ذخائر جمع کرنے کی غرض سے منڈی سے خالص خریداری کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا (دیکھئے شکل 7.31)۔ روپے کی قدر میں استحکام کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ 8 ماہ کے دوران اس میں 0.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ پورا ایک سال اس کی قدر گرتی رہی تھی۔ زرمبادلہ کی ملکی منڈی میں تبدیل ہوتے ہوئے رجحانات کی عکاسی اسٹیٹ بینک کے تیار کردہ ”ایکس چینج پریشر انڈیکس“ سے ہوتی ہے (دیکھئے باکس 7.8)۔

شکل 7.31: مالی سال 2009ء: بین الینک سے اسٹیٹ بینک کی خالص خریداریاں (ماسوائے تیل)



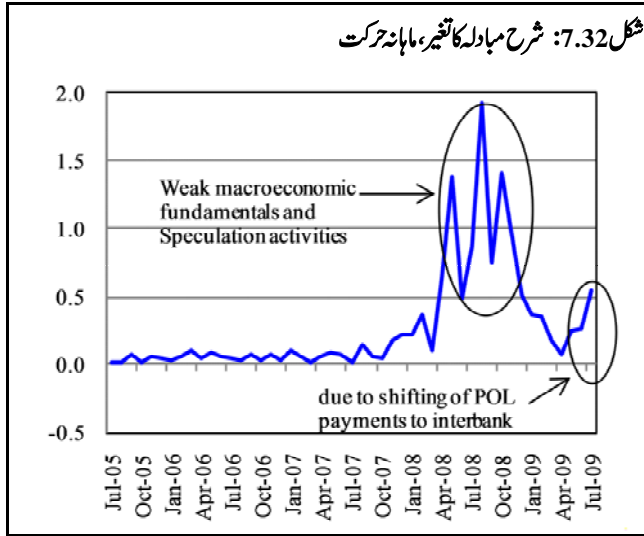
تاہم دیگر پیٹرولیم مصنوعات کی بقیہ درآمدی ادائیگیاں اگست 09ء³⁸ کے بعد سے منتقل کرنے کے اسٹیٹ بینک کے فیصلے سے زرمبادلہ منڈی زیادہ متغیر ہو گئی ہے (دیکھئے شکل 7.32)۔ علاوہ ازیں خالص بیرونی اثاثوں کا ہدف پورا کرنے کی غرض سے اسٹیٹ بینک کی طرف سے خاصی زائد خالص خریداری سے بھی شرح مبادلہ پر معمولی دباؤ پڑا ہے۔

نامیہ مؤثر شرح مبادلہ

پاکستان کی نامیہ مؤثر شرح مبادلہ مالی سال 2009ء میں 12 فیصد کم ہو گئی، گذشتہ برس کی 15.7 فیصد رہی تھی۔ حالیہ کمی کا سبب تجارتی شرکا (سوائے کوریا اور میکسیکو کیونکہ ان کے ساتھ تجارت کا حجم بہت معمولی ہے) کی کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی

³⁸ دیکھئے ایف ای سرگرنمبر 15، 3 جولائی 09ء۔

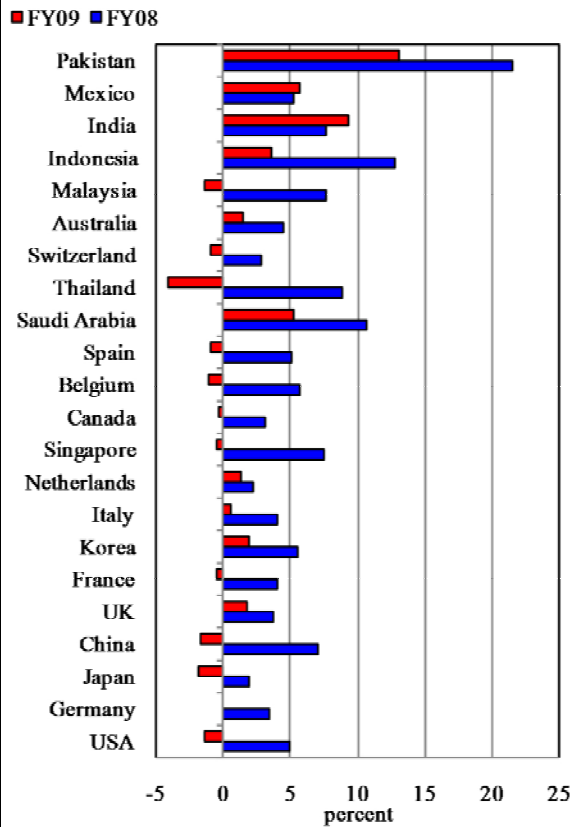
شکل 7.32: شرح مبادلہ کا تغیر، ماہانہ حرکت



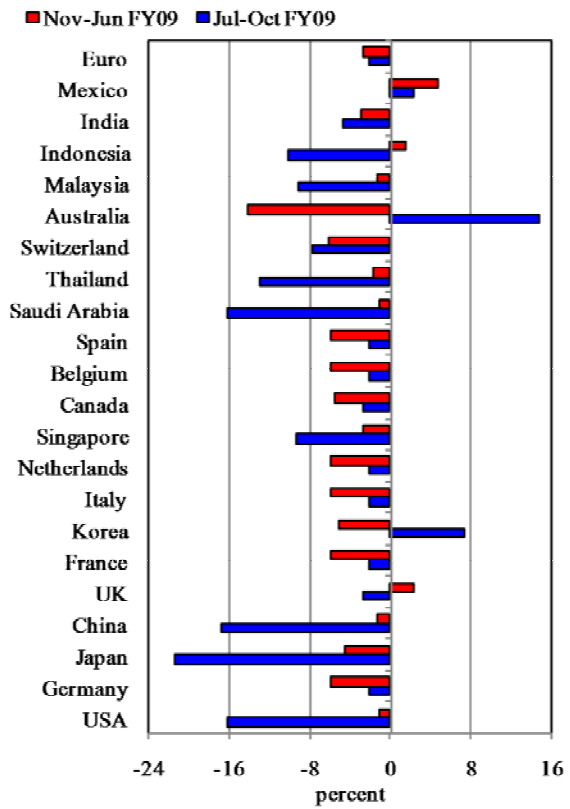
قدر میں ہونے والی کمی ہے۔ پاکستانی روپے کو زیادہ بڑے دھچکے مالی سال کے ابتدائی چار ماہ میں لگے جب بڑے تجارتی شرکا امریکہ، برطانیہ، چین، جاپان، سعودی عرب وغیرہ کی کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر گر گئی (دیکھئے شکل 7.33 الف)۔ تاہم پاکستان کے ساتھ 38 فیصد تجارتی حجم کے حامل یوروزون، ملائیشیا، تھائی لینڈ وغیرہ کی کرنسیاں مالی سال 2009ء نومبر تا جون زیادہ تیزی سے کمزور ہوئیں (جب عالمی کساد بازاری نے ان ملکوں کی برآمدات گھٹا دیں) تو ان کے مقابلے میں روپے کی قدر گرنے کا سلسلہ اس عرصے کے دوران کسی حد تک رک گیا۔

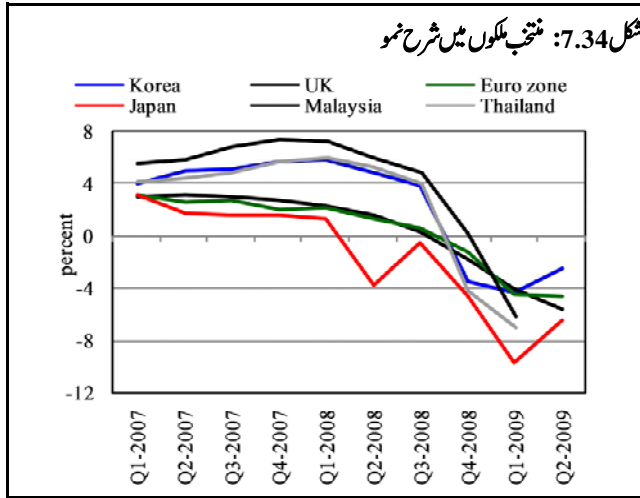
دیگر کرنسیوں کی قدر پاکستانی روپے کے مقابلے میں گرنے کی وجہ ان ملکوں میں سال کی دوسری ششماہی میں اقتصادی سرگرمیوں کی ست روی یا کمی ہے (دیکھئے شکل 7.34)۔ جولائی تا اکتوبر 2009ء کے دوران تجارتی خسارہ

شکل 7.33 (ب): اہم تجارتی شریک ملکوں میں صارف اشاریہ قیمت



شکل 7.33 (الف): باسکٹ کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں اضافہ/کمی





بڑھتا رہا اور رقوم کی آمد کم رہی چنانچہ نامیہ مؤثر شرح مبادلہ اس عرصے میں زیادہ تیزی سے گری جبکہ مالی سال کے نو مہر تا جون عرصے میں رقوم کی مسلسل آمد کے باعث ایسا نہیں ہوا۔

نسبتی اشاریہ قیمت

مالی سال 2009ء کے دوران پاکستان میں اوسط گرانٹی غیر معمولی طور پر بلند رہی جبکہ اس کے بڑے تجارتی شریک ملکوں میں گرانٹی کمزور پڑی (یعنی گرانٹی یا تو 10 فیصد سے بھی کم ہو کر یک ہندسی ہو گئی یا پھر وہاں ارزانی آئی) (دیکھئے شکل 7.33 ب)۔ چنانچہ مالی سال کے دوران نامیہ مؤثر شرح مبادلہ 13.4 فیصد بڑھ گئی جو کہ گذشتہ مالی سال 15.9 فیصد تھی۔ نامیہ مؤثر شرح مبادلہ کی طرح نسبی اشاریہ قیمت میں بھی م س 09ء کے ابتدائی چار ماہ کے مقابلے میں بقیہ عرصے کے دوران بہتری آئی۔

باس 7.8: پاکستان کا بازار زر کے دباؤ کا اشاریہ

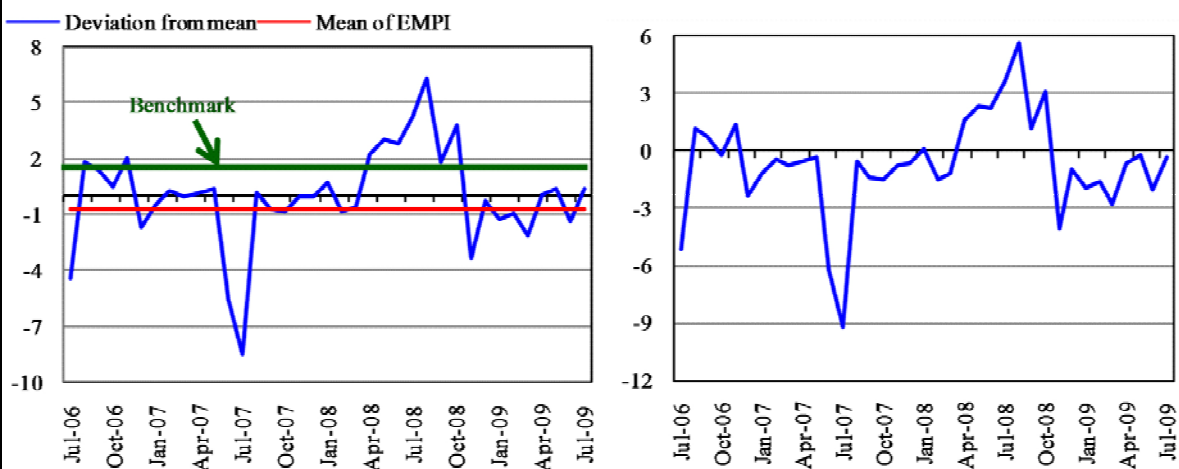
شرح مبادلہ، زر مبادلہ کے ذخائر، اور شرح سود میں رد و بدل کی بیوزن اوسط کو بازار زر کے دباؤ کا اشاریہ (ای ایم پی) کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل فارمولے کے ذریعے زر مبادلہ کا دباؤ ناپا جاتا ہے:

$$EMPI = \frac{\Delta e}{e_t} - \frac{\sigma_e}{\sigma_r} \frac{\Delta r}{r} + \frac{\sigma_e}{\sigma_{int}} \Delta_{int} \quad (1)$$

جس میں EMPI بازار زر کے دباؤ کا اشاریہ ہے، e_t عرصے میں ظاہر ہوا، Δe فی ڈالر کرنسی اکائی ہے جو عرصے میں رہی، σ_e شرح مبادلہ میں رد و بدل کی شرح کا معیاری انحراف ہے، r_t زر مبادلہ کے خام ذخائر جو عرصے میں رہے، Δr نامیہ شرح سود جو عرصے میں رہی، σ_r ذخائر میں رد و بدل کی شرح کا معیاری انحراف ہے، Δ_{int} شرح سود میں تبدیلی کا معیاری انحراف ہے۔ قیمت اشاریہ میں اضافے سے ملکی کرنسی پر فروخت کے طاقتور دباؤ کی عکاسی ہوتی ہے، جبکہ برعکس صورت حال کمزور دباؤ کی عکاسی کرتی ہے۔ اس تجربے میں جولائی 06ء سے جولائی 09ء تک کے ماہانہ اعداد و شمار EMPI معلوم کرنے کے لیے استعمال کیے گئے۔ اگر EMPI کی قیمت اوسط EMPI سے دو معیاری انحراف سے زائد ہو جائے تو یہ شدید دباؤ کا عرصہ ہوتا ہے۔

ششماہی ٹی بل رپورٹ کی بنیاد پر معلوم کیا جانے والا بازار مبادلہ دباؤ اشاریہ شکل 7.8.1 میں دکھایا گیا ہے۔ زیر جائزہ عرصے کا بازار مبادلہ دباؤ اشاریہ کی دو سے کی شرح کا خلاصہ جدول 7.8.1 میں ہے۔ دو سے کی شرح ”بازار مبادلہ

شکل 7.8.1: بازار مبادلہ دباؤ اشاریہ برائے پاکستان



جدول 7.8.1: بحرانوں کی تعداد اور اثرات	
جولائی مہ 07 تا جولائی مہ 09	
بحرانوں کی تعداد	8.0
واقعات کی تعداد	37.0
اثرات (فیصد میں)	21.6

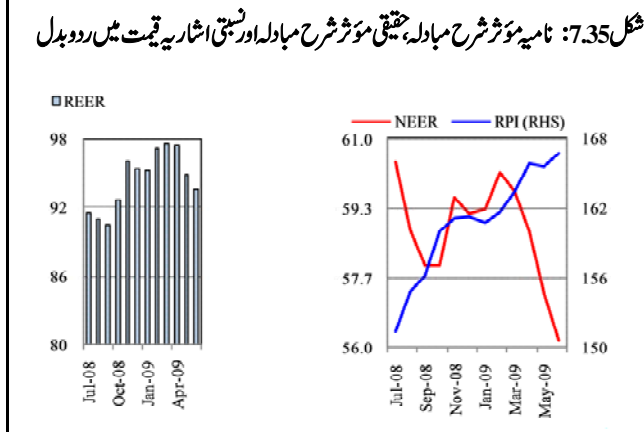
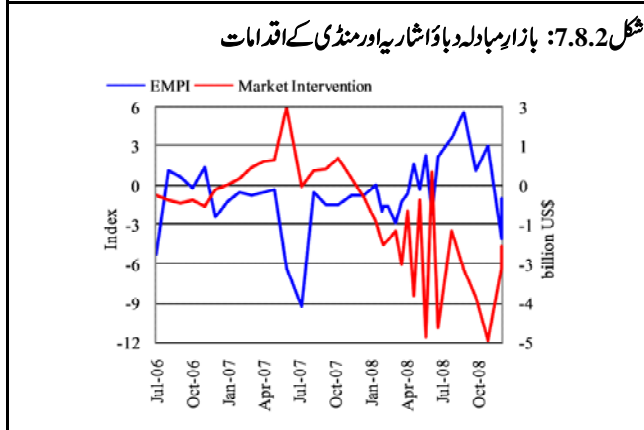
دباؤ اشاریہ، مشاہدات کی مجموعی تعداد کے مقابلے میں شدید دباؤ والے وقفوں کی تعداد کا تناسب ہے۔ جولائی 06ء سے جولائی 09ء کے دوران شدید دباؤ والے آٹھ وقفوں کی نشان دہی کی گئی ہے جس سے وقوعے کی شرح 21.6 فیصد بنتی ہے۔ زیادہ تر بحران مہ 08ء اور مہ 09ء کی آخری سہ ماہی میں آئے۔ اشاریے میں کمی/اضافے پر اسٹیٹ بینک کا رد عمل شکل 7.8.2 میں دکھایا گیا ہے۔

حقیقی مؤثر شرح مبادلہ

مالی سال 2009ء کے دوران نامیہ مؤثر شرح مبادلہ خاصی حد تک گر گئی تاہم اس کے تقریباً تمام مثبت اثرات ملکی گرانٹی بڑھنے سے زائل ہو گئے (دیکھئے شکل 7.35)۔ نتیجتاً حقیقی مؤثر شرح مبادلہ، جسے شرح مبادلہ پالیسی کی جانچ کے لیے اکثر یوں استعمال کیا جاتا ہے کہ یہ تجارتی شرکا کے مقابلے میں ملک کی برآمدی مسابقت کی عکاس ہوتی ہے، مالی سال کے دوران صرف 0.3 فیصد کم ہوئی جبکہ گزشتہ سال 2.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔

7.5 زرمبادلہ کے ذخائر

مہ 09ء کے ابتدائی مہینوں میں پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر اتنی تیزی سے کم ہوئے کہ وہ گزشتہ مالی سال کے خاتمے پر 11.4 ارب ڈالر تھے اور اکتوبر مہ 09ء کے ختم ہوتے ہوئے وہ 6.8 ارب ڈالر رہ گئے جس سے دوران عرصہ بنیادی اقتصادی اظہاریوں میں مسلسل کمزوری کی عکاسی ہوتی ہے۔ تاہم بعد میں اقتصادی استحکام کے پروگرام پر عمل شروع کیا گیا اور توازن ادائیگی میں آئی ایم ایف نے تعاون کیا چنانچہ یہ ذخائر کسی حد تک بحال ہو گئے۔ نومبر مہ 09ء کے بعد سے ان ذخائر میں، ماسوائے فروری 09ء، ہر ماہ مسلسل اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 7.36)۔ ملکی ذخائر مہ 09ء کے اختتام پر مجموعی طور پر 12.4 ارب ڈالر تھے (دیکھئے جدول 7.21)۔



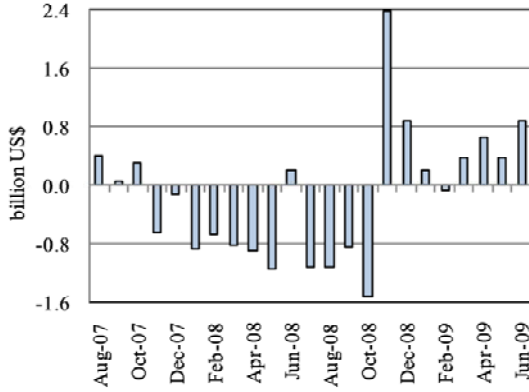
جدول 7.21: زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر۔ سہ ماہی جائزہ (مہ 09ء)				
(ملین امریکی ڈالر)				
مطلق تبدیلی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی
-3101	1731	509	1890	
-5718	-4503	-2619	-2885	
1880	1760	2018	2153	
1114	1213	715	680	
644	3278	667	1766	
205	882	976	-203	
-500	-737	-299	-419	
-63	-26	-563	-26	
				ماخذ: شعبہ ملکی بازار روزی انتظام

پورے مالی سال کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں کمی پیشی ملک کے مجموعی ذخائر میں ہونے والی تبدیلیوں پر اثر انداز ہوتی رہی (دیکھئے شکل 7.37)۔ اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں کمی اس کی طرف سے تیل کی ادائیگیوں میں (92 ارب ڈالر) تعاون اور یورو بانڈ کی (500 ملین ڈالر) ادائیگیوں کی وجہ سے آئی۔ تاہم آئی ایم ایف سے 39 ارب ڈالر، ایشیائی بینک سے 15 ارب ڈالر، اسلامی ترقیاتی بینک سے 708 ملین ڈالر اور لاجسٹک سپورٹ سے ملنے والے 193 ملین ڈالر نے زرمبادلہ ذخائر بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

اس کے برخلاف DMB کے ذخائر میں تیزی سے اتار چڑھاؤ نہیں دیکھا گیا، ان میں مہ 09ء کے دوران صرف 485.3 ملین ڈالر اضافہ ہوا اور وہ

³⁹ فروری 04ء میں جاری کیے گئے یورو بانڈ کی 500 ملین ڈالر ادائیگی مالی سال 09ء میں واجب الادا تھی۔

شکل 7.36: پاکستان کے مجموعی زرمبادلہ ذخائر میں ماہانہ تبدیلی



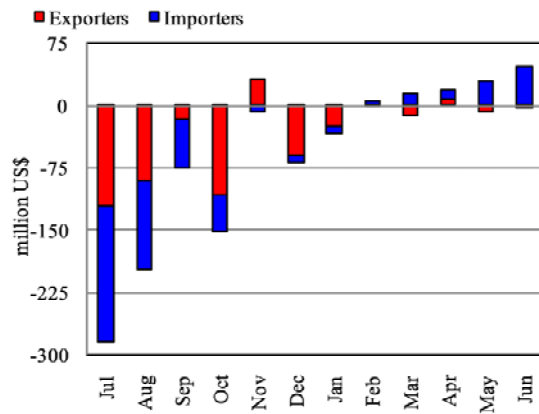
3.2 سے 3.5 ارب ڈالر کے درمیان رہے (دیکھئے شکل 7.37)۔ DMB کے ذخائر بیرونی حسابات کی بدتر حالت کے باوجود س 09ء کے ابتدائی مہینوں میں بھی کم نہ ہوئے جس کا سبب اسٹیٹ بینک کی طرف سے (تیل کی ادائیگیوں کے لیے مبادلہ سیالیت کی صورت میں) منڈی کی مسلسل معاونت اور ایف ای 25 قرضوں کی ادائیگی تھا (دیکھئے شکل 7.38)۔ تاہم فروری 09ء کے بعد ایف ای-25 قرضوں میں خاصے اضافے، اور ترسیلات اور قرضوں کی آمد کے باعث جب اسٹیٹ بینک نے فرنس آئل کی درآمد میں تعاون واپس لے لیا تب بھی شرح مبادلہ پر کوئی نمایاں اثر نہیں پڑا (دیکھئے شکل 7.39)۔

یاد رہے کہ اسٹیٹ بینک نے ڈیزل اور دیگر صاف شدہ مصنوعات کی درآمد پر ادائیگیاں بھی یکم اگست 2009ء سے بین الینک منڈی کو منتقل کر دی ہیں⁴⁰ تاہم خام تیل کی درآمد کے لیے وہ بینکوں کو زرمبادلہ فراہم کرتا رہے گا (دیکھئے شکل 7.39)۔

موزونیت سرمایہ

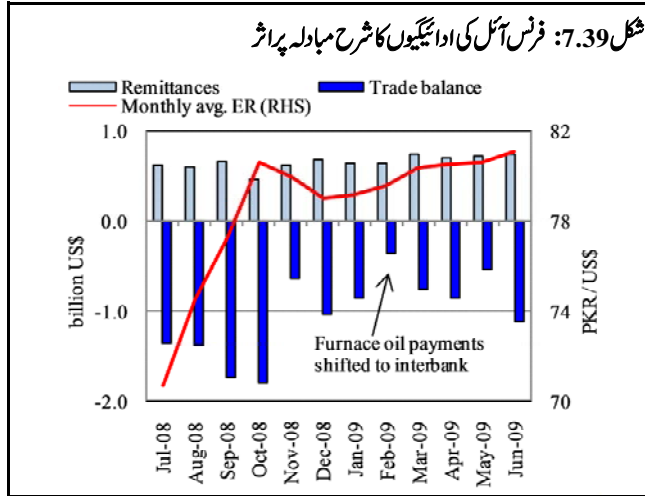
ملک کے مالی استحکام کی عکاسی موزونیت سرمایہ سے ہوتی ہے جس کی پیمائش کے لیے کتابوں میں مختلف طریقے دیے گئے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر طریقے نسبتوں کی شکل میں ہیں جیسے ذخائر بہ نسبت درآمدات، ذخائر بہ نسبت بیرونی قرضہ و واجبات وغیرہ (دیکھئے جدول 7.20)۔ منڈی میں سیالیت برقرار رکھنے اور اندرونی و بیرونی دھچک برداشت کرنے میں ذخائر کی بہت اہمیت ہے خصوصاً اُن حالات میں جب قرضوں کا حصول مشکل ہو یا پھر قرضے بے حد مہنگے ہوں۔ زرمبادلہ کے ذخائر سرمایہ کاروں کو یہ اعتماد بھی بخشتے ہیں کہ مرکزی بینک بیرونی واجبات کی بروقت ادائیگی کے قابل ہے۔

شکل 7.38: م س 09ء کے دوران زرمبادلہ کی مجموعی قرض گاری



ان میں سب سے زیادہ عام استعمال کا طریقہ درآمدات کا احاطہ کرنے کی نسبت ہے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زرمبادلہ کے ذخائر کسی ملک کی درآمدات کی کتنے عرصے تک ماکاہری کر سکتے ہیں۔ یہ نسبت مالی سال 2009ء میں 20.3 ہفتے تک جانچنی جو کہ گزشتہ برس کی نسبت سے خاصی بلند ہے۔ دوران مالی سال آنے والی بہتری کی اہم وجوہات تیل کے نرخوں میں خاصی کمی اور معیشت میں سست روی کے ساتھ ساتھ زرمبادلہ ذخائر میں 8.4 فیصد اضافہ اور درآمدات میں معقول کمی تھیں۔ قوم پرستی اظہار لیے بھی، جو غیر ملکی باشندوں کی طرف سے سرمائے کی ممکنہ ترسیل پر معیشت کی قوت برداشت ناپتے ہیں، گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں مالی سال 2009ء میں بہتر ہو گئے جس کا سبب دوران سال زری مجموعوں میں ہونے والی کمی ہے (دیکھئے جدول 7.22)۔

⁴⁰ ایف ای سرکولر نمبر 15، 3 جولائی 09ء۔



زرمبادلہ کے ذخائر کی قلیل مدتی (ایک سال میں واجب الادا) قرضوں اور واجبات سے نسبت بھی ایک اہم پیمانہ ہے جس سے ادائیگیوں کے حوالے سے ملک کی موجودہ ذمہ داریاں معلوم ہوتی ہیں۔ یہ نسبت م س 09ء کے دوران مزید خراب ہوئی (دیکھئے جدول 7.22)۔⁴¹ اسی طرح ذخائر اور بیرونی قرضوں کی باہمی نسبت بھی، م س 09ء میں بیرونی قرضوں میں 14.5 فیصد اضافے کے باعث، مسلسل دوسرے سال کم ہوئی۔

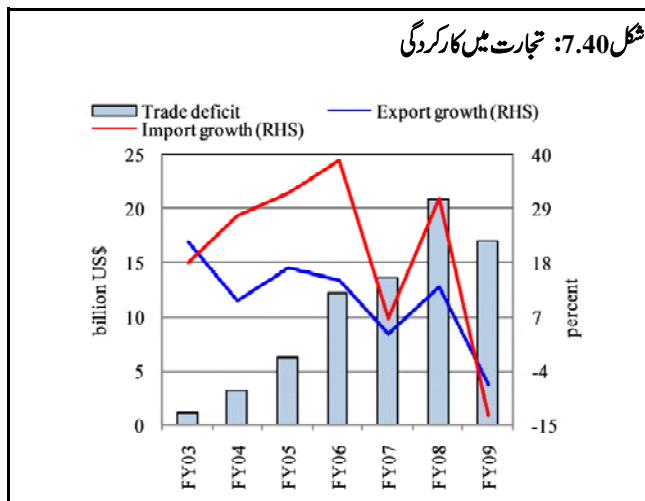
بین الاقوامی اداروں سے رقوم کی آمد اعلیٰ تعلیم، تخفیف غربت، پانی کی فراہمی اور سماجی شعبے کے دیگر منصوبوں کے لیے مختص کی جا چکی ہے۔ مثال کے طور پر ایشیائی بینک نے کنٹری پارٹنرشپ اسٹریٹیجی 09-13ء (سی پی ایس) کے تحت 4.4 ارب

جدول 7.22: موزونیت سرمایہ تاسہات

م س 09ء	م س 08ء	م س 07ء	م س 06ء	م س 05ء	
12,354	11,399	15,646	13,122	12,598	سیال ذخائر (ملین امریکی ڈالر)
20.3	16.8	30.6	27.8	35.0	درآمدات کو رتن (فیصد)
0.24	0.26	0.40	0.37	0.37	ذخائر اور بیرونی قرضے کا تناسب
4.66	4.93	12.77	9.59	8.56	ذخائر اور قلیل مدتی قرض و واجبات کا تناسب*
0.19	0.15	0.23	0.23	0.25	ذخائر اور زرر کا تناسب
0.64	0.48	0.78	0.78	0.82	ذخائر اور زرر بنیاد کا تناسب
7.4	6.9	10.9	10.3	11.5	ذخائر اور بیرونی قرضے کے تناسب

* قلیل مدتی قرضہ جات اور واجبات میں مرکزی بینک کی امانتیں اور بینشل بینک اور بینک آف چانگائی امانتیں شامل ہیں۔

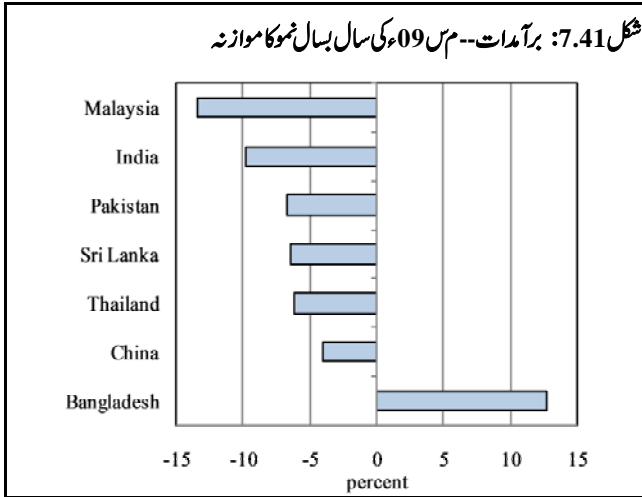
ڈالر توانائی، انفراسٹرکچر، اصلاحات، اور شہری سہولتوں سمیت مختلف منصوبوں کے لیے منظور کیے ہیں۔ عالمی بینک نے سماجی شعبے کے منصوبوں کے لیے 900 ملین ڈالر کی منظوری دی ہے، جبکہ اسلامی بینک نے ہانڈروینٹ کے لیے 137 ملین ڈالر منظور کیے ہیں۔ عالمی مالیاتی فنڈ نے بھی اضافی 3.23 ارب ڈالر کی منظوری دیتے ہوئے پاکستان کے ایشیائی ڈرائنگ رائٹس (ایس ڈی آر) 500 فیصد سے بڑھا کر 700 فیصد کر دیے ہیں جس سے پاکستان کو ملنے والی مجموعی امداد 7.6 ارب ڈالر سے بڑھ کر 11.327 ارب ڈالر ہو گئی ہے۔



7.6 تجارتی کھاتے
م س 09ء کے دوران پاکستان کے تجارتی کھاتے میں نمایاں بہتری آئی۔ دوران سال تجارتی خسارے میں 18.5 فیصد کی سال بسال کمی دیکھی گئی حالانکہ اس عرصے میں برآمدات 6.7 فیصد سال بسال کم ہوئیں۔ خسارے میں تخفیف کا بڑا سبب درآمدات میں 12.9 فیصد کمی تھی جس نے کم برآمدات کے اثرات کو زائل کیا (دیکھئے شکل 7.40)۔ عالمی کساد بازاری اور اجناس کی عالمی قیمتیں گرنے کے پیش نظر ملکی درآمدات اور برآمدی نمو میں کسی حد تک کمی عین متوقع تھی تاہم ان تبدیلیوں کے اثرات کو متعدد مقامی عوامل نے دوچند کر دیا جن کا یہاں ذکر کیا جا رہا ہے (دیکھئے جدول 7.23):

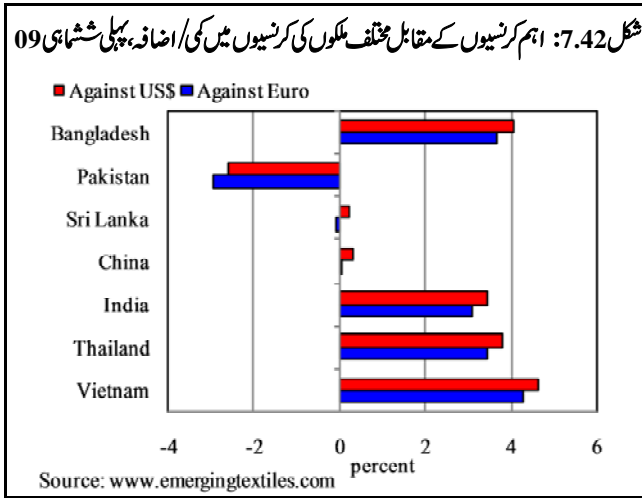
⁴¹ نسبت چھٹی کم ہوگی بحرانوں کی تعداد اتنی ہی زیادہ ہوگی، کیونکہ نسبت بہت اہم پیش گو ہے بالخصوص ان ملکوں میں جہاں سرمایہ منڈیوں تک رسائی غیر یقینی ہے۔

- (1) ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قیمت میں 16.1 فیصد کمی، جس سے برآمدات کو سہارا ملتا ہے روپے میں لاگت بڑھنے کے باعث درآمدات کی حوصلہ شکنی ہوئی۔
- (2) ملکی طلب گھٹانے کے لیے نسبتاً سکتاؤ پر مبنی مالیاتی پالیسی اور سخت زری پالیسی ماس 09ء کے زیادہ تر عرصے میں نافذ رہی۔
- (3) ملکی اور بیرونی مسائل کے سبب ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی۔
- (4) پیٹرولیم مصنوعات کے گروپ میں مالی مجبوریوں جن سے اس گروپ کی درآمد اور برآمد دونوں میں بڑی کمی آئی۔
- (5) ملکی مسائل مثلاً توانائی کا بحران، بد امنی وغیرہ کا شدید تر ہونا۔



چنانچہ ان تمام عوامل کے مشترکہ اثرات ماس 09ء کے دوران برآمد⁴² اور درآمد میں توقع سے زائد کمی لائے اور ماس 03ء سے ان دونوں میں اضافے کا جو رجحان پایا جا رہا تھا اس میں پہلی بار رکاوٹ پڑی (دیکھئے باکس 7.9)۔

مالی سال 2009ء میں برآمدات سال بسال گرنے کا اہم سبب ٹیکسٹائل اور پیٹرولیم گروپ کی برآمدات میں بڑی کمی ہونا تھا۔ بگڑتے ہوئے ملکی حالات کے منفی اثرات کے باوجود مثبت بات یہ ہے کہ ملک کی مجموعی برآمدی کارکردگی خطے کے دیگر ملکوں کے تقریباً ہم پلہ رہی (دیکھئے شکل 7.41)۔ اس کا ایک سبب مالی سال کے دوران چاول کی بین الاقوامی قیمتوں میں سال بسال اضافہ ہے جس کی وجہ سے چاول کی برآمد میں سال بسال کوئی بڑی کمی نہیں آئی۔ دوسرے، ڈالر اور یورو کے مقابلے میں روپے کی قیمت میں بڑی کمی اس وقت ہوئی جب تجارتی حریف ملکوں کی کرنسی مستحکم ہو رہی تھی، اس سے پاکستان کی برآمدات کو دوسروں پر فوقیت پانے کا موقع مل گیا (دیکھئے شکل 7.42)۔ اگر یہ دو اسباب کا فرما نہ ہوتے تو مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات بھی تیزی سے گر چکی ہوتیں۔



درآمدات کی قیمتوں میں کمی اور ملکی طلب کا گھٹنا، درآمدی حجم میں کمی کے اسباب تھے (دیکھئے جدول 7.23)۔ ملک میں زرمبادلہ کی آمد بہت کم ہو چکی تھی چنانچہ ایسے میں درآمدات میں وسیع البہنیا کی خوش آئند تھی۔

تاہم درآمدات میں وسیع البہنیا کی زیادہ عرصہ برقرار رہنے سے اشیاء سازی کے شعبے اور درآمدی صنعتوں کی کارکردگی خراب ہو جاتی ہے، مالی سال کے دوران اس حقیقت کا بھی مشاہدہ کیا گیا۔⁴³ چنانچہ ملک کے تجارتی خسارے کو قابل برداشت حد میں رکھنے کے لیے برآمدی گنجائش بڑھانے اور درآمدات کم رکھنے پر توجہ دی جانی چاہیے یعنی جو اشیاء ملک کے اندر بنائی جاسکتی ہیں ان کے لیے دوسرے ملکوں پر انحصار نہ کیا جائے۔

ملک کی برآمدی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے مختلف شعبوں کے ان مخصوص مسائل کو حل کرنے کی ضرورت ہے جو کارکردگی میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔⁴⁴ توانائی کا بحران جلد حل

⁴² وزارت خزانہ نے ماس 09ء کے لیے برآمدات کا نظریاتی شدہ ہدف مقرر کیا تھا جو پورا نہ کیا جا سکا اور برآمدات 7.8 فیصد کم رہیں۔

⁴³ ماس 09ء کے دوران شعبہ اشیاء سازی میں 3.3 فیصد سال بسال کمی واقع ہوئی۔

⁴⁴ تفصیل کے لیے دیکھئے برآمدات کا سیکشن۔

جدول 7.23: مالی سال 09ء میں درآمدات و برآمدات کی نمونہ کی کے حوالہ قیمتوں کا اثر: ملین امریکی ڈالر، شرح: فیصد			
م 09ء	م 08ء	م 07ء	بیرونی حوالہ
-3.5	19.6	15.8	عالمی درآمدی نمو
-2,050.0	5,283.0	170.8	درآمدی قیمت کا اثر
			اعداد بیرونی حوالہ *
14.3	12.8	10.3	پروڈن اوسط شرح سود
-16.1	-11.5	-0.3	شرح مبادلہ میں تخفیف
-9.5	-2.0	5.7	ٹیکسٹائل برآمدات میں نمو
-3.1	37.0	-0.8	غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں نمو
-0.4	10.7	3.1	درآمدی مقدار اشاریہ سال بسال نمو
-12.8	18.6	6.8	غذائی و پٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں نمو
-12.9	55.9	6.9	غیر غذائی اور غیر پٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں نمو
-12.9	30.9	6.9	سال بسال درآمدی نمو
-6.7	12.2	3.2	سال بسال برآمدی نمو
-18.5	54.2	11.8	تجارتی خسارے میں سال بسال نمو
			*

کر کے، انفراسٹرکچر اور انسانی وسائل کو ترقی دے کر اور خامیوں کو دور کر کے ملک کی برآمدی اہلیت میں مستقل بہتری لائی جاسکتی ہے۔ اسی طرح صارفی مصنوعات، خصوصاً غذائی اشیاء کی درآمد میں روک تھام لانے کی ضرورت ہے۔ زرعی شعبے میں خود انحصاری کے حصول کے لیے وسیع اصلاحات کی جائیں تو امید ہے کہ زرمبادلہ جیسے کیاب وسائل غذائی اشیاء جیسی درآمدات پر ضائع ہونے سے بچائے جاسکیں گے۔

اشیاء سازی اور برآمدات کے شعبوں پر سوچ بچار کے نتیجے میں حکومت ان شعبوں سے تعاون پر آمادہ معلوم ہوتی ہے۔ یہ بات یوں بھی ظاہر ہے کہ اسٹیٹ بینک نے مالی سال کے دوران قرضے کی فراہمی کے لیے متعدد ترغیبات کا اعلان کیا، م 09ء کی چوتھی سہ ماہی سے زری پالیسی نرم کر دی، حکومت نے وفاقی بجٹ برائے مالی سال 2010ء میں مالیاتی تعاون کے وسیع اقدامات کا اعلان کیا، اسٹریٹجک ٹریڈ پالیسی فریم ورک 2009-12ء، اور ٹیکسٹائل پالیسی 2009-14ء کا اعلان کیا گیا۔ پالیسی موقف میں تبدیلی 09ء کے اختتام تک برآمدات کی کسی حد تک بحالی، اور ساتھ ساتھ درآمدات

بڑھنے کا سبب بنے گی۔ علاوہ ازیں، مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تجارتی خسارے میں گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں تیزی سے کمی آئے گی۔⁴⁵

ہاگس 7.9: مالی سال 09ء۔ ساختی تبدیلی سے الگ تھلک ایک سال

اس نیشن میں، م 09ء تا 2009ء عرصے کی درآمدات برآمدات کے عدم استحکام کے اشاریے معلوم کرنے کی غرض سے، نجیب اور طارق (1995ء) کے مطابق، درآمدات برآمدات کے طویل مدتی رجحان سے انحراف کا تخمینہ لگایا گیا ہے تا کہ م 03 تا 08ء درآمدات برآمدات میں ساختی تبدیلی کے شواہد معلوم کیے جائیں۔⁴⁶ اس مقصد کے لیے درج ذیل مساواتیں بنائی گئیں:

$$\log X_t = c + a_1 T + u_t$$

$$\log M_t = c + a_1 T + u_t$$

جس میں X_t برآمدات کی قدر ہے، M_t درآمدات کی قدر، اور T طویل مدتی متغیر رجحان ہے۔ عدم استحکام کے اشاریے درآمدات برآمدات کے م 02ء سے جاری رجحانات کے مقابلے میں بڑا انحراف ظاہر کرتے ہیں (دیکھئے شکل 7.9.1 الف)۔ تاہم م 09ء کے دوران درآمدات برآمدات دونوں میں سال بسال کمی آنے سے، سابقہ رجحان میں تبدیلی آگئی۔

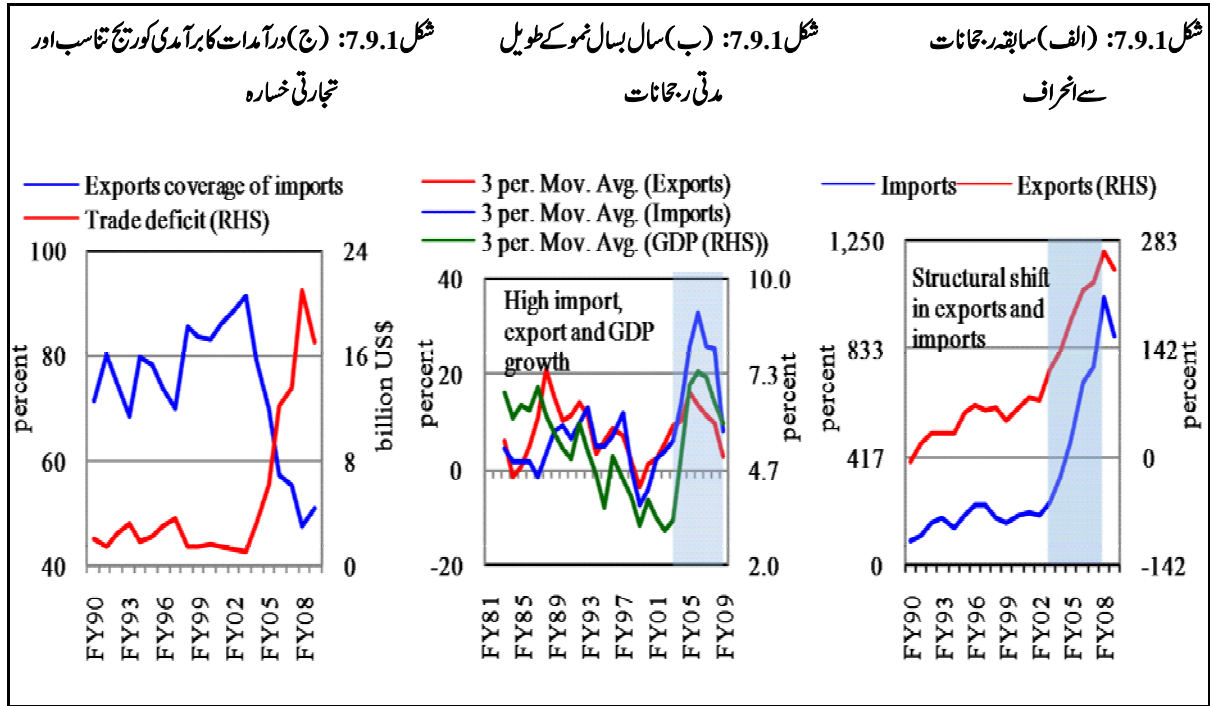
دراصل م 03ء سے م 08ء کا عرصہ زبردست اقتصادی سرگرمیوں کا زمانہ تھا جسے اقتصادی و سیاسی استحکام اور سازگار بیرونی حالات نے بھی سہارا دیا۔⁴⁷ چنانچہ جی ڈی پی میں معقول نمو، اور سازگار اندرونی و بیرونی ماحول سے درآمدات برآمدات دونوں کی نمو میں م 03ء سے م 08ء تک خوب اضافہ ہوتا رہا (دیکھئے شکل 7.9.1 ب)۔ اس کے علاوہ کئی درآمدات کے مقابلے میں برآمدات کم رہنے کے باعث، اقتصادی گرم بازاری کا نتیجہ اس عرصے کے دوران بلند تجارتی خسارے کی صورت میں نکلا (دیکھئے شکل 7.9.1 ج)۔

بہر حال م 08ء سے کئی و بیرونی حالات سازگار نہیں رہے۔ ملک میں ایک طرف امن و امان کی صورتحال میں بڑی خرابی آئی، دوسری طرف اجناس کی عالمی قیمتیں بڑھنے اور اضافی ملکی طلب سے گرائی میں تیز رفتار اضافے نے حکام کو سخت زری اور مالیاتی پالیسی اپنانے پر مجبور کیا۔ مزید برآں عالمی کساد بازاری کے مزید گہرا ہونے سے پاکستانی برآمدات کی طلب بھی م 09ء کے دوران تیزی سے گری۔ ان تمام عوامل کے مشترکہ اثرات نے پاکستان کی مالی کارکردگی کو بالآخر گنگا ڈیا، اور درآمدات برآمدات م 03ء سے م 08ء تک پھٹنے پھولنے کے بعد م 09ء کے دوران سال بسال کمی کا شکار ہو گئیں۔

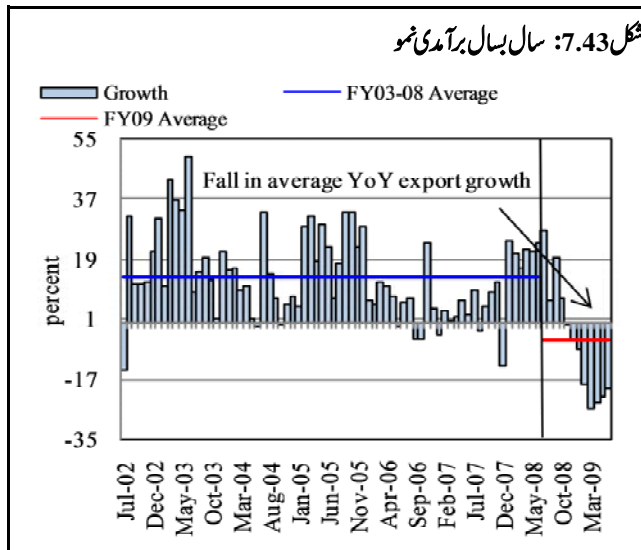
⁴⁵ جولائی تا اگست م 10ء میں تجارتی خسارہ 38.5 فیصد کم ہو گیا۔

⁴⁶ Tariq, Ahmad and Najeeb. Qazi, (1995), "Export Earnings Instability in Pakistan", The Pakistan Development Review, 34 : 4 Part III (Winter 1995) pp. 1181-1189.

⁴⁷ ملک کے بہتر حالات کے علاوہ یورپی یونین کی طرف سے م 04-02ء کے دوران خصوصی جی ایس پی اقدام کے تحت منڈی میں ڈیوٹی فری رسائی کی وجہ سے بھی برآمدی نمو میں اضافہ ہوا۔



7.6.1 برآمدات



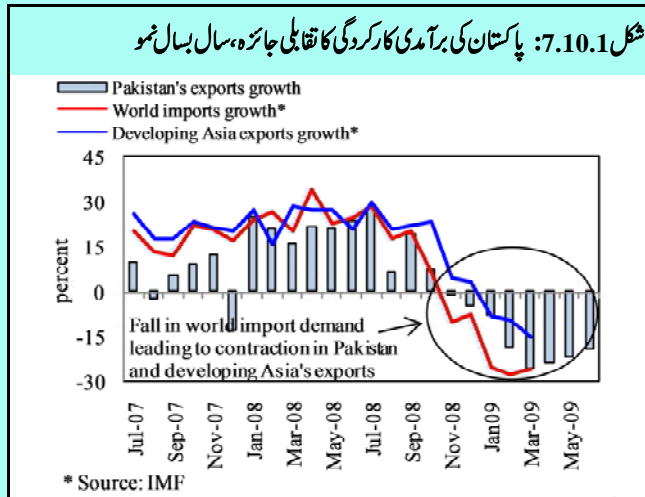
مالی سال 2008ء میں 12.2 فیصد کی عمدہ نمو حاصل کرنے کے بعد مالی سال 2009ء میں برآمدات سال بسال 6.7 فیصد کم ہونے میں بیرونی و اندرونی عوامل کا فرما تھے۔ ماہانہ اعداد و شمار پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ برآمدی نمو میں تیزی سے کمی نومبر 2008ء سے آئی جو کہ گہری ہوتی ہوئی عالمی کساد بازاری سے بڑی حد تک مطابقت رکھتی تھی (دیکھئے شکل 7.43)۔ تاہم ان بیرونی و اندرونی عوامل کے منفی اثرات مالی سال 2009ء کی دوسری ششماہی میں شدید ہو گئے اور ششماہی میں برآمدات سال بسال 20.1 فیصد کم ہو گئیں جس سے پہلی ششماہی میں حاصل ہونے والی 9.4 فیصد سال بسال برآمدی نمو زائل ہو گئی۔

مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات میں سال بسال کمی مالی سال 2003ء سے جاری نمو کے رجحان کے برعکس تھی۔ نیز، سال بسال برآمدی نمو کی ماہانہ اوسط جو مالی سال 2003ء سے مالی سال 2008ء تک 13.7 فیصد تھی، اس 09ء میں گر کر منفی 5.7 فیصد ہو گئی (دیکھئے شکل 7.44)۔

موجودہ عالمی مالی بحران اور اس کے نتیجے میں بین الاقوامی طلب میں کمی کے پیش نظر پاکستان کی برآمدات میں کمی غیر متوقع نہیں (دیکھئے باکس 7.10)، تاہم کساد بازاری کے اثرات بعض ملکی عوامل خصوصاً بجلی کی شدید قلت اور بد امنی کے باعث دوچند ہو گئے۔

باس 7.10: عالمی مالی بحران اور برآمدات

عالمی مالی بحران نے پاکستان کی برآمدات پر بالواسطہ اور بلاواسطہ دونوں طریقوں سے اثر ڈالا۔



بین الاقوامی طلب کا سکڑنا۔ عالمی اقتصادی بحران کے گہرا ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان کی برآمدی کارکردگی بھی خراب تر ہوتی گئی۔ اس بحران نے مالی سال 2009ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد سے درآمدات کی عالمی طلب کم کر دی۔ پاکستان کے ماہوار برآمدی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ نومبر 2008ء سے برآمدات مسلسل گرتی ہیں اور بین الاقوامی دنیا سے عالمی درآمدات میں بھی بڑے پیمانے پر کمی دیکھی گئی (دیکھئے شکل 7.10.1)۔

تجارتی مالکاری کے مسائل۔ عالمی مالی استحکام پر آئی ایم ایف کی اپریل 2009ء کی رپورٹ کے مطابق 'عالمی بحران تجارتی مالکاری کی لاگت، حجم، اور طریقہ کار پر اثر انداز ہوا ہے۔ تجارتی مالکاری اداروں کی بیلنس شیٹ پر دیوالیہ اثاثوں کی موجودگی کے باعث یہ ادارے تجارتی مالکاری فراہم کرنے کے قابل نہ رہے، چنانچہ ایسے قرضوں کے حصول کے لیے زیادہ سخت طریقہ کار بنایا گیا جس سے قرضوں کی فراہمی گھٹ گئی۔ تجارتی مالکاری کی کمی نے بہت سے ملکوں میں درآمد کنندگان کی قوت خرید کو متاثر کیا۔ چنانچہ متعدد پاکستانی درآمد کنندگان کے (خصوصاً ٹیکسٹائل اور بلوسات کے) بقول مئی 09ء میں ان کے بہت سے درآمد کنندگان دیوالیہ ہو گئے یا پھر انہوں نے ادائیگی کے لیے مزید مہلت مانگ لی۔

ملکی مالکاری کے حصول میں دشواریاں۔ غیر ملکی خریداروں کی مالی سکت کے حوالے سے پے پیمنٹی پیمائشی

پاکستانی درآمد کنندگان کے گوداموں میں اشیاء کا ڈھیر جمع ہونے لگا جس سے واجبات ادا کرنے کی ان کی اہلیت بھی مشکوک ہونے لگی۔ اس کے ساتھ ساتھ ملکی بینکوں کے غیر ادا شدہ قرضوں کا حجم بھی بڑھ رہا تھا چنانچہ یہ بینک قرض دینے میں محتاط ہو گئے۔ دستیاب مالکاری کم ہونے سے درآمد کنندگان کے لیے مزید مشکلات کھڑی ہو گئیں اور اشیاء بنا کر برآمد کرنے کی ان کی سرگرمیاں ماند پڑ گئیں۔

مزید برآں، اندرونی اور بیرونی مسائل کے منفی اثرات پر مستزاد وہ ساختی مسائل ہیں جن کا سامنا برآمدی صنعتوں کو مستقل رہتا ہے مثلاً مناسب انفراسٹرکچر کا فقدان، غیر ہنرمند افرادی قوت، برآمدی صنعتوں کی تقسیم، ارتباط کی کمی، نئے کاروباری منصوبوں کا فقدان، مختصر منڈی، اور پیداوار کی یکسانیت وغیرہ۔ ماضی قریب میں برآمدات کی بلند نمو حاصل ہوئی تھی تاہم مذکورہ مسائل نے ناپائیدار نمو کو عیاں کر دیا۔ ملک کی برآمدی کارکردگی میں پائیدار بہتری لانے کے لیے غور و فکر کے ساتھ حکمت عملی بنانے کی ضرورت ہے (دیکھئے باکس 7.11)۔

حکومت کے اعلان کردہ اسٹریٹجک ٹریڈ پالیسی فریم ورک 2009-12ء میں مختلف برآمدی صنعتوں کی ترقی کے لیے مثبت اقدامات کا ذکر ہے، مثلاً کھیلوں کی مصنوعات، سرجری کے آلات، زرعی نوعیت کی برآمدات، ٹیکسٹائل، دواسازی، ہلکی انجینئرنگ کی صنعتیں وغیرہ۔ مثبت اقدامات میں مالی مدد، ڈیوٹی اور ٹیکس سے استثناء، تربیتی اداروں کا قیام وغیرہ شامل ہے۔ مطلوبہ نتائج کے حصول کے لیے ان اقدامات پر عمل درآمد ضروری ہے۔ اگر حکومت برآمدی صنعتوں کی مالی مدد کا ارادہ رکھتی ہے تو اسے ماضی کے ناکام تجربات سے سبق لیتے ہوئے نگرانی کا سخت نظام بھی وضع کرنا ہوگا تاکہ کیا مالی وسائل میں سے ان صنعتوں کو دی جانے والی مدد درست طور پر استعمال ہو سکے۔

باس 7.11: برآمدی نمونہ کو کشین

پس منظر۔ پاکستان کی برآمدی کارکردگی کی داستان کامیابیوں اور ناکامیوں کا مجموعہ ہے۔ 90ء کے عشرے کے زیادہ تر برسوں میں برآمدات 4 سے 8 ارب ڈالر کے درمیان رہیں اور بالآخر مئی 03ء میں یہ 10 ارب ڈالر کو عبور کر گئیں۔ اُس زمانے میں سازگار ملکی اور بیرونی حالات نے برآمدات کی نمونہ میں مدد دی جو بڑھتے بڑھتے مئی 08ء میں 19.2 ارب ڈالر کی اپنی بلند ترین سطح پر جا پہنچیں۔ تاہم اس غیر معمولی کارکردگی کا موازنہ جب علاقے کے دیگر ملکوں سے کیا جائے تو پاکستان بہت پیچھے دکھائی دیتا ہے جس کی دو وجوہات ہیں: (1) برآمدات بڑی حد تک چند زمروں میں اور چند ملکوں تک محدود ہیں، (2) خوبہت بلند نہ تھی اور جو بھی ملکی و بیرونی دھچکوں کی زد میں تھی، جیسا کہ مئی 09ء کی مایوس کن کارکردگی ظاہر کرتی ہے۔ اگرچہ مئی 09ء میں برآمدی نمونہ کی ایک وجہ بیرونی طلب کا گرنا ہے تاہم برآمدات کی موجودہ خراب کارکردگی میں متعدد ساختی مسائل بھی کارفرما ہیں۔

اس تناظر کے ساتھ اس نیکشن میں ان نتیجہ خیز اقدامات کو سمجھنے کی کوشش کی جائے گی جو دنیا کے کامیاب ملکوں مثلاً مشرقی ایشیا کے ملکوں نے اپنی برآمدات بڑھانے کے لیے کیے۔ اس تجربے سے ہم ملکی تجارتی پالیسی کی تشکیل اور ان پر عمل درآمد کی خامیاں شناخت کر سکیں گے۔

برآمدی نمونے کے لیے مشرقی ایشیا کے ملکوں کی حکمت عملیاں

متعلقہ لٹریچر کے سرسری جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ برآمدات پر تقریباً تمام مشرقی ایشیائی ملکوں کی حکمت عملی میں درج ذیل عناصر شامل ہیں:

موزوں انفراسٹرکچر کی فراہمی۔ ان ملکوں نے انفراسٹرکچر کو ترقی دینے پر بھاری سرمایہ کاری کی ہے جس میں زیادہ توجہ بندرگاہوں، ٹرانسپورٹ کے نظام، اور صنعتوں کو بجلی کی فراہمی پر دی گئی ہے۔

زری اور مالیاتی پالیسی اقدامات۔ کوریا، جاپان، سنگا پور، اور تائیوان جیسے ملکوں کی حکومتوں نے ان صنعتوں کے فروغ کی شعوری کوششیں کیں جن کے آگے اور پیچھے نہایت مضبوط روابط تھے۔ ان صنعتوں میں پیداوار اور برآمدات کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں سستے قرضے، قفوں سے نگلے، اسٹنڈا، اور انکم ٹیکس تزیفات وغیرہ دی گئیں۔

برآمدی صنعتوں کے لیے ڈیوٹی فری درآمدات۔ اس مقصد کے لیے مختلف حکمت عملیوں پر کام کیا گیا مثلاً فری ٹریڈ زون کا قیام، ایکسپورٹ پروسیجرنگ زون، ڈیوٹیوں میں رعایت یا ٹیرف سے اسٹنڈی۔ اگر بعض صورتوں میں درآمدات کو ڈیوٹی سے مستثنیٰ کیا گیا تو ڈیوٹیوں کے اثرات زائل کرنے کے لیے برآمدی صنعتوں کو زراعت ادا کیا گیا۔

نئی برآمدی منڈیوں کی تلاش۔ نئی منڈیوں میں جگہ بنانے میں برآمد کنندگان کو جو دشواریاں حائل ہوتی ہیں انہیں دور کرنے میں حکومتیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ حکومت نے نئی منڈیوں کی تلاش کے لیے زراعت اور براہ راست انکم ٹیکس تزیفات کی شکل میں مالی مدد فراہم کی۔ جاپان اور کوریا کی حکومتوں نے تجارتی ادارے قائم کر کے بیرونی منڈیوں میں ضررے کے رجحانات اور مسابقتی سطح کے بارے میں معلومات سے اپنے برآمد کنندگان کو آگاہ کیا۔ اس کے علاوہ بعض ملکوں مثلاً تائیوان کی حکومت نے برآمدی کمپنیوں کو براہ منہ محکمہ کرنے پر بھی فائدے پہنچائے۔

حکومتوں کی طرف سے تعاون کی اہم خصوصیت یہ تھی کہ رعایت کو کارکردگی سے مشروط کر دیا گیا تاکہ کم اہلیت کی حامل کمپنیوں کو سرمایہ کاری رعایتوں سے دور رکھا جائے۔

اکثر ملکوں مثلاً انڈونیشیا، کوریا اور تائیوان نے اپنی برآمدات کی مسابقت بہتر بنانے کی خاطر اپنی کرنسی کی قدر گرانے سے بھی گریز نہ کیا۔

اقتصادی ماحول۔ مذکورہ پالیسی اقدامات یکہ و تنہا متعارف نہیں کرائے گئے بلکہ مستحکم اقتصادی ماحول میں یہ برآمدات کے فروغ کے لیے پوری قوت سے لائے گئے۔ معیشت میں اقتصادی استحکام کو یقینی بنانے کے لیے سرمایہ کاری خساروں کی جی ڈی پی میں نسبتوں کو حد میں رکھا گیا چنانچہ بلند اقتصادی نمو والے عرصے کے دوران بھی یہ ممالک کسی مالی دشواری سے دوچار نہیں ہوئے۔ کرنسی کی شرح بھی اعتدال پر تھی جس سے حقیقی شرح سود کے استحکام میں مدد ملی۔⁴⁸

صنعتی پالیسیاں۔ ان ملکوں کی برآمدی پالیسیوں کے ساتھ ساتھ، ملکی پیداواری استعداد بڑھانے والی صنعتی پالیسیاں بھی اتنی ہی جارحانہ تھیں تاکہ وسیع رینج کی وسطی ایشیا تیار کی جائیں۔ مادی اور انسانی دونوں وسائل کو اکٹھا کرنا ان پالیسیوں کا بڑا مقصد تھا۔ اس کے لیے بجٹ کی حوصلہ افزائی کی گئی اور تعلیم پر اخراجات بڑھائے گئے۔ ان میں سے کئی ملکوں میں حکومت نے مالی قواعد و ضوابط کے ذریعے سرمایہ کار کے زرخ رینج رینج اسٹیٹ جیسے کم پیداواری شعبوں کے بجائے اعلیٰ ٹیکنالوجی والے شعبوں کی طرف پھیر دیا۔ بڑی صنعتوں کو تحقیقی مراکز فراہم کیے گئے تاکہ نئی مصنوعات تیار کی جائیں۔ کوالٹی کنٹرول کے اعلیٰ معیارات اپنانے گئے اور کمپنیوں سے بھی کہا گیا کہ وہ بین الاقوامی معیارات کی پابندی کریں۔

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری۔ ان ملکوں میں جہاں مستحکم اقتصادی ماحول، تعلیم یافتہ اور بہتر منظم افرادی قوت، پیداوار کی اعلیٰ معیار والی سہولتیں اور مستحکم سیاسی ماحول تھا وہاں برآمدی صنعتوں میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں اضافہ ہرگز حیران کن نہ تھا۔ اس طرح ترقی یافتہ ملکوں سے ٹیکنالوجی کی منتقلی بھی عمل میں آئی جس کی شد و ضعف و رست تھی اور جس نے ان ملکوں کی پیداوار کو مزید بہتر بنایا۔

ممو کے لیے حکومت کا پختہ عزم۔ ان ملکوں کی حکومتیں بلند نمو کے حصول کے لیے بے حد پختہ عزم رکھتی تھیں چنانچہ مختلف سطحوں پر بنائی گئی پالیسیوں پر حرف بحرف عمل کیا گیا۔

پاکستان کے لیے سبق:

برآمدی نمو کے لیے مشرقی ایشیا کے ملکوں کی اس حکمت عملی سے مندرجہ ذیل باتیں اجاگر ہوتی ہیں:

- (1) برآمدی نمو جس یکہ و تنہا اقدامات سے حاصل نہیں کی جاسکتی، اس کے لیے مستحکم اقتصادی و سیاسی ماحول کا مکمل تعاون بھی درکار ہوتا ہے۔
- (2) برآمدات یا وسیع تر معنوں میں اقتصادی نمو کی حکمت عملی میں انفراسٹرکچر کی ترقی، انسانی وسائل کی ترقی اور تیزی سے جمع ہونے والا مادی سرمایہ بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔
- (3) عالمی منڈی میں مسابقت پر قرار رکھنے کے لیے برآمدی صنعتوں کو حکومت کا تعاون درکار ہوتا ہے تاہم یہ تعاون اس طرح دیا جانا چاہیے کہ ان صنعتوں کی پیداواری کارگزاری پر مبنی اثر نہ ہو۔
- (4) نئی مصنوعات کی تیاری اور نئی منڈیوں کی تلاش کا کام محض برآمد کنندگان پر نہیں چھوڑا جاسکتا، اس کے لیے حکومت کی فعال شرکت لازمی ہے۔
- (5) برآمدی و اقتصادی نمو کے حصول کے لیے حکومت کی بنیاد کی درکار ہوتی ہے۔

پاکستان میں تجارتی پالیسیاں وقتاً فوقتاً آتی رہی ہیں جن میں پیداوار کے مخصوص برآمدی اقدامات پر توجہ مرکوز رکھی گئی جبکہ ضرورت ایک مربوط اور جامع پالیسی کی ہے جس میں دیگر اہم پہلوؤں کا بھی احاطہ کیا گیا ہو، مثلاً انفراسٹرکچر کی ترقی، انسانی وسائل کا معیار بلند کرنا اور بیرون ملک سے ٹیکنالوجی کا حصول وغیرہ۔ برآمدی نمو گھٹنے سے ان وسائل کی دستیابی مزید گھٹ جاتی ہے جنہیں انفراسٹرکچر کی ترقی کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اس کے علاوہ مالیاتی وسائل کی قلت اور اس کے نتیجے میں معیار زندگی گرنے سے انتہا پسندی کو فروغ ملا ہے جس سے گزشتہ چند برسوں میں ملک میں امن و امان کا سنگین مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ ملکی بد امنی برآمدی کارکردگی میں مزید رکاوٹ کا باعث ہوئی کیونکہ بد امنی سے ملک کا تاثر گھٹتا ہے اور برآمدی آرڈر تجارتی حریف ملکوں کی طرف چلے جاتے ہیں۔ نیز، سیاسی بے چینی کا قدیم مسئلہ جو اقتصادی عدم استحکام بھی ساتھ لاتا ہے، ملک میں نجی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی کا سبب بنتا ہے۔ چنانچہ گزشتہ کئی برس کے دوران ان تمام عوامل کے مشترکہ اثرات نے پاکستان کی برآمدی صلاحیتوں کا گھاٹھوٹ رکھا ہے، نیز حریف ملکوں کے مقابلے میں پاکستان کی مسابقتی پوزیشن بھی متاثر

⁴⁸ اعلیٰ کارکردگی والے مشرقی ایشیائی ملکوں کی 1961ء سے 1991ء تک اوسط گرانہ 7.5 فیصد تھی۔ 1980ء سے 1988ء کے دوران اوسط سرمایہ کاری خسارہ جی ڈی پی کا 1.9 فیصد کوریا میں، 5.8 فیصد تھائی لینڈ میں، اور 10.8 فیصد ملائیشیا میں رہا۔ اگرچہ یہ اعداد و شمار کم نہیں ہیں تاہم جی ڈی پی کی بلند نمو کی وجہ سے ان ملکوں کو خسارے کی مالکاری میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔

جدول 7.11.1: عالمی مسابقتی درجہ بندی میں پاکستان کا مقام					
عالمی مسابقت	پاکستان	بھارت	سری لنکا	بنگلہ دیش	انڈونیشیا
درجہ بندی	111	106	98	123	93
ادارے	95	53	66	127	68
انفراسٹرکچر	83	48	65	122	86
معاشی استحکام	116	109	132	122	72
پرائمری تعلیم	116	100	53	105	87
اعلیٰ تعلیم / تربیت	123	63	65	131	58
ایشیا کی منڈیوں کی کارکردگی	101	37	42	106	101
محنت کش افراد کی منڈیوں کی کارکردگی	121	81	115	107	91
تکنیکی اہلیت	100	69	82	126	56
کاروباری جدیدیت	87	27	32	105	35
جدت پسندی	82	32	36	122	43
فی کس آمدنی (ملین امریکی ڈالر)	909	978	1,506	456	1,925

ماخذ: پاکستان کی مسابقتی رپورٹ 2009ء، کمپنی ٹیونس سپورٹ فنڈ

نوٹ: پاکستان کی برآمدی کارکردگی میں پائیدار انقلابی تبدیلی لانی جاسکتی ہے۔

ہوئی ہے۔ پرائمری تعلیم اور لیبر مارکیٹ کی اہلیت کے حوالے سے پاکستان درجہ بندی میں بنگلہ دیش سے بھی پیچھے ہے حالانکہ بنگلہ دیش اقتصادی ترقی بلحاظ فی کس آمدنی میں پاکستان سے بہت پیچھے ہے (دیکھئے جدول 7.11.1)۔

حکومت نے وسائل کی قلت کے باوجود برآمدی صنعتوں کو تھوڑا بہت تعاون فراہم کیا ہے، تاہم تعاون دینے کے ضمن میں کارکردگی کو جس کی بہت اہمیت ہے، عموماً پتہ نہیں بنایا جاتا چنانچہ پیداواری عمل میں اہلیت لانے والی ترغیبات غیر مؤثر ہو کر رہ جاتی ہیں اور ان سے سہاروں کی تلاش کی عادت پروان چڑھتی ہے۔ اس حقیقت سے اس امر کی جانب اشارہ ہوتا ہے کہ حکومت ان ہی برآمدی صنعتوں سے تعاون کرے جن کی کارکردگی مقررہ پیمانے پر پوری اترتی ہو۔

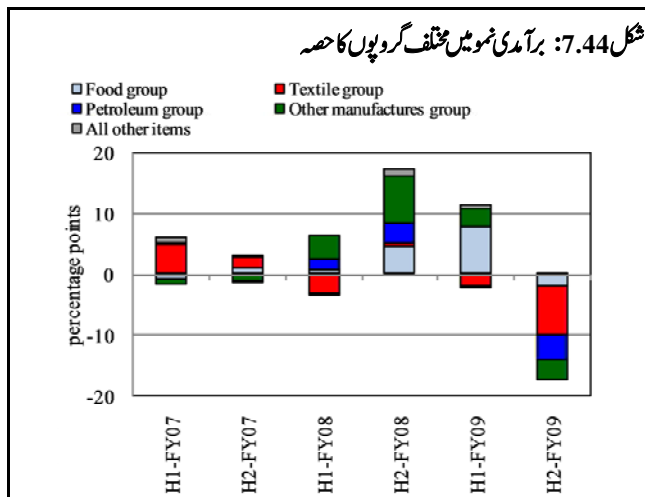
اسی طرح ملکی برآمدات کو متنوع بنانے کی غرض سے نئی منڈیوں کی تلاش اور نئی مصنوعات کی تیاری میں حکومت کو فعال کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت نے گزشتہ چند برس کے دوران مارکیٹنگ کی جارحانہ حکمت عملی اپناتے ہوئے کئی ملکوں کے ساتھ پی ٹی اے اور ایف ٹی اے کیے اور کئی بین الاقوامی نمائشیں منعقد بھی کیں اور ان میں شرکت بھی کی۔ حکومت نئی منڈیوں کی تلاش اور نئی مصنوعات کی تیاری کے تحقیقی مراکز کی شعبے کی مدد سے قائم کر کے اپنے کردار کو وسیع کر سکتی ہے۔

حکومت کو مالکاری کا مسئلہ عموماً درپیش رہتا ہے تاہم تعلیم، صحت، کارکنوں کو بہتر مندرجہ بنانے والے مراکز اور تحقیقی و ترقی کے اداروں کے قیام میں سرمایہ کاری کی غرض سے سرکاری و نجی شراکت کی حوصلہ افزائی کی جائے تو اس مسئلہ کو حل کیا جاسکتا ہے۔ ان شعبوں میں سرکاری و نجی سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ حکومت مخلصانہ کوششیں کرے تو پاکستان کی برآمدی کارکردگی میں پائیدار انقلابی تبدیلی لانی جاسکتی ہے۔

حوالہ جات:

- Page, John (1994), "The East Asian Miracle: Four Lessons for Development Policy", NBER Macroeconomics Annual, Vol. 9 (1994), pp. 219-269.
- Joseph E. Stiglitz (1996), "Some Lessons from the East Asian Miracle", The World Bank Research Observer, Vol. 11, No. 2 (Aug., 1996), pp. 151-177.
- Ramon , Moreno (1997), "The East Asian miracle: growth because of government intervention and protectionism or in spite of it?", <http://www.allbusiness.com/government/621102-1.html>.
- World Bank, "Determinants of East Asian export growth", Development Brief Number 23 October 1993.

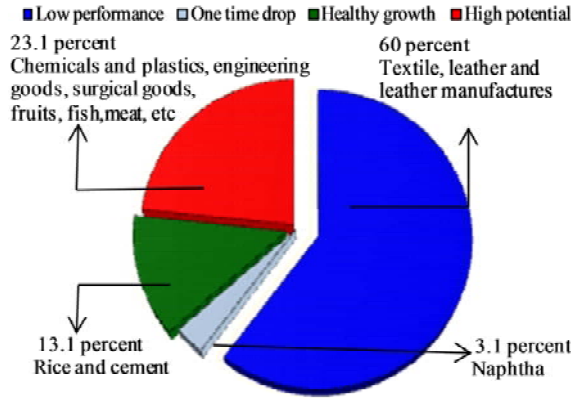
برآمدی نمونوں کی تفصیل



مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات میں بڑی کمی ٹیکسٹائیل، پیٹرولیئم اور چمڑا مصنوعات کی برآمدات میں ہوئی، جبکہ غذائی گروپ اور دیگر مصنوعات کی ذیل میں بعض اشیاء کی برآمد میں اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 7.44 اور جدول 7.24)۔ برآمدات میں یوں تو کئی طرح کی رکاوٹیں موجود ہیں تاہم ان کے منفی اثرات مئی 09ء کے دوران دوسازگار عوامل نے جزوی طور پر برزائل کر دیے: (الف) روپے کی قیمت میں 16.1 فیصد جیسی بڑی کمی جس نے برآمد کنندگان کو اپنی مسابقت بڑھانے میں مدد دی، اور (ب) چاول کی برآمدی اکائی قدروں میں 19.9 فیصد کا معقول اضافہ۔ اگر یہ دو عوامل کارفرمانہ ہوتے تو برآمدات میں کمی مزید بڑی ہوتی۔

برآمدی کارکردگی۔۔ خوبیاں اور خامیاں
برآمدی کارکردگی کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ:

شکل 7.45: برآمدات کے اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے کارکردگی کو لاحق خطرات



(الف) ملک کی مجموعی برآمدات میں ٹیکسٹائل اور چمڑا گروپ کا حصہ اوسطاً 60 فیصد⁴⁹ ہے، یہ دونوں گروپ ناسازگار اندرونی اور بیرونی ماحول کی وجہ سے شدید باؤ میں ہیں (دیکھئے شکل 7.45)،

(ب) تقریباً 13 فیصد برآمدات چاول اور سیمنٹ کی ہیں جن کی نمو کے روشن امکانات ہیں،

(ج) لگ بھگ ایک چوتھائی برآمدات پر مشتمل زمروں کی نمو کے نمایاں امکانات ہیں بشرطیکہ ان میں سے بعض زمروں کے مخصوص مسائل کو دور کر لیا جائے،

(د) تقریباً 3 فیصد برآمدات کا تعلق ملکی ریفاہیوں کے مالی مسائل سے ہے جن کے جلد حل ہو جانے کی توقع ہے۔

جدول 7.24: ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدی کارکردگی۔ عالمی تجربہ فیصد

ملبوسات		ٹیکسٹائل		
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	
امریکہ (جولائی تا اپریل)				
-6.1	-1.7	-13.9	3.8	دنیا
13.6	1.9	14.9	3.4	بھارت
2.5	2.1	-8.2	9.2	چین
-7.2	0.6	18.7	-21.2	بھارت
0.3	-0.3	-14.2	-6.9	انڈونیشیا
-13.4	-13.2	-22.6	-1.0	میکسیکو
-4.6	1.5	-6.3	-6.4	پاکستان
-4.6	-11.2	-26.7	-5.9	سری لنکا
-31.4	-30.4	-31.6	8.8	ترکی
یورپی یونین (جولائی تا مارچ)				
3.7	2.9	-8.7	1.1	دنیا
12.1	-0.7	3.0	9.3	بھارت
18.0	7.0	-0.03	9.6	چین
5.4	3.5	-10.0	1.6	بھارت
5.9	-0.6	-3.5	2.4	پاکستان
-4.1	-0.2	-7.8	3.0	تنزانیہ
-14.7	3.5	-14.6	-2.0	ترکی
5.4	26.7	-7.4	3.3	ویتنام
ماخذ: امریکی سٹینڈرڈس پیور اور پورواسٹیٹ				

ماخذ: امریکی سٹینس پیور اور یورو اسٹیٹ

(الف) کم کارکردگی کے حامل زمرے

ٹیکسٹائل ان بڑے برآمدی زمروں میں سے ہے جن پر اندرونی اور بیرونی منفی عوامل کے شدید اثرات پڑے اور جس نے مئی 09ء کے دوران ایک ارب ڈالر کی سال بھرتی کی برداشت کی۔ اس شعبے کو مذکورہ مسائل کے علاوہ سیالیٹ کے بھی مسائل درپیش رہے جس کے اسباب یہ تھے: (الف) برآمدی آمدنی میں کمی، (ب) ٹیکسٹائل شعبے کے غیر ادا شدہ قرضے بڑھنے کے باعث اسے قرض دینے میں بینکوں کا محتاط رویہ⁵⁰، (ج) سیلز ٹیکس کی واپسی میں حکومت کی تاخیر، (د) بڑھتی ہوئی عالمی کساد بازاری کے سبب خریدار ملکوں کا ادائیگی نہ کرنا یا مہلت طلب کرنا۔

اگرچہ روپے کی قیمت میں 16.1 فیصد کمی سے منفی عوامل کے اثرات کسی حد تک زائل ہو گئے، ٹیکسٹائل گروپ کے تمام زمروں میں مئی 09ء کے دوران کمی آئی ماسوائے خام کپاس اور تولیے کے (دیکھئے جدول 7.24)⁵¹۔ تولیہ واحد بڑا زمرہ ہے جس کا برآمدی حجم دوران سال بڑھا ہے۔ برآمدات کی ماہانہ تفصیل پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ مئی 09ء کی چوتھی سہ ماہی سے عالمی کساد بازاری شدید ہوئی اور عالمی طلب کمزور پڑنے لگی تب سے ٹیکسٹائل کی برآمدات بھی گرنے لگیں (دیکھئے شکل 7.46 الف)۔

مئی 09ء کے دوران کساد بازاری کا پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات پر اثر مسابقتی ملکوں کے لحاظ سے ملا جلا رہا۔ یورپی یونین اور امریکہ جیسی بڑی

⁴⁹ اس سیکشن اور شکل 6.7 کا تجزیہ مئی 08ء اور مئی 09ء کے زمروں کے اوسط حصے کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

⁵⁰ تفصیل کے لیے دیکھئے باب 4، زر اور بینکاری۔

⁵¹ مئی 09ء کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات کی سال بھرتی نمونہ لحاظ روپیہ 13.2 فیصد رہی۔

منڈیوں میں مختلف ملکوں کی ٹیکسٹائل اور ملبوساتی برآمدی کارکردگی (دیکھئے جدول 7.24) کا موازنہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ (الف) پاکستان کی ٹیکسٹائل اور ملبوساتی برآمدی کارکردگی دیگر حریفوں میکسیکو، ترکی، سری لنکا وغیرہ سے بہتر رہی، (ب) ٹیکسٹائل اور ملبوسات دونوں زمروں کی برآمدات کے حوالے سے پاکستان کو یورپی یونین اور امریکہ دونوں جگہ سخت مقابلہ درپیش ہے، (ج) پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات م س 08ء سے امریکہ میں رو بہ زوال ہیں جبکہ یورپی یونین میں خرابی کا آغاز م س 09ء سے ہوا ہے۔

درحقیقت پاکستان کی ٹیکسٹائل اور ملبوساتی برآمدی کارکردگی کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شعبہ بلند مسابقتی کوٹا کے باعث پیش آنے والے چیلنجوں کو پورا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ یہ بات ٹیکسٹائل برآمدات کی قوم میں م س 07ء سے مسلسل کمی سے بھی ظاہر ہے (دیکھئے شکل 7.46 الف)۔

زمرہ وار تجزیہ

سوتی دھاگے اور سوتی ملبوسات کے برآمدی حجم میں م س 07ء اور 08ء کے تقریباً پورے عرصے میں کمی دیکھی جاتی رہی (دیکھئے شکل 7.46 ب، ج)۔ روپے کی قیمت گرنے سے م س 08ء میں ان زمروں کو تھوڑی بہت گنجائش ملی کہ اپنی برآمدی قیمت کم کر سکیں۔ اس طرح م س 09ء میں ان کے برآمدی حجم میں کمی حد تک نمودار ہوئی۔

تاہم یورپی یونین کی طرف سے اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹیز کے نفاذ کو نظر میں رکھا جائے تو بستر کی چادروں کی برآمد کو حوصلہ شکن نہیں کہا جاسکتا (دیکھئے شکل 7.46 د)۔ اب جبکہ م س 09ء سے یہ ڈیوٹیز ہٹائی گئی ہیں، یورپی یونین کو چادروں کی برآمد بڑھنے کی توقع ہے۔

ملبوسات کی برآمد م س 09ء کی پہلی ششماہی تک اندرونی مسائل سے متاثر نہ ہوئی اور اس زمرے کے حجم میں نمودار 06ء تا جنوری 09ء بڑی حد تک عمدہ رہی (دیکھئے شکل 7.46 ہ)۔ اپنی برآمدات برقرار رکھنے کے لیے ملبوسات کے برآمد کنندگان وقتاً فوقتاً کوٹا کی قیمت بھی کم کرنے پر مجبور ہوئے، تاہم م س 09ء کے آغاز سے ملبوسات کا برآمدی حجم اکائی قیمت گرنے کے باوجود کم ہوا ہے، اور اس کی وجہ امریکی منڈی پر ضرورت سے زیادہ انحصار ہے۔ واضح رہے کہ پاکستان کی 60 فیصد سے زائد ملبوساتی برآمد امریکی منڈی کو جاتی ہے (دیکھئے شکل 7.46 ب)۔ کساد بازاری کے گہرا ہونے سے امریکہ ملبوسات کی درآمد میں تیزی سے کمی لارہا ہے⁵² جس کے ساتھ ساتھ پاکستان کی ان برآمدات میں بھی کمی آ رہی ہے۔

پاکستان کو کساد بازاری کے علاوہ، امریکی منڈی میں ایک اور مشکل کا سامنا ہے یعنی چین پر سے کوٹا کی پابندیوں کا جنوری 09ء سے خاتمہ۔ کساد بازاری مستقل پریشانی نہیں ہے لیکن چینی ملبوسات کی موجودگی میں امریکی منڈی میں مقام برقرار رکھنا پاکستانی برآمد کنندگان کے لیے واقعی مستقل پریشانی کا باعث ہوگا۔ اسی طرح تیار ملبوسات کے برآمدی حجم میں، م س 07ء اور 08ء میں سال بسال اضافے کے بعد م س 09ء کے آغاز سے کمی کا رجحان دیکھا جا رہا ہے (دیکھئے شکل 7.46 و)۔ جنوری 08ء اور 09ء میں کوٹا کے خاتمے کے بعد، پاکستان کی تیار ملبوسات کو بھی یورپی یونین اور امریکی منڈیوں دونوں میں چین کی طرف سے سخت مسابقت کا سامنا ہے۔

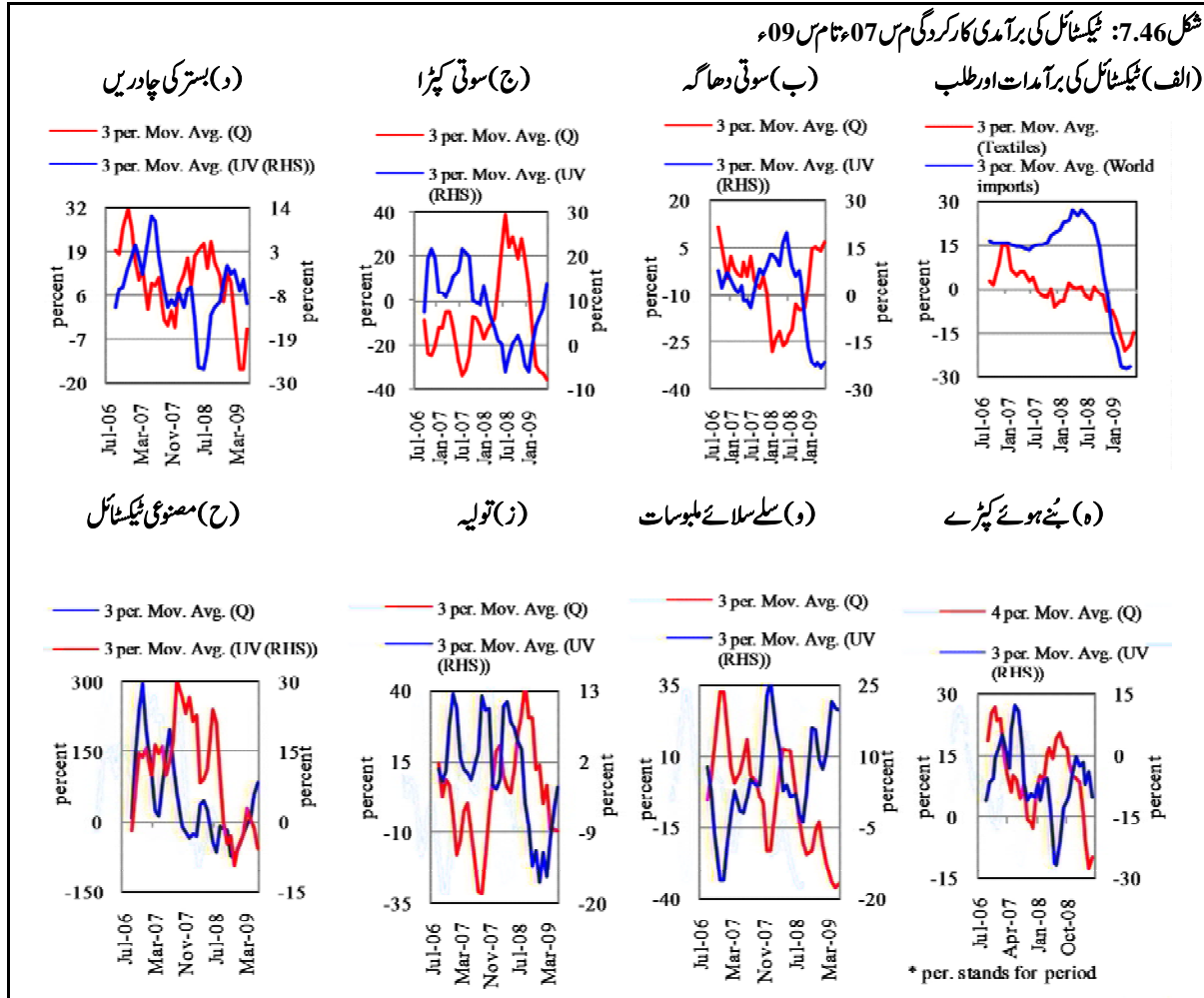
تو لیے کے برآمدی حجم میں م س 08ء سے عمدہ نمو کا آغاز ہوا تاہم بعض منفی عوامل کے باعث نمو کا یہ سلسلہ م س 09ء کی دوسری ششماہی میں برقرار نہ رہ سکا (دیکھئے شکل 7.46 ز)۔ اس تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ:

- (1) سوتی کپڑوں اور سوتی دھاگے کی کم اضافی قدر رکھنے والی مصنوعات کے لیے، کوٹا کے خاتمے کے بعد اپنا مقام برقرار رکھنا مشکل ہو رہا ہے۔
- (2) ملبوسات کی، بلند اضافی قدر رکھنے والی جن مصنوعات کی کارکردگی م س 08ء تک نسبتاً بہتر رہی، وہ بھی کساد بازاری، چین پر سے کوٹا کے خاتمے، امریکی منڈی پر حد سے زیادہ انحصار اور ساختی مسائل کے سبب دباؤ میں آ چکی ہیں۔

اطلاعات کے مطابق شدید مسابقتی ماحول کی تاب نہ لاتے ہوئے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے بہت سے برآمد کنندگان نے کاروبار ہی بند کر دیا ہے۔ کساد بازاری کے اثرات کا مقابلہ کرنے کے لیے پاکستان نے بھی دوسرے ملکوں کی طرح وقتاً فوقتاً کوٹا کی اقدامات کیے ہیں (دیکھئے باکس 7.12)۔

⁵² <http://www.emergingtextiles.com/?q=art&s=090710-apparel-us-import&r=us-apparel-import&n=6>

شکل 7.46: ٹیکسٹائل کی برآمدی کارکردگی مئی 07ء تا مئی 09ء



بکس 7.12: برآمدات کی ترقی کے لیے مختلف ملکوں کے وقتاً فوقتاً اقدامات

عالمی کساد بازاری اور اس کے نتیجے میں بین الاقوامی طلب گرنے سے پاکستان کے ساتھ ساتھ کئی علاقائی حریف ملکوں کی برآمدی نمو بھی مئی 09ء کے دوران کم ہو گئی۔ بیرونی طلب میں کمی کے اثرات کا مقابلہ کرنے اور اپنی برآمدی مسابقت بہتر بنانے کے لیے کئی ملکوں نے پالیسی اقدامات کا اعلان کیا۔ ملک وارتھ فیصل یہ ہے:

بھارت

- بڑی افرادی قوت رکھنے والے شعبوں ٹیکسٹائل، قالین بافی، چمڑا سازی وغیرہ کے لیے 2 فیصد شرح سود کی فراہمی۔
- برآمدات کی ترغیبی اسکیموں کے لیے 350 کروڑ روپے مختص کرنا۔
- رعایتی قرضوں کے واجبات کی ادائیگی کی غرض سے ٹیکسٹائل کے برآمد کنندگان کے لیے ٹیکسٹائل اپ گریڈیشن فنڈز اسکیم (ای پی سی جی) کے تحت اضافی قرض کی فراہمی۔
- ایکسپورٹ پروموشن کمیشن گڈز اسکیم کے تحت، برآمدی اشیاء سازی اور خدمات کو جدید تر بنانے کی غرض سے کسٹم ڈیوٹی 5 فیصد سے گھٹا کر 3 فیصد کر دی گئی۔
- مخصوص شعبوں کو شرح سود کی فراہمی میں مزید ایک سالہ توسیع اور متاثرہ شعبوں کے لیے ای پی سی جی کے تحت اوسط برآمدی ذمہ داریوں میں کمی۔
- ڈیوٹیوں کی رقم کی واپسی میں تاخیر کی صورت میں برآمد کنندگان کو سود کی ادائیگی۔

چین

- برآمد شدہ ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے لیے لیٹکس ری فنڈز کی شرح اپریل 09ء کے بعد 16 فیصد سے بڑھا کر 17 فیصد کر دی گئی۔
- ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی صنعت کی مدد کے لیے تین سالہ ٹیکسٹائل پلان کا اپریل 09ء میں اعلان کیا گیا۔ اس پروگرام میں پیداوار میں تحقیق اور نئی مصنوعات کی تیاری پر مزید توجہ دی جائے گی اور خود کار مشینوں کے استعمال، ٹیکسٹائل میں یکساں معیار اور معیاری میں توسیع کو فروغ دینے کی کوشش کی جائے گی۔

جدول 7.12.1: یکساں برآمدات۔ منڈی کو متنوع بنانے کے مواقع								
52۔ کپاس اور سوئی دھاگہ								
مخزانیہ	میکسیکو	ویتنام	جاپان	کوریہ	بنگلہ دیش	ترکی	چین	
2.4	2.6	2.6	1.8	2.8	3.7	6.6	17.9	عالمی درآمدات میں حصہ ¹
0.2	1.1	0.6	1.9	2.6	10.6	7.4	11.8	پاکستانی برآمدات میں حصہ ²
								مسابقت کاروں کا حصہ ³
1.5	4.5	35.9	30.9	34.3	12.3	6.7		چین
2.4	0.3	4.3	11.1	17.5	21.6	13.3	13.1	بھارت
0.0	0.0	0.0	0.0	0.0	0.0	0.0	0.0	بنگلہ دیش
0.4	1.2	2.0	7.5	8.3	7.7	11.0	9.5	پاکستان
63۔ چادریں								
میکسیکو	کینیڈا	سوئٹزرلینڈ	سعودی عرب	کوریہ	یو اے ای	روس	جاپان	
0.9	2.9	1.4	0.7	0.9	0.9	1.4	6.3	عالمی درآمدات میں حصہ ¹
0.4	1.9	0.1	2.5	0.0	4.4	0.2	0.1	پاکستانی برآمدات میں حصہ ²
								مسابقت کاروں کا حصہ ³
15.7	42.8	6.3	24.2	75.0	42.2	46.7	80.4	چین
3.2	7.6	2.9	6.3	0.8	9.3	3.8	0.1	بھارت
1.8	3.7	0.3	0.3	0.0	0.1	0.5	0.0	بنگلہ دیش
1.8	6.2	2.7	9.0	0.1	6.8	1.5	0.0	پاکستان
61۔ بنے ہوئے کپڑے								
میکسیکو	کینیڈا	سوئٹزرلینڈ	سنگاپور	کوریہ	یو اے ای	روس	جاپان	
0.8	2.2	1.3	0.9	0.8	0.6	0.8	7.2	عالمی درآمدات میں حصہ ¹
0.2	2.3	0.1	0.1	0.0	2.0	0.0	0.1	پاکستانی برآمدات میں حصہ ²
								مسابقت کاروں کا حصہ ³
1.3	51.8	11.5	24.6	78.9	48.0	49.7	87.8	چین
4.5	5.3	4.5	2.4	0.4	12.7	0.3	0.0	بھارت
3.4	6.7	2.4	1.9	0.1	1.2	2.9	0.1	بنگلہ دیش
1.3	1.6	0.2	0.1	0.0	0.5	0.4	0.0	پاکستان
62۔ کپڑے کے کپڑے								
سعودی عرب	کینیڈا	سوئٹزرلینڈ	ناروے	کوریہ	یو اے ای	روس	جاپان	
0.9	2.2	1.7	0.7	1.7	0.7	1.0	7.2	عالمی درآمدات میں حصہ ¹
1.9	1.2	0.1	0.6	0.0	3.1	0.1	0.1	پاکستانی برآمدات میں حصہ ²
								مسابقت کاروں کا حصہ ³
61.1	53.7	9.1	40.9	79.7	39.6	53.7	80.4	چین
10.5	4.2	1.0	3.2	0.4	16.7	2.1	0.1	بھارت
1.0	6.1	1.4	2.1	0.3	0.6	1.4	0.0	بنگلہ دیش
1.0	0.5	0.5	0.9	0.0	1.3	0.5	0.0	پاکستان

¹ متعلقہ زمروں میں دنیا کے سرفہرست برآمد کنندگان کا حصہ ہے، ماخذ: کامٹریڈ 2007ء

² متعلقہ زمروں میں جولائی تا فروری 09ء میں پاکستانی برآمدات میں دنیا کے سرفہرست درآمد کنندگان کی منڈی کا حصہ ہے۔

³ دنیا کی بڑی درآمدی منڈیوں میں مسابقت کاروں کا برآمدی منڈی کا حصہ ہے۔

پاکستان

● اسپننگ شے کے لیے مارک اپ زراعت میں ایک سالہ توسیع (ایس ایم ای ایف ڈی سرکٹ نمبر 5، 2009ء، اسٹیٹ بینک)

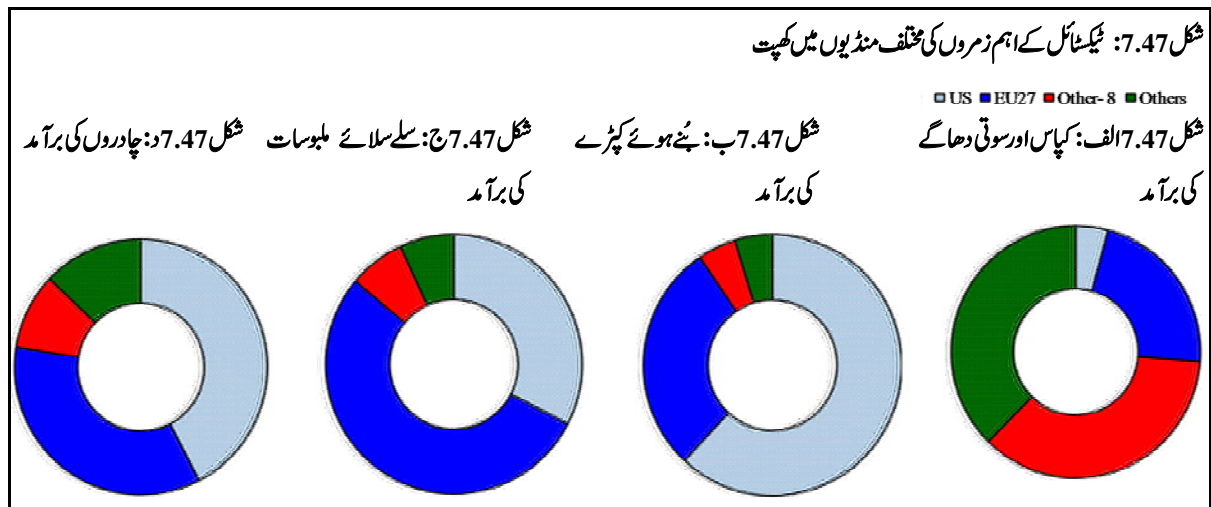
- برآمد کنندگان کو دی جانے والی برآمدی مالکاری کے عوض بینکوں کو سلفیڈ نو مالکاری کی فراہمی (ایس ایم ای ایف ڈی سرکل نمبر 3، 2008ء، اسٹیٹ بینک)
- طویل مدتی مالکاری سہولت کے تحت لیے گئے قرضوں پر ایک سالہ قسط (moratorium) کی فراہمی (ایس ایم ای ایف ڈی سرکل نمبر 1، 2009ء، اسٹیٹ بینک)
- ای ایف ایس کے تحت نو مالکاری کی مدت میں توسیع (ایس ایم ای ایف ڈی سرکل نمبر 4، 2009ء، اسٹیٹ بینک)
- برآمدی مصنوعات تیار کرنے کے لیے متعدد شعبوں کو طویل مدتی مالکاری سہولت کی فراہمی، جیسے اسپینگ (ایس ایم ای ایف ڈی سرکل نمبر 8، 2009ء، اسٹیٹ بینک)، استھول (ایس ایم ای ایف ڈی سرکل نمبر 2، 2009ء، اسٹیٹ بینک) فرنیچر اور دوا ساز ادارے (ایس ایم ای ایف ڈی سرکل نمبر 8، 2009ء، اسٹیٹ بینک)
- کارکردگی کی بنیاد پر مارک اپ ریش کا اعلان جس میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والوں کے لیے مارک اپ ریش کم کر دیے گئے (ایس ایم ای ایف ڈی سرکل نمبر 6، 2009ء، اسٹیٹ بینک)
- برآمدی صنعتوں کو موجودہ بحران پر قابو پانے میں مدد دینے اور عالمی منڈی میں ان کا مقام برقرار رکھنے کے لیے اعلان کیا گیا کہ برآمد کنندگان (بشمول ٹیکسٹائل اور تیار شدہ ملبوسات) نے یکم جنوری 2005ء سے 31 مارچ 2009ء تک پلانٹ اور مشینری کی درآمد/خزیداری کے لیے بینکوں/مالی اداروں سے جو طویل مدتی قرضے لیے اور جو ان پروا جب الادا ہیں ان کی نو مالکاری کا، اسٹیٹ بینک کی طویل مدتی مالکاری سہولت کے تحت انہیں ایک موقع دیا جا رہا ہے (ایس ایم ای ایف ڈی سرکل نمبر 9، 2009ء، اسٹیٹ بینک)
- باقوسوں سے بننے والی درآمدات کو سہارا دینے کی غرض سے، ای ایف ایس کے جز دوم کے تحت مالکاری سہولت کے لیے مطلوبہ کارکردگی م س 2008-09ء کے دوران 2 گنا سے کم کر کے 1.5 گنا کر دی گئی (ایس ایم ای ایف ڈی سرکل نمبر 10، 2009ء، اسٹیٹ بینک)
- ٹیکسٹائل فیکٹریوں کو فعال استعمال فابریز میں تبدیل کر کے اس سے اضافی قدر والی مصنوعات بنا کر برآمد کرنے کے منصوبوں میں استعمال کے لیے پلانٹ، مشینری اور آلات کی خریداری کو طویل مدتی مالکاری سہولت کے دائرے میں لانا (ایس ایم ای ایف ڈی سرکل نمبر 11، 2009ء، اسٹیٹ بینک)

منڈی کے تنوع کے لیے مواقع کی تلاش

اس سیکشن میں پاکستان کی سوتی اور سوتی دھاگے کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات، بستر کی چادروں، بنے ہوئے کپڑے اور تیار ملبوسات کی برآمد کے لیے موجودہ مواقع کا تجزیہ کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ان نکات پر بحث کی جائے گی: (الف) ان تمام زمروں کے بڑے بڑے درآمد کنندہ ملکوں (امریکہ اور یورپی یونین کے سوا)⁵³ کی نشان دہی، (ب) پاکستان اور حریف ملکوں کا ان نشان زد ملکوں کو مذکورہ درآمدات میں جو حصہ ہے، اس کا تجزیہ۔

پاکستان کے ٹیکسٹائل گروپ کی برآمدات کی تفصیلات کے موازنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی دیگر بڑی درآمدی منڈیوں میں پاکستان کا حصہ حریف ملکوں کی نسبت ناقابل ذکر ہے (دیکھئے جدول 7.25)۔ زمرہ وار تجزیہ بتاتا ہے کہ کپاس اور سوتی دھاگے کے زمرے میں درآمدی منڈی میں پاکستان کی موجودگی نسبتاً متنوع ہے (دیکھئے شکل 7.47 الف اور جدول 7.25)۔

بنے ہوئے کپڑے اور تیار ملبوسات کے شعبے میں پاکستان زیادہ تر برآمدات امریکہ اور یورپی یونین کو کرتا ہے (دیکھئے شکل 7.47 ب اور ج، اور جدول 7.25)۔ چنانچہ پاکستان دوسری بڑی منڈیوں میں اپنے حصے کے لحاظ سے حریف ملکوں بھارت اور بنگلہ دیش سے پیچھے ہے۔ بھارت نے بنے ہوئے کپڑے کے معاملے میں عرب امارات، سوئزر لینڈ، کینیڈا، میکسیکو وغیرہ کی منڈیوں میں جگہ بنائی ہے۔ بنگلہ دیش نے بھی ان منڈیوں کا کچھ حصہ لے لیا ہے۔ اسی طرح تیار ملبوسات کے ضمن میں عرب امارات اور سعودی عرب کو بھارتی برآمدات خاصی بڑی ہیں جبکہ یہ مصنوعات پاکستان زیادہ تر امریکہ اور یورپی یونین کو برآمد کرتا ہے۔ یہی معاملہ بستر کی چادریں برآمد کرنے کا ہے (دیکھئے شکل 7.47 د، جدول 7.25)۔



⁵³ اس تجزیے کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کی ٹیکسٹائل اور کپڑے کی برآمدات کی منڈی منڈی تلاش کی جائیں اس لیے بڑے درآمد کنندگان امریکہ اور یورپی یونین کا ذکر نہیں کیا گیا۔

جدول 7.25: اہم برآمدات (ملین امریکی ڈالر)									
سال ب سال فیصد تبدیلی			م 09ء			م 08ء			
اکائی قدر	قدر	مقدار	مطلق قدر	اکائی قدر	قدر	اکائی قدر	قدر	اکائی	
	6.7		190.2		3,023.2		2,833.0		غذائی گروپ
									جس میں
18.7	8.2	-8.9	150.8	776.1	1,986.8	653.6	1,836.1	میٹرک ٹن	چاول
	-9.5		-1,007.4		9,564.4		10,571.8		ٹیکسٹائل گروپ
									جس میں
-10	-15.0	-5.6	-195.1	2,111.2	1,105.8	2,344.9	1,301.0	میٹرک ٹن	سوتی دھاگہ
3.7	-4.0	-7.5	-81.4	1,024.9	1,929.2	987.9	2,010.6	مربع میٹر	سوتی کپڑے
-8.3	-0.5	8.5	-8.2	16.0	1,724.0	17.4	1,732.1	درجن	بٹے ہوئے کپڑے
-7	-10.2	-3.5	-193.9	5,321.6	1,709.6	5,719.3	1,903.5	میٹرک ٹن	چادریں
-5.8	2.4	8.7	14.6	3,789.5	627.7	4,024.8	613.1	میٹرک ٹن	تولیے
10.9	-21.7	-29.4	-345.2	42.0	1,247.2	37.9	1,592.4	درجن	سلے سلائے ملبوسات
-4.1	-22.1	-18.8	-90.8	0.9	319.5	0.9	410.3	مربع میٹر	سٹینچیک ٹیکسٹائل
	-8.9		-48.0		489.1		537.1		دیگر ٹیکسٹائل مصنوعات
	-17.1		-46.4		224.4		270.8		دیگر ٹیکسٹائل مواد
	-35.5		-447.0		812.4		1,259.4		پٹرولیم گروپ
	-2.1		-76.8		3,581.7		3,658.6		دیگر مشین سازی گروپ
									جس میں
	-2.1		-13.1		606.1		619.2		کمپیوٹر اور ادویات
46.1	75.2	19.9	41.1	102.3	95.8	70	54.7	میٹرک ٹن	گڑ
8.2	38.3	27.8	159.6	59.6	576.6	55.1	417	میٹرک ٹن	سمنٹ
	9.7		70.6		800.2		729.5		دیگر مشین
	-6.7		-1,270.4		17,781.9		19,052.3		کل برآمدات

ن عبوری

اس حقیقت کے پیش نظر ضرورت اس بات کی ہے کہ ٹیکسٹائل گروپ کی برآمدی منڈیوں میں تنوع لایا جائے۔ پاکستان کے لیے جاپان اور کوریا کی منڈیوں میں داخلہ مشکل ہوگا جہاں پوری کی پوری منڈی پہلے سے چین کے قبضے میں ہے، تاہم دوسری منڈیوں میں وہ بھارت اور بنگلہ دیش سے تھوڑا بہت حصہ چھین سکتا ہے، خصوصاً کینیڈا کی منڈی جو کہ جغرافیہ میں امریکہ سے قریب ہے، اور بٹے ہوئے کپڑے اور تیار ملبوسات کی پاکستانی برآمدات میں جس کا حصہ بالترتیب ایک فیصد اور 0.5 فیصد ہے۔ امریکہ اور کینیڈا کے صارفین کے ذوق اور مصنوعات کے استعمال میں پائی جانے والی یکسانیت کے پیش نظر پاکستان کینیڈا کی منڈی میں بھی اپنا حصہ بڑھانے کی کوشش کر سکتا ہے۔

اسی طرح کے مواقع عرب امارات اور سعودی عرب کے معاملے میں پائے جاتے ہیں جن کی منڈی کا بڑا حصہ بھارت کے قبضے میں ہے۔ پاکستان بستر کی چادروں کا خاصا معقول حصہ عرب امارات، سعودی عرب، سوئٹزر لینڈ، کینیڈا اور روس کو برآمد کرتا ہے چنانچہ ان منڈیوں کی ضروریات کے مطابق اپنی مصنوعات میں تنوع لاکر اور معیار بہتر بنا کر ان کو ملبوسات کی برآمد کا امکان بھی تلاش کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان میں امن و امان کی خراب صورتحال میں نئے درآمد کنندگان کو راغب کرنا مشکل ہوگا کیونکہ وہ پاکستان آنے میں ہچکچائیں گے چنانچہ ان مسائل کے خاتمے کے لیے حکومت مارکیٹنگ کی جامع حکمت عملی بنا کر، نمائشیں منعقد کر کر اور ان منڈیوں کے ساتھ ترقیاتی تجارت کے معاہدوں میں شامل ہو کر تعاون کر سکتی ہے۔

اس سلسلے میں حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ حکومت نے جامع ٹیکسٹائل پالیسی 2009-14ء کا اعلان کیا ہے جس میں اس شعبے کو مختلف ترغیبات دی گئی ہیں۔⁵⁴

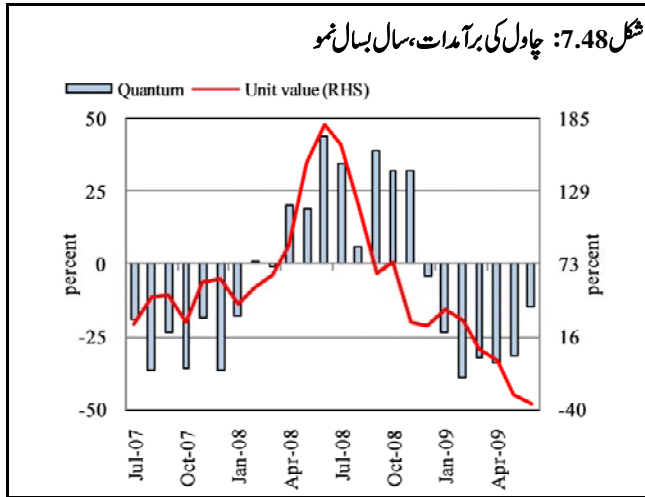
⁵⁴ ٹیکسٹائل صنعت گیس اور بجلی کی بہتر فراہمی کے فوری اقدامات، سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی اور نئی ٹیکنالوجی کے حصول کے لیے ٹیکنالوجی اپ گریڈیشن فنڈ (ٹی یو ایف) کا قیام، انفراسٹرکچر کی ترقی کے لیے ٹیکسٹائل انویسٹمنٹ سپورٹ فنڈ کا قیام، بہتر مندی کا فروغ، شینوں وغیرہ کی ٹیکس فری درآمد، برآمدی نوامہ کاری کی کم شرحوں پر دستیابی، اور موجودہ طویل مدتی قرضوں پر شرح سود میں رعایت، برآمدات پر چھوٹی صنعتوں کو ایک فیصد ڈرا بیک، برآمدات پر ٹیکس کا خاتمہ، جنگل ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا قیام، وغیرہ۔

چمڑے اور چمڑے کی مصنوعات کی برآمد میں م س 09ء کے دوران بالترتیب 29.8 اور 22.5 فیصد سال بسال کمی آئی جس کے اسباب ملکی اور بیرونی دونوں طرح کے ہیں۔ پاکستان میں خام چمڑے کی کبھی کی نہیں رہی چنانچہ اس صنعت میں فوقیت برقرار رکھنا اس کے لیے آسان ہے تاہم اپنی اس افادیت کو پاکستان نے بعض مسائل کے سبب پوری طرح استعمال نہیں کیا، مثلاً ہنرمند افرادی قوت کی کمی، ازکار رفتہ مشینری، فیشن کے جدید عالمی رجحانات سے تیار کنندگان کی بے خبری، کم معیار کی مصنوعات، بجلی کا بحران وغیرہ۔ نتیجتاً پاکستانی برآمدات کو یورپی یونین اور امریکہ جیسی بڑی منڈیوں میں چین، بھارت، اور بنگلہ دیش کی طرف سے سخت مقابلہ درپیش ہے۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ عالمی طلب گرنے کے باوجود چمڑا مصنوعات کی بھارتی برآمدات میں اپریل 08ء تا فروری 09ء 2.8 فیصد سال بسال اضافہ ہوا⁵⁵ جبکہ اسی عرصے کے دوران پاکستان کی ان برآمدات میں 8.1 فیصد سال بسال کمی ہوئی۔ ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ چمڑا سازی کی بھارتی صنعت کو یکم دسمبر 08ء سے 30 ستمبر 09ء تک 2 فیصد شرح سود فراہم کی گئی تھی۔⁵⁶ حکومت پاکستان نے بھی اسٹریٹجک ٹریڈ پالیسی فریم ورک برائے مالی سال 09ء تا 12ء میں چمڑا سازی کی صنعت کے لیے کئی اقدامات کا اعلان کیا ہے۔⁵⁷

سامان نقیش میں سے ہونے کے باعث، قالین اور غالیچے کی برآمد بھی بیرونی طلب گرنے کے نتیجے میں م س 09ء کے دوران سال بسال 32.9 فیصد کم ہو گئی۔ ان اشیاء کی سب سے بڑی منڈی یعنی امریکہ کو جانے والی برآمدات میں 30.5 فیصد کمی آئی، تاہم اس صنعت میں م س 07ء ہی سے مسلسل کمی کا رجحان ہے جس کا سبب اس شعبے کے بعض ساختی مسائل ہیں۔ پاکستان کی صنعت قالین بانی کو حریف ملکوں کے مقابلے میں جن کمزوریوں کا سامنا ہے ان میں ڈیزائننگ، یکساں معیار، ہنرمندی، محدود پیداواری گنجائش وغیرہ شامل ہیں۔ قالین کے خریداروں کا مطالبہ یہ ہے کہ قالین کے رنگ، نقوش اور سائز وغیرہ بالکل یکساں ہوں، جبکہ پاکستان میں اس صنعت کے موجودہ ڈھانچے میں ان مطالبات کا پورا ہونا ممکن نہیں۔ اس کے علاوہ افغان مہاجرین کی واپسی سے ہنرمندوں کی قلت ہو گئی ہے۔ ان مسائل کے جزوی حل کے لیے، قالین بانی کی چھوٹی صنعتوں والے علاقوں میں تربیتی مراکز قائم کیے جاسکتے ہیں جہاں کارکنوں کو ڈیزائن، معیار بہتر بنانے وغیرہ جیسے کام سکھائے جائیں۔ اسٹیٹ بینک نے اس صنعت کے ساتھ تعاون کی غرض سے ہاتھ سے ہٹے قالین کی برآمدی کارکردگی کو برآمدی مالکاری اسکیم کے جز و دوم کے تحت م س 09ء کے لیے رعایت دی ہے۔⁵⁸

(ب) عمدہ کارکردگی والے زمرے



چاول ان چند زمروں میں سے ایک ہے جن میں م س 09ء کے دوران سال بسال عمدہ اضافہ ہوا۔ چاول کی برآمد بڑھنے کا واحد سبب چاول کی بین الاقوامی قیمتیں بڑھنا تھا جس سے چاول کی بلند اکائی قیمت حاصل ہوئی۔ اگر بین الاقوامی قیمتیں م س 08ء کی سطح پر رہتیں تو م س 09ء کے دوران مجموعی برآمدی نمو میں 9.2 فیصد کمی متوقع کی آ جاتی۔ چاول کی برآمد میں تمام کا تمام اضافہ مالی سال کی پہلی ششماہی میں دیکھا گیا جس کا سبب بلند مقدار اور اکائی قیمت دونوں ہیں۔ مالی سال کی پہلی ششماہی میں چاول کی اوسط قیمت 905 ڈالر فی میٹرک ٹن تھی جو دوسری ششماہی میں گر کر 700 ڈالر سے بھی کم رہ گئی، دوسرے برآمدی مقدار میں سال بسال کمی بھی آئی چنانچہ مالی سال کی دوسری ششماہی میں چاول کی برآمد گر گئی (دیکھئے شکل 7.48)۔

⁵⁵ <http://rbidocs.rbi.org.in/rdocs/Bulletin/PDFs/IFTBUJULY0809.pdf>

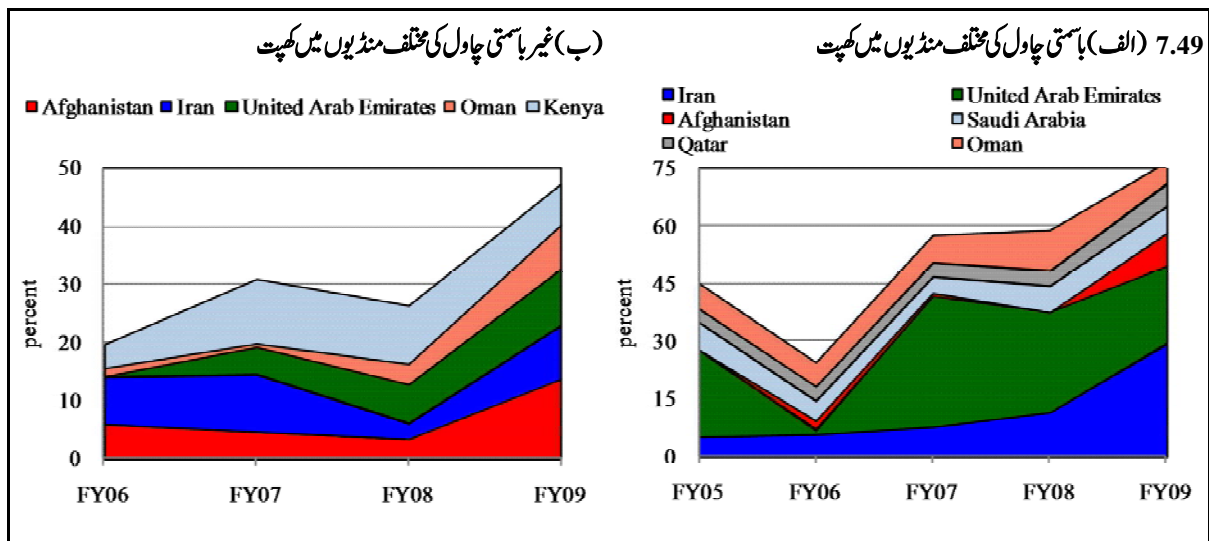
⁵⁶ <http://indiabudget.nic.in/es2008-09/sector.htm>

⁵⁷ چمڑا بوسات کے برآمد کنندگان کو ماہرانہ مشاورتی خدمات کی فراہمی، فیکٹریوں میں ڈیزائن اسٹوڈیو/سیٹرز، اور نمبریز میں انفلوینٹ ٹریڈنگ پلانٹ کے قیام کے لیے گرانٹ کا اعلان (Flaying) مشینوں کی تنصیب کے لیے ضلعی حکومتوں کو گرانٹ کا تخا مال کے ضیاع کو کم سے کم کیا جائے، نمبریز میں لیبارٹریاں بنانے کے اخراجات میں 25 فیصد مالی تعاون، عالمی معیارات کی پابندی کرانے کے لیے نمبریز کو جدید بنانا، چمڑا بوسات کے برآمد کنندگان کو زرعی بار برداری اخراجات کا ہرجانہ۔

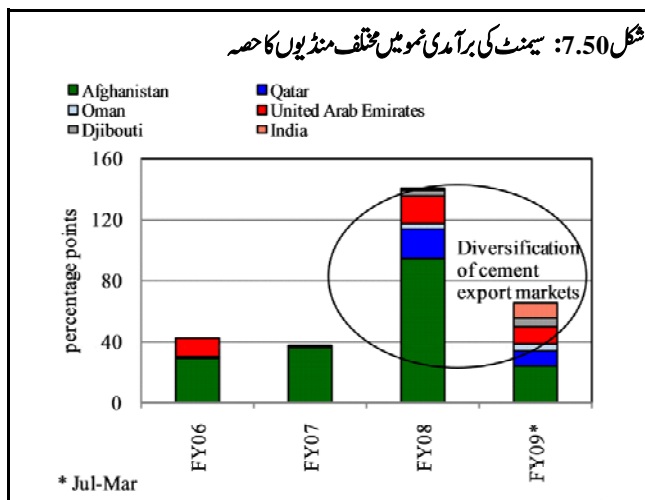
⁵⁸ <http://www.sbp.org.pk/smfed/circulars/2009/C10.htm>

مالی سال 2009ء میں چاول کے برآمدی حجم میں سال بسال کمی کا جزوی سبب پاکستان ایگریکلچر اسٹوریج اینڈ سپلائی کارپوریشن (پاسکو) کی طرف سے چاول کا حصول تھا۔ حکومت کے اس فیصلے سے منڈی میں بے یقینی پھیلی۔ اطلاعات کے مطابق کاشت کاروں کو امید تھی کہ وہ پاسکو کو بہتر نرخ پر چاول بیچیں گے اور برآمد کنندگان کو نہیں دیں گے۔ چاول کی ملکی قیمتوں میں جمود تھا، اور قابل برآمد چاول کی دستیابی غیر یقینی تھی چنانچہ برآمد کنندگان کو بیرون ملک سے آرڈر حاصل کرنا مشکل ہو گیا۔ نیز، چاول کی عالمی طلب بھی گر گئی کیونکہ چاول پیدا کرنے والے تمام بڑے ملکوں بنگلہ دیش، انڈونیشیا، فلپائن، افریقہ اور ترکی میں 2008ء میں اس کی شاندار فصل ہوئی چنانچہ برآمد کنندگان کو خریدار تلاش کرنے میں دقت ہوئی۔

منڈی کے حوالے سے پریشان کن بات یہ تھی کہ مئی 09ء میں عرب امارات کو پاکستانی چاول کی برآمد کم ہو گئی۔ اطلاعات کے مطابق اس کی وجہ چاول کی خراب کوالٹی تھی چنانچہ امارات میں پاکستانی چاول کی برآمد کی طلب گھٹ گئی۔ مثبت بات یہ ہے کہ ایرانی منڈی میں پاکستانی چاول کی برآمد بڑھ گئی (دیکھئے شکل 7.49 الف)۔ کینیڈا نے بھی جو پاکستان کا اری، 6 چاول بڑی مقدار میں خریدتا ہے (دیکھئے شکل 7.49 ب) پاکستانی چاول کو دی گئی ترجیح میں ایک سالہ توسیع کر دی ہے۔⁵⁹



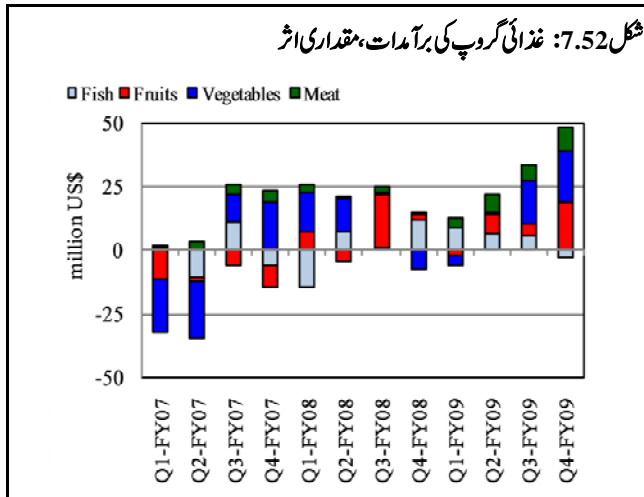
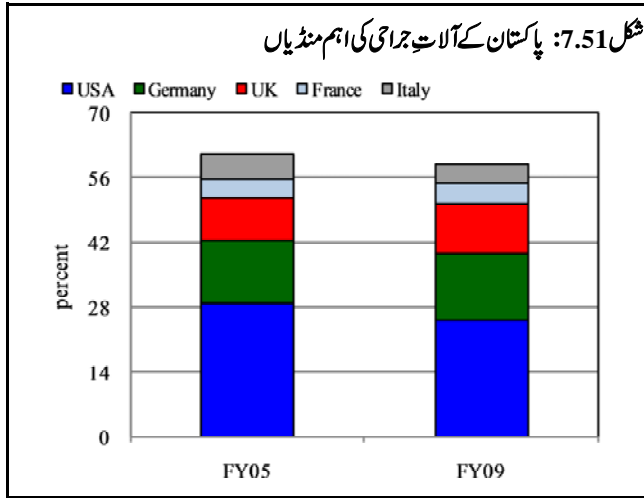
سینٹ کی برآمد نے گزشتہ سال کی کارکردگی دہراتے ہوئے مئی 09ء میں 37.8 فیصد سال بسال نمو حاصل کی۔ اس کا سبب بیرونی طلب میں اضافہ اور ملکی پیداواری استعداد میں بہتری ہے۔ مئی 09ء کے دوران سینٹ کی پیداوار سال بسال 6.1 فیصد بڑھی۔ ایک مثبت تبدیلی سینٹ کی برآمدی منڈی کا پھیلاؤ ہے۔ افغانستان کئی برس پاکستانی سینٹ کا بڑا خریدار رہا تاہم زیر جائزہ عرصے میں عمان، بھارت، جبوتی اور امارات بھی ممکنہ منڈیوں کے طور پر ابھرے (دیکھئے شکل 7.50)۔



مالی سال 2009ء کے دوران پاکستانی سینٹ درآمد کرنے میں بھارت کا حصہ بڑھ گیا حالانکہ اس نے سینٹ کی درآمد پر ڈیوٹی نافذ کر رکھی ہے۔ اس پیش رفت کی بڑی وجہ کوئلے کی عالمی قیمتوں کا کم ہونا ہے جس کے باعث برآمد کنندگان کو اکائی قیمت گھٹانے سے بھارت میں اپنا حصہ برقرار رکھنے میں مدد ملی۔ مستقبل میں قطر اور عمان میں نئے تعمیراتی منصوبوں پر کام شروع ہوگا جس سے اگلے برسوں میں پاکستانی سینٹ کی درآمد بڑھنے کا امکان ہے، تاہم سعودی

⁵⁹ پاکستانی چاول کی درآمد پر 35 فیصد ڈیوٹی، جبکہ دوسرے ملکوں سے 70 فیصد وصول کی جارہی ہے۔

عرب کی سینٹ کی پیداواری گنجائش⁶⁰ بڑھنے سے ممکن ہے مشرق وسطیٰ کی طلب پاکستان کے بجائے سعودی عرب سے پوری ہونے لگے۔

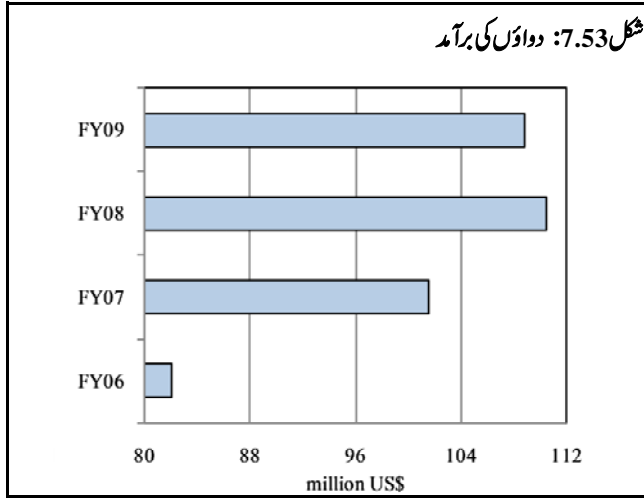


(ج) نمو کے امکانات سے بھرپور ذمہ

آلات جراحی و طب پاکستان کی اہم روایتی برآمدی صنعت ہے۔ اس زمرے میں پاکستان کو اس لحاظ سے برتری حاصل ہے کہ یہ آلات بنانے والے علاقے جغرافیائی طور پر قریب قریب واقع ہیں اور انہیں کفایت حجم کا فائدہ مل سکتا ہے، نیز اس زمرے کے ہنرمند کارکن پاکستان کا بڑا اثاثہ ہیں۔ تاہم م س 09ء کے دوران اس شعبے کی برآمد میں 4.8 فیصد کی سال بسال کمی واقع ہوئی۔ اس شعبے کی ترقی میں بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ یہ شعبہ اپنا برانڈ تیار نہیں کر سکا ہے اور نئی منڈیاں بھی تلاش نہیں کر سکا ہے۔ پاکستانی آلات جراحی و طب کے پانچ بڑے درآمد کنندگان کا منڈی میں حصہ گزشتہ پانچ سال سے تقریباً جوں کا توں ہے جس سے اس زمرے میں جمود کی عکاسی ہوتی ہے (دیکھئے شکل 7.51)۔ نیز برآمد کردہ آلات جراحی و طب کا معیار عمدہ نہیں ہوتا چنانچہ ان کی کم اکائی قیمت وصول ہوتی ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ آلات تھوک فروشوں اور دیگر واسطی ذرائع سے بین الاقوامی منڈی میں بھیجے جاتے ہیں جو برآمد کنندگان کو معمولی اکائی قیمت دے کر خود بھاری منافع کما لیتے ہیں۔ مسئلہ حل کرنے کی غرض سے حکومت نے 'اسٹریٹجک ٹریڈ پالیسی فریم ورک 2009-12ء میں، اس شعبے کو برانڈ سازی کی سرگرمیوں کے لیے 25 فیصد تعاون دینے کا اعلان کیا ہے۔

م س 09ء کے دوران ایک اور اہم پیش رفت تقریباً تمام غذائی گروپوں یعنی پھل، سبزی، گوشت، وغیرہ (دیکھئے شکل 7.52) کے برآمدی حجم میں اضافہ ہے جس کی وجہ اس شعبے کے لیے وقتاً فوقتاً کیے جانے والے اقدامات ہیں۔ مچھلی کی برآمد میں 12.4 فیصد سال بسال اضافہ بلوچستان کی ساحلی شاہراہ کے ساتھ واقع پراسینگ سہولتوں میں بہتری کا نتیجہ ہے، نیز ملائیشیا، تھائی لینڈ، عرب امارات اور انڈونیشیا میں نئی منڈیاں بھی تلاش کی گئی ہیں۔

پھلوں کی برآمدات میں 11.1 فیصد سال بسال اضافے کی وجہ کھجور، کینو، آم، سیب وغیرہ کی زائد برآمد ہے۔ ایران میں کینو کی برآمد بڑھائی گئی، دوران مالی سال پھلوں کے لیے 'فوڈ ایڈی ایشن پلانٹ' قائم کیا گیا اور سیب کا گریڈنگ پلانٹ بھی تیار کیا گیا جس سے ان پھلوں کی برآمد میں اضافہ ہوا۔ اس سلسلے میں، بعد از کٹائی ضیاع کی روک تھام اور پھلوں کی کوالٹی برقرار رکھنے کے لیے ٹی ڈی اے پی نے ذخیرہ گاہوں کے قیام کا اعلان کیا ہے، چنانچہ ان کے قیام سے پھلوں کا برآمدی حجم بڑھنے کی امید ہے۔ اسی طرح پاکستان، جو گلہ بانی میں بڑی پیداوار کا حامل ملک ہے، حلال گوشت برآمد کرنے والا بڑا ملک بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تاہم صحت و صفائی کے مقررہ معیارات (ایس پی ایس) کی پابندی نہ کرنا، اور مذبحوں وغیرہ میں صفائی کا فقدان اس شعبے کی ترقی میں حائل بڑی رکاوٹیں ہیں۔ نمو کے روشن امکانات کے پیش نظر نجی شعبے کو لائیو اسٹاک فارم، عمدہ مذبح وغیرہ قائم کرنے کی غرض سے اس طرف سرمایہ کاری کے لیے راغب کیا جاسکتا ہے۔ م س 09ء کے دوران گوشت کی برآمد میں 18.3 فیصد سال بسال نمو ہوئی خصوصاً عرب امارات کو برآمدات میں سال بسال نمو 136.5 فیصد تھی۔



اس شعبے کے مخصوص مسائل حل کرنے کی حکمت عملی اپنا کر زمرے سے برآمدی رقوم میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ م س 09ء کے اسٹریٹجک ٹریڈ پالیسی فریم ورک (ایس ٹی پی ایف) میں حکومت نے پروسیس کی ہوئی خوراک کی برآمد بڑھانے میں تعاون کا اعلان کرتے ہوئے ابتدائی طور پر تحقیق و ترقی کے اخراجات کے لیے 6 فیصد رقم واپس کی ہے۔

برآمدی مصنوعات میں تنوع لانے کی کوششوں کے سلسلے میں شعبہ دواسازی ابھر کر سامنے آیا ہے۔ اس زمرے کی برآمدات فی الحال 100 ملین ڈالر کے لگ بھگ ہیں (دیکھئے شکل 7.53)، تاہم عالمی منڈی کا حجم دیکھتے ہوئے اس میں اضافے کے زبردست امکانات پائے جاتے ہیں۔⁶¹ اسٹیٹ بینک نے پیداوار اور برآمدات میں مدد دینے کی غرض سے اس شعبے کو مارچ 09ء سے طویل مدتی مالکاری سہولت فراہم کی ہے۔⁶² نیز ایس ٹی پی ایف برائے م س 09-12ء میں حکومت نے دواؤں کی برآمدات کو ٹیکسوں سے قطعی مستثنیٰ کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔ تاہم اس شعبے کے خام مال کی لاگت بڑھ رہی ہے کیونکہ اکثر خام مال دنیا کے مختلف حصوں سے بڑی مقدار میں منگوا یا جاتا ہے جس سے پیداواری لاگت بڑھ جاتی ہے۔ دوائیں زیادہ تر افغانستان اور افریقی ملکوں کو بھیجی جاتی ہیں۔ شعبہ دواسازی سے برآمدی رقوم ملنے کے امکانات کو دیکھتے ہوئے نئی منڈیاں تلاش کرنا اہم ہوگا۔ وسط ایشیائی ریاستوں کی منڈی میں جگہ بنانے کی کوششیں جاری ہیں، نیز جو ملک سرٹیفیکیشن کے تقاضوں کے معاملے میں سخت نہیں مثلاً ویت نام، فلپائن وغیرہ، وہاں بھی امکانات روشن ہیں۔ م س 09ء کے دوران دواؤں کی برآمد سے حاصل ہونے والی رقم میں 1.5 فیصد کی معمولی کمی آئی۔

دواسازی کی صنعت کی درمیانی سے طویل مدت کے دوران ترقی کے لیے لازمی ہے کہ خام مال اندرون ملک دستیاب ہو اور اس کے لیے رسد کی کڑیوں کو بہتر بنانا ہوگا۔ فارمیسی کے نئے تحقیقی اداروں کے قیام سے بھی مدد ملے گی۔ اس شعبے کی نئی منڈیاں بنانے کے دیگر تقاضے یہ ہیں: (الف) اشیا ساز اداروں کو برآمدی سرٹیفیکیشن دینے والے بین الاقوامی اداروں کے ساتھ قریبی رابطہ، (ب) بین الاقوامی نمائندوں میں شرکت، (ج) بین الاقوامی قواعد و ضوابط سے برآمد کنندگان کی آگاہی کا بندوبست وغیرہ۔

اس کے علاوہ جن دیگر زمروں میں مختلف عوامل کے باعث نمو کے عمدہ امکانات ہیں ان میں ہتھول، انجینئرنگ مصنوعات، کھیلوں کا سامان، پلاسٹک، قیمتی پتھر اور زیورات، ماربل وغیرہ۔ ہتھول ملے ایندھن کی تیاری کی حوصلہ افزائی کے لیے حکومت نے راب کی برآمد پر 15 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی نافذ کر دی ہے۔⁶³ امید ہے، اس سے ملک میں ہتھول کی پیداوار میں اضافہ ہوگا اور اس کی برآمد بھی بڑھنے کا امکان ہے۔ انجینئرنگ مصنوعات کی برآمد نے م س 09ء کے دوران 26 فیصد کی عمدہ نمو حاصل کی جس کا سبب مخصوص صنعتوں کے لیے درکار مشینری کی برآمد میں اضافہ ہے۔ ٹریڈ پالیسی برائے م س 09-12ء میں بھی اس شعبے کو مناسب اہمیت دی گئی ہے، انجینئرنگ مصنوعات کی تیاری اور مارکیٹنگ کے لیے 2.5 ارب روپے کا خصوصی فنڈ قائم کیا جائے گا۔

(د) ملکی عوامل کے باعث نیفتہاکی برآمد میں کمی

مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات میں سال بسال کمی میں بلحاظ حصہ سب سے بڑا کردار نیفتہاکی کی برآمدات کا تھا۔⁶⁴ نیفتہا کے برآمدی حجم میں کمی کا بڑا سبب یہ تھا کہ ریفرنسز یا مالی مشکلات کی بنا پر خام پیٹرولیم نہ منگوا سکیں چنانچہ وہ نیفتہا بھی تیار نہ کر سکیں، نیز نیفتہا کے عالمی نرخ بھی گرے ہیں جس سے مالی سال کے دوران ان کی اکائی قیمت

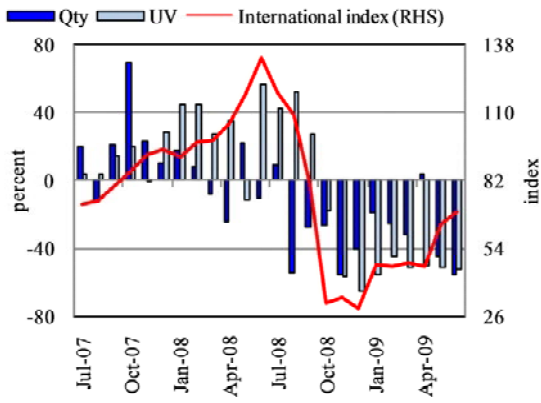
⁶¹ ٹی ڈی اے پی ذرائع کے مطابق جن ملکوں میں کوئی قواعد و ضوابط لاگو نہیں ان کے یہاں تقریباً 16.9 ارب ڈالر کی برآمدی منڈی پائی جاتی ہے، نرم قواعد والے ملکوں کی منڈی 150 ارب ڈالر اور ترقی یافتہ ملکوں کی منڈی تقریباً 1546 ارب پونڈ کی ہے۔

⁶² <http://www.sbp.org.pk/smfid/circulars/2009/C7.htm>

⁶³ ایس آر او 2009 / (1) 321 مورخہ 10 اپریل 2009ء

⁶⁴ م س 09ء کے دوران نیفتہا برآمدات میں کمی کی وجہ سے تقریباً ایک تہائی برآمدات کم ہوئیں۔

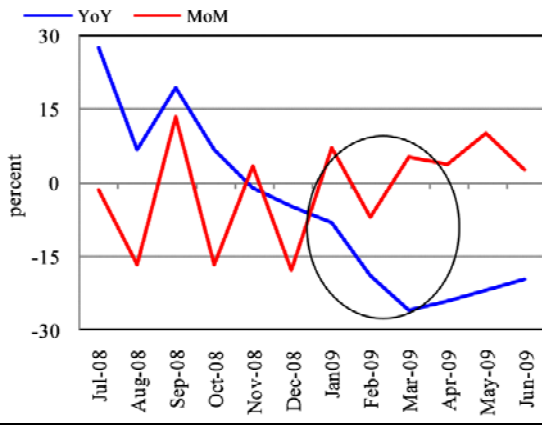
شکل 7.54: منیفا کی مقدار اور اکائی قیمت، سال بسال نمو



کم ہو گئی (دیکھئے شکل 7.54)۔ چنانچہ برآمدی حجم اور اکائی قیمت کم ہونے سے منیفا کی برآمدات میں م س 09ء کے دوران 53 فیصد کی سال بسال کمی آئی۔ ریفرنسز یوں کی مالی دشواریاں دور ہونے کے بعد امید ہے کہ منیفا کی پیداوار اور برآمد دوبارہ م س 08ء کی سطح پر چلی جائے گی۔ بعض ریفرنسز یاں پیداواری پلانٹس کی استعداد بڑھانے کے لیے کوشاں ہیں، چنانچہ پیداوار اور برآمد دونوں میں اضافے کا قوی امکان ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان کی برآمدات زیادہ تر دو شعبوں ٹیکسٹائل اور چمڑے پر انحصار کرتی ہیں، ان دونوں شعبوں میں طلب کا تعلق خریداروں کی آمدنی سے ہے چنانچہ برآمدات میں استحکام کے لیے ان دو پر انحصار کرنا دانش مندی نہیں۔ اس تناظر میں دوسری مصنوعات اور غذائی گروپ کے زمروں کی برآمدی ترقی کے امکانات سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح نئی منڈیاں تلاش کرنے پر بھی توجہ دی جانی چاہیے۔

شکل 7.55: برآمدی نمو کا زوال



تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگلے چند مہینوں میں برآمدی کارکردگی میں کچھ بہتری آئے گی۔ سال بسال برآمدی نمو کی ماہوار صورتحال میں مارچ 09ء میں تیزی سے کمی کے بعد کچھ بہتری آئی ہے (دیکھئے شکل 7.55)۔ فروری 09ء کے بعد سے ماہ بماء برآمدی نمو بھی بہتر ہوئی ہے۔ زمروں کے اعتبار سے صورتحال یہ ہے کہ ٹیکسٹائل اور دیگر ایشیا کی برآمدات میں معمولی سی بہتری دیکھی جا رہی ہے۔ یہ مثبت رجحانات م س 09ء کے دوران حکومت کے معاون اقدامات، اسٹیٹ بینک کی طرف سے زری پالیسی میں نرمی اور بیرونی طلب میں معمولی بہتری کا نتیجہ ہو سکتے ہیں۔ حکومت نے بجلی کا بحران حل کرنے اور متعدد برآمدی صنعتوں سے تعاون کا جو وعدہ کیا ہے اگر اس پر عمل ہوا تو امید ہے کہ برآمدات میں بہتری کا موجودہ سلسلہ م س 10ء کے دوران بھی جاری رہے گا۔

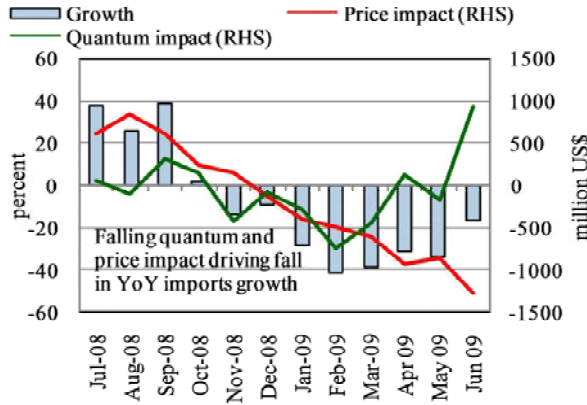
7.6.2 مالی سال 09ء کے درآمدی بل میں کمی کا تجزیہ

ملکی طلب سکڑنے اور گرتی ہوئی عالمی قیمتوں سے مطابقت رکھتے ہوئے ملکی درآمدات میں م س 09ء کے دوران سال بسال 129 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ م س 09 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا تھا۔ درآمدات میں یہ سال بسال کی تقریباً تمام کی تمام مالی سال کی دوسری ششماہی میں دیکھی گئی، جبکہ پہلی سہ ماہی میں ایشیا کی بلند قیمتوں کے باعث سال بسال درآمدی نمو 34.2 فیصد کی بلند سطح پر رہی تھی۔ تاہم گرتی ہوئی عالمی قیمتوں کے تاخیری اثرات کا درآمدی اکائی قیمت گرنے کی صورت میں ظاہر ہونے کا سلسلہ اکتوبر 08ء سے شروع ہوا (دیکھئے جدول 7.26)۔

جدول 7.26: قیمتوں کا اثر اور اجناس کی بین الاقوامی اوسط قیمتیں

اکائی	م س 08ء				م س 09ء				م س 10ء
	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	
عربین لائسنس آئل	71.3	85.2	93.7	117.2	54.9	40.1	55.9	64.3	جولائی
پام آئل	746.4	861.6	1,081.1	1,088.9	828.4	453.3	536.3	718.8	جولائی
ڈی اے پی	432.5	522.1	860.2	1,191.6	1,153.7	663.3	362.2	303.6	جولائی
گندم	274.9	341.9	411.4	346.5	317.7	228.1	231.7	247.9	جولائی
قیمتوں کا اثر	187.0	865.7	1,719.9	2,517.7	2,064.4	276.7	-1,500.0	-3,070.8	جولائی

شکل 7.56: سال بسال درآمدی نمو۔ قیمت اور مقدار کے اثرات سے تعلق

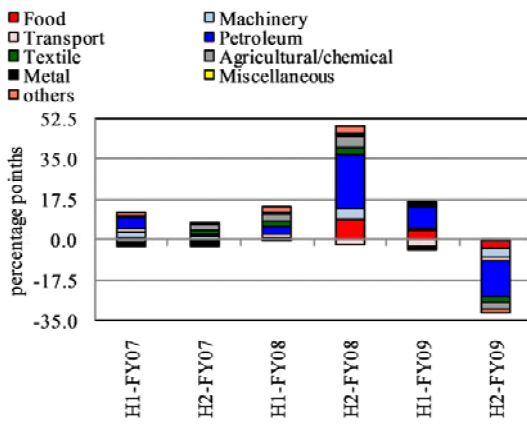


پس، درآمدی قیمتیں اور مقداریں دونوں کے گرنے کا مشترکہ اثر یہ ہوا کہ مالی سال 2009ء کی دوسری ششماہی میں درآمدات سال بسال 31.8 فیصد کم ہو گئیں (دیکھئے شکل 7.56) جس نے پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں 12.8 فیصد سال بسال نمو کو پیچھے چھوڑ دیا۔

درآمدات میں کمی کے عوامل

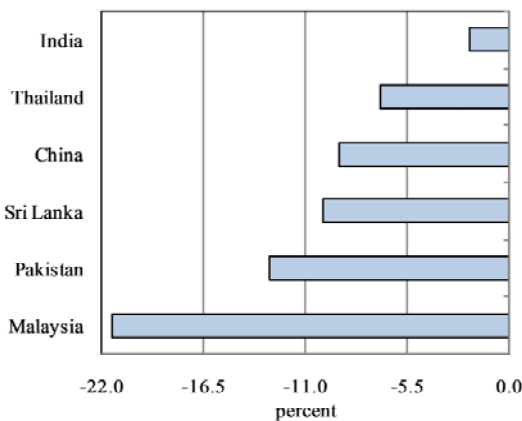
میں 09ء کے دوران درآمدات میں کمی کے متعدد عوامل ہیں: (الف) ملکی طلب گھٹانے کے لیے حکام نے شعوری طور پر سیکٹر اوپر مبنی زری پالیسی (جسے میں 09ء کی چوتھی سہ ماہی میں نرم کیا گیا) اور مالیاتی پالیسی اپنائی، (ب) عالمی کساد بازاری اور ملکی مسائل کی بنا پر معیشت میں عمومی سست روی تھی جس نے مالی سال کے دوران ملکی طلب کو گھٹا دیا، (ج) روپے کی قدر میں خاصے بڑے پیمانے پر کمی ہوئی جس سے روپے میں درآمدی لاگت بڑھ گئی، (د) آمدنیاں کم ہوئیں، (ه) کپاس کی ملکی فصل اچھی ہوئی، (و) مصنوعی کھادزخوں کے حوالے سے بے یقینی کے باعث کم استعمال کی گئی چنانچہ اس کی درآمد بھی کم ہو گئی، (ز) پیٹرولیم مصنوعات کے گروپ کو درپیش مالی مسائل، (ح) ملکی صنعتی سرگرمیاں ماند کرنے والا بجلی کا بحران درآمدات میں وسیع البیاد کی لایا (دیکھئے شکل 7.57، جدول 7.27 اور 7.28)۔

شکل 7.57: درآمدی نمو میں مختلف گروپوں کا حصہ



علاقے کے بعض ملکوں کے ساتھ موازنے سے پتہ چلتا ہے کہ ملکی عوامل کی بنا پر پاکستان کی درآمدات میں زیادہ تیزی سے کمی آئی (دیکھئے شکل 7.58)۔ مثال کے طور پر بھارت اور سری لنکا جن کا تیل کا درآمدی بل⁶⁵ پاکستان کے تقریباً برابر ہے، اور جنہیں تیل کے عالمی نرخ گرنے کا تقریباً مساوی فائدہ ہوگا، میں 09ء کے دوران ان دونوں ملکوں کے درآمدی بلوں میں سال بسال نسبتاً کم تخفیف ہوئی۔

شکل 7.58: 09ء کی درآمدات، سال بسال نمو کا تقابل



(الف) درآمدی طلب میں کمی کا زمرہ وار تجزیہ

مندرجہ ذیل زمروں میں کمی کا تعلق ملکی طلب گرنے سے ہے: ٹیلی مواصلات آلات اور موبائل فون دونوں کی درآمدات گرنے سے ٹیلی مواصلات مشینز کی درآمدات میں 09ء کے دوران معقول کمی آئی (دیکھئے جدول 7.27 اور 7.28)۔ ان زمروں کی درآمد میں کمی کے تین اسباب ہیں: (1) موبائل فون کی درآمد پر ڈیوٹیوں اور نئی سم چالو کرنے پر اخراجات کا نفاذ⁶⁶، (2) استعمال شدہ موبائل فون کا بڑے پیمانے پر استعمال، اور (3) اقتصادی سرگرمیوں میں عمومی سست روی جس سے ان چیزوں کی درآمد کم ہو گئی۔

⁶⁵ بھارت کی (میں 09ء) مجموعی درآمدات میں پیٹرولیم گروپ کی درآمدات کا حصہ 30.5 فیصد، سری لنکا (2008ء) کا 24 فیصد، اور پاکستان (میں 09ء) کا 27.3 فیصد تھا۔

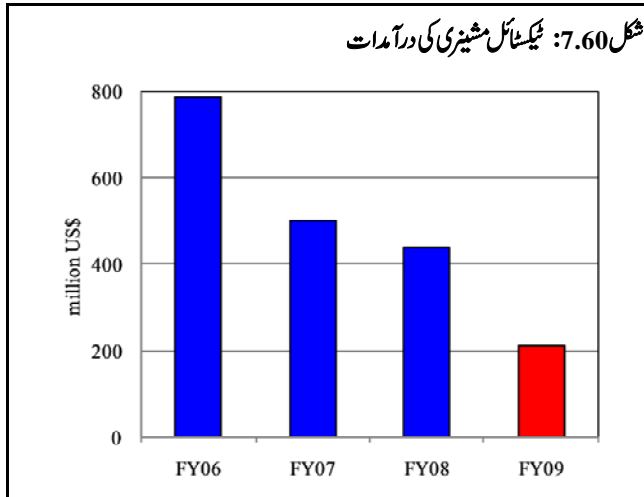
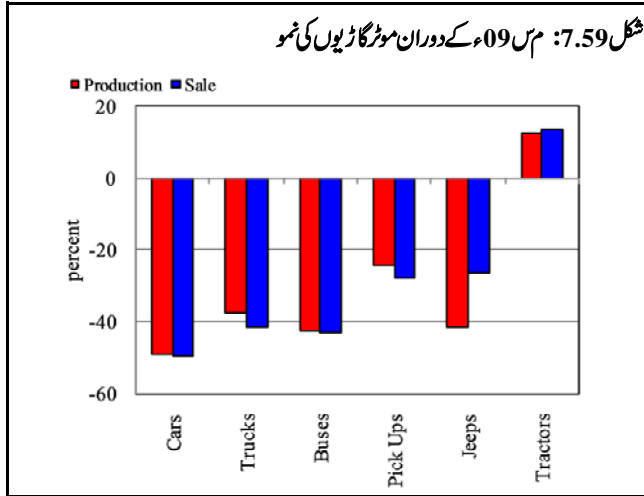
⁶⁶ وفاقی حکومت نے گزشتہ بجٹ میں فی موبائل سیٹ 500 روپے کسٹم ڈیوٹی عائد کی تھی اور اگست 08ء میں 250 روپے ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کر دی تھی۔

جدول 7.27: اہم درآمدات (ملین امریکی ڈالر)									
سال بسال فیصد تبدیلی			م 09ء		م 08ء				
اکائی قدر	قدر	مقدار	مطلق تبدیلی	اکائی قدر	قدر	اکائی قدر	قدر	اکائی	
	-1.8		-74.9		4,136.9		4,211.9		غذائی گروپ
									جس میں
-29.7	23.0	75.1	198.1	331.9	1,058.1	472.5	860.0	میٹرک ٹن	گندم
-14.5	-14.0	0.6	-225.8	783.9	1,390.8	916.5	1,616.6	میٹرک ٹن	پام آئل
	-10.5		-773.4		6,594.7		7,368.1		مشینری گروپ
									جس میں
	48.5		571.0		1,748.7		1,177.7		بکلی پیدا کرنے والی مشینری
	-57.2		-1,284.9		961.3		2,246.2		ٹیلی مواصلات
	-41.4		-935.6		1,339.4		2,275.0		ٹرانسپورٹ گروپ
									جس میں
	-31.3		-422.8		929.1		1,352.0		سڑکوں پر چلنے والی گاڑیاں
	-55.2		-495.1		402.5		897.6		طیارے، بحری جہاز اور کشتیاں
	-17.0		-1,953.2		9,509.7		11,462.9		پٹرولیم گروپ
-15.5	-11.6	4.6	-725.4	519.7	5,515.5	614.8	6,240.9	میٹرک ٹن	پٹرولیم مصنوعات
-17.8	-23.5	-7.0	-1,227.8	507.4	3,994.2	617.2	5,222.0	میٹرک ٹن	خام پٹرولیم
	-29.0		-676.5		1,657.8		2,334.4		ٹیکسٹائل گروپ
									جس میں
4.7	-50.5	-52.7	-652.2	1,525.4	639.6	1,456.7	1,291.9	میٹرک ٹن	خام کپاس
	-9.8		-571.4		5,230.4		5,801.8		زرعی و دیگر کیمیکل گروپ
									جس میں
9.9	-39.4	-44.9	-351.1	489.5	539.0	445.6	890.2	میٹرک ٹن	تیار کھاد
	-3.5		-103.7		2,866.0		2,969.7		دیگر کیمیکلز
	1.8		47.9		2,754.1		2,706.2		دھات گروپ
									جس میں
6.2	7.0	0.8	44.6	304.3	683.7	286.6	639.1	میٹرک ٹن	لوہا اور اسٹیل کا اسکرپ
	-8.7		-64.5		674.2		738.7		متفرق گروپ
	-4.6		-141.8		2,924.8		3,066.5		دیگر تمام اشیا
	-12.9		-5,143.5		34,822.1		39,965.5		کل درآمدات
									ع عبوری

موٹر گاڑیوں کی درآمد میں بھی وسیع البنیاد کی دیکھی گئی، مکمل طور پر تیار شدہ (سی بی یو) اور مکمل طور پر ٹکڑے ٹکڑے (سی کے ڈی/ ایس کے ڈی) یونٹوں کی درآمد میں م 09ء کے دوران بالترتیب 62 فیصد اور 30 فیصد کمی آئی۔ اس کا سبب م 09ء کے زیادہ تر عرصے میں کار ماکاری کی بڑھتی ہوئی لاگت اور گاڑیوں کی بلند قیمتوں کی وجہ سے گرتی ہوئی ملکی طلب ہے۔ گاڑیوں کی مختلف اقسام کی پیداوار اور فروخت گھٹنے سے بھی گاڑیوں کی گرتی ہوئی ملکی طلب کی عکاسی ہوتی ہے (دیکھئے شکل 7.59)۔ اندرون ملک گاڑی سازی کی صنعت میں سست روی کی وجہ سے برٹائز اور ٹیوب کی بھی طلب گھٹ گئی چنانچہ ان کی درآمد میں مالی سال کے دوران 28.7 فیصد کمی آگئی۔

ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں گزشتہ چند سال سے کمی کا جو سلسلہ جاری ہے، وہ م 09ء کے دوران گزشتہ برس کے مقابلے میں مزید تیز ہو گیا (دیکھئے شکل 7.60)۔⁶⁷ ٹیکسٹائل

⁶⁷ م 09ء کے دوران اس زمرے کی درآمدات میں 51.6 فیصد سال کی گزشتہ سال کی 12.8 فیصد کمی کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔



شعبے کی کارکردگی کو متاثر کرنے کی وجوہات ملکی اور بیرونی ہو سکتی ہیں جنہوں نے اس شعبے میں سرمائے کو اپ گریڈ کرنے کی طلب گھٹا دی ہے۔

پام آئل کے درآمدی اخراجات میں کمی کا سبب آئل کی قیمت کا گرنا ہے، جبکہ اس کے درآمدی حجم میں مالی سال 2009ء کے دوران سال بسال معمولی اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 7.28)۔ اس کا سبب بلند ملکی قیمتوں کی وجہ سے باقی گھی اور خوردنی تیل کی طلب کم ہونا⁶⁸ اور نیل کے بیجوں کی عمدہ پیداوار ہے۔⁶⁹

(ب) دیگر عوامل سے درآمدات میں کمی
م س 09ء کے دوران درآمدات میں 38 فیصد کمی کا واحد سبب پیٹرولیم گروپ کی درآمدات کا گرنا ہے جس میں مقدار اور قیمت دونوں میں ہونے والی کمی کا فرما ہے (دیکھئے جدول 7.28)۔ پیٹرولیم گروپ کا درآمدی حجم گرنے کا سبب ریفاٹریوں اور آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کو درپیش مالی مسائل تھے چنانچہ وہ خام تیل اور پیٹرولیم مصنوعات درآمد نہ کر سکیں۔⁷⁰ کم مقدار میں خام تیل منگوانے سے ایچ ایس ڈی، فرنس آئل، مٹی کے تیل، اور موٹر اسپرٹس کی پیداوار⁷¹ م س 09ء کے دوران سال بسال خاصی کم ہو گئی چنانچہ ملکی طلب پوری کرنے کے لیے دوران مالی سال پیٹرولیم مصنوعات کے درآمدی حجم میں معمولی سا اضافہ کیا گیا (دیکھئے شکل 7.61)۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایندھن کی ملکی قیمتوں پر سے زر اعانت کا خاتمہ بھی دوران مالی سال ممکنہ طور پر، ملکی طلب گرنے کا سبب بنا ہو۔ پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں ایک فیصد سال بسال کمی بھی ایندھن کی ملکی طلب گرنے کا ایک ثبوت ہے، جبکہ م س 09ء کے دوران ایچ ایس ڈی کی ملکی قیمت 42.5 فیصد بڑھنے سے فروخت سال بسال 7.2 فیصد کم ہوئی۔

خام کپاس کی درآمد بھی دوران مالی سال تیزی سے کم ہوئی جس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ کپاس کی ملکی فصل بہتر ہوئی۔⁷² اس کے علاوہ مقامی ٹیکسٹائل منڈی کی ناقص کارکردگی نے بھی اس زمرے کی طلب کو کمزور کیا۔

پلاسٹک کا ساز و سامان بھی ایک ایسا زمرہ ہے جس کی درآمد میں م س 09ء کے دوران 12.4 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اس کا سبب روپے کی قدر کا گرنا اور مالی سال کے دوران درآمدات پر تحدیدی اقدامات ہیں⁷³، چونکہ پلاسٹک کی صنعت میں اس زمرے کو بطور خام مال استعمال کیا جاتا ہے اس لیے مذکورہ دونوں عوامل نے درآمدات کی حوصلہ شکنی کی۔ اطلاعات کے

⁶⁸ بنائی گئی اور خوردنی تیل کی پیداوار بالترتیب 1.2 اور 4.8 فیصد کم ہو گئی۔

⁶⁹ مالی سال کے دوران تیل کے بیجوں کی پیداوار میں 6.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ سورج کھجی کی فصل میں 41 فیصد نمو دیکھی گئی۔

⁷⁰ تفصیل کے لیے دیکھئے زرا اور بیٹکاری۔

⁷¹ ایچ ایس ڈی، فرنس آئل، مٹی کے تیل اور موٹر اسپرٹس کی مقامی پیداوار م س 09ء کے دوران بالترتیب 8.5، 7.1، 20.4 اور 3.9 فیصد کم ہو گئی۔

⁷² مالی سال کے دوران کپاس کی پیداوار 3.5 فیصد سال بسال اضافے سے 14.1 ملین گانٹھوں تک جا پہنچی۔

⁷³ اسٹیٹ بینک نے درآمدی نمو کی روک تھام کے لیے م س 08ء کے اواخر میں بہت سی اشیاء پر 35 فیصد ایل سی مارجن عائد کیا تھا۔ بعد ازاں 2008-09ء کے میزائے میں حکومت نے 379 اشیاء پر غیر ضروری پر ڈیوٹی 25 فیصد سے بڑھا کر 35 فیصد کر دی جس سے مجموعی ڈیوٹی 50 فیصد ہو گئی۔ نیز ان اشیاء کی درآمد پر 15 سے 50 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی بھی عائد کی گئی۔

جدول 7.28: مالی سال 09ء کے دوران درآمدات میں کمی کی قیمت ترکیبی ملین امریکی ڈالر			
مقدار کا اثر	مطلق تبدیلی	قیمت کا اثر	
خام پٹرولیم	(1,227.7)*	(363.5)	(864.3)
پٹرولیم مصنوعات	(725.5)	284.2	(1,009.7)
ٹیلی مواصلات کا سامان	(712.6)	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں
خام کپاس	(652.3)	(681.1)	28.8
موہاں فون	(572.3)	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں
طیارے، بحری جہاز اور کشتیاں	(495.1)	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں
سڑکوں پر چلنے والی گاڑیاں	(422.3)	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں
تیار کھاد	(351.1)	(399.5)	48.4
ٹیکسٹائل مشینری	(226.3)	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں
پام آئل	(225.8)	9.4	(235.2)
پلاسٹک کا سامان	(161.9)	(303.0)	141.1
دیگر تمام غذائی اشیاء	(117.5)	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں
کل ¹	² (5,890.4)	(1,453.5)	(1,890.8)

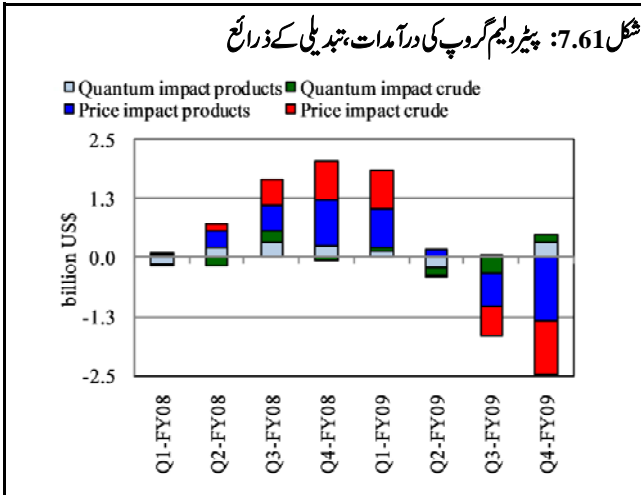
¹ مالی سال 09ء کے دوران مجموعی درآمدات میں ان تمام اشیاء کی درآمدات کا حصہ 46 فیصد ہے۔
² مالی سال 09ء کے دوران ان زمروں میں ہونے والی کمی درآمدات میں مجموعی کمی سے بہت زیادہ تھی تاہم اس کا اثر دیگر زمروں میں اضافے کی وجہ سے زائل ہو گیا۔
 * قوسین منفی قدر کو ظاہر کر رہا ہے۔

مطابق خام مال کم دستیاب ہونے سے پلاسٹک مصنوعات کی پیداواری اور برآمدی نمومس 09ء کے دوران گر گئی۔ آخر میں، جہاز، بحری جہاز اور کشتیوں کے زمرے میں بڑی کمی کا سبب م 08ء کے دوران ان چیزوں کی خاصی معقول یک بارگی درآمد ہے۔

کھاد کی درآمدی اشیاء کم ہونے کا بنیادی سبب مالی سال کے دوران ڈی اے پی کے درآمدی حجم میں کمی ہے (دیکھئے شکل 7.62)۔ ڈی اے پی کے درآمدی حجم میں کمی ان وجوہات سے آئی: گذشتہ مالی سال کی بچی ہوئی ڈی اے پی درآمدات کا بڑا ذخیرہ⁷⁴، ڈی اے پی کھاد کے استعمال میں آنے والا جمود⁷⁵، مالی سال 2009ء کے دوران ملکی پیداوار میں اضافہ⁷⁶، اور بجلی دوسرے مایہوں کے دوران ڈی اے پی کے بلند عالمی نرخ۔⁷⁷ ان عوامل نے یورپ کی قلت کو پورا کیا۔⁷⁸

(ج) مستحکم درآمدی طلب والے زمرے

مالی سال 09ء کے دوران اگرچہ درآمدات میں وسیع البنیاد کمی آئی، بعض زمروں میں اس دوران معتدل سے مستحکم درآمدی نمو بھی دیکھی گئی۔



م 09ء کے دوران گندم کی درآمد میں، حجم بڑھنے کی وجہ سے معقول اضافہ ہوا۔ ملک میں گندم کی قلت کے پیش نظر حکومت نے اعلان کیا کہ ایک ملین ٹن ذخائر ملک میں موجود ہیں۔ حکومت نے م 09ء کے دوران ڈھائی ملین ٹن گندم درآمد کرنے کا بھی اعلان کیا تاہم ملک میں عمدہ فصل کے باعث اس میں سے صرف 49.6 فیصد گندم منگوائی گئی۔

بجلی ساز مشینری کی درآمد گذشتہ چند برسوں کی طرح م 09ء میں بھی جاری رہی اور اس میں 48.5 فیصد کی سال بسال نمو دیکھی گئی۔ اس مشینری کی طلب دراصل گھریلو، چھوٹے کاروباری شعبے اور آئی پی بیز میں پائی جاتی ہے۔ بجلی کے جزیروں کی سب سے زیادہ طلب گھروں میں ہے⁷⁹، تاہم تیز رفتار طلب مالی

سال کی دوسری ششماہی کے دوران کمزور پڑ گئی (دیکھئے شکل 7.63)۔ درآمد کنندگان کے مطابق بجلی کے موجودہ بحران کے پیش نظر م 09ء کے دوران بڑی تعداد میں جزیروں درآمد کیے گئے، تاہم گھروں اور کاروباری شعبے، دونوں میں جزیروں کی طلب اتنی مستحکم نہیں رہی جتنا اندازہ کیا جا رہا تھا، اس کی وجہ اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی اور آمدنی کا کمزور

⁷⁴ م 08ء کے دوران ڈی اے پی کھاد بڑی مقدار میں درآمد کی گئی تھی تا کہ ڈی اے پی کے پلانٹ کی تعمیر و توسیع کی غرض سے بندش کی وجہ سے قلت پیدا نہ ہو۔

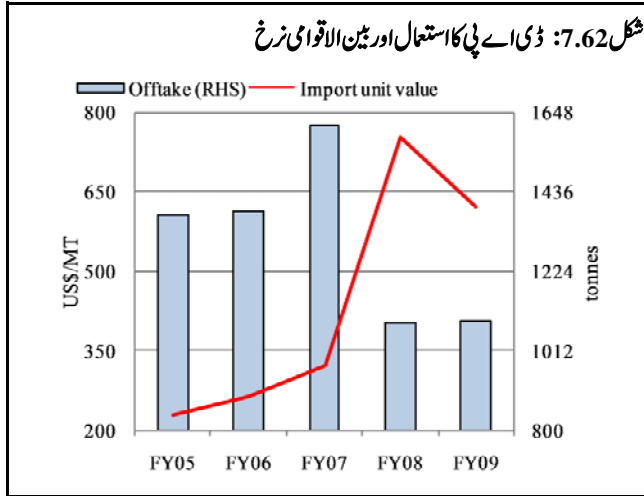
⁷⁵ م 09ء کے دوران 1090 ہزار ٹن ڈی اے پی کھاد استعمال کی گئی جو کہ گذشتہ برس کی سطح 1087 ہزار ٹن کے تقریباً برابر ہے۔

⁷⁶ وفاقی ادارہ شماریات کے ڈیٹا کے مطابق م 09ء کے دوران فاسفیک کھاد کی پیداوار میں 28 فیصد کی سال بسال نمو دیکھی گئی۔

⁷⁷ این ڈی ایف سی، مصنوعی کھاد کی صورت حال: وسط اپریل 2009ء، رینج 2008-09ء اور خریف 2009ء کا جائزہ۔

⁷⁸ وزارت صنعت و پیداوار کے مطابق 2009ء کی خریف کے دوران یورپ کی مجموعی طلب 2.9 ملین ٹن برقرار رہی جبکہ ملکی پیداوار 2.5 ملین ٹن تھی۔

⁷⁹ م 09ء کے دوران بجلی بنانے کی جتنی بھی مشینری درآمد کی گئی اس میں 37 فیصد چھوٹے جزیروں سے تھے۔

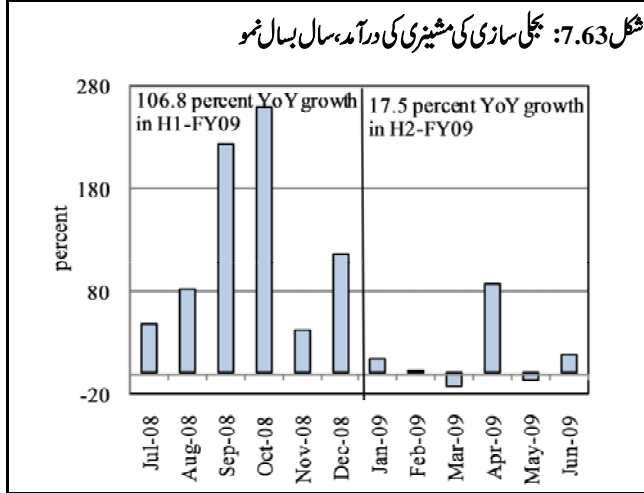


پڑنا ہے، چنانچہ اب گودام جزیروں سے بھرے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف رواں مالی سال کی دوسری ششماہی سے بجلی کی رسد میں ممکنہ بہتری آنے سے بجلی ساز مشینری کی درآمدزیدست پڑ جائے گی۔

تعمیراتی وکان کنی مشینری کی درآمدات میں بھی م س 09ء کے دوران 6.3 فیصد سال بسال نمودیکھی گئی۔ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے تحت شروع کیے گئے منصوبے 80 تعمیراتی مشینری کی طلب بڑھنے کی وجہ ہیں۔ نیز، مالی سال کے دوران تیل اور گیس کی تلاش کے منصوبوں میں سرمایہ کاری بڑھنے⁸¹ سے متعلقہ مشینری کی درآمد میں بھی اضافہ ہوا۔

کیا درآمدی طلب میں کمی برقرار رہ سکے گی

م س 09ء کے دوران درآمدات میں آنے والی کمی بعض پالیسی اقدامات اور شعبوں کے مخصوص مسائل کی بنا پر ان کی درآمدی طلب گرنے کا نتیجہ تھی، تاہم نئے مالی سال کے آغاز سے پالیسی موقف میں تبدیلی آئی ہے جس کا مقصد ملک میں صنعتی سرگرمیاں بڑھانے میں تعاون کرنا ہے، چنانچہ اسٹیٹ بینک نے م س 09ء کی چوتھی سہ ماہی اور م س 10ء کی پہلی سہ ماہی میں زری پالیسی نرم کر دی نیز حکومت نے نئے مالی سال کے میزاسین اور اسٹریٹجک ٹریڈ پالیسی فریم ورک برائے م س 09-12ء میں شعبوں کے لیے مخصوص ترغیبات کا اعلان کیا۔ معاون پالیسی اقدامات کے علاوہ شعبوں کی مخصوص حرکیات سے بھی بعض زمروں میں طلب بڑھنے کا اظہار ہوتا ہے۔



پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد میں مالی سال 2009ء کے دوران 0.7 فیصد کا معمولی سال بسال اضافہ ہوا تھا تاہم گردش قرضوں کا مسئلہ حل ہونے سے مالی سال 2010ء میں ان کی درآمد بڑھنے کا امکان ہے۔ نیز 2010ء کے اواخر میں بعض نئی آئی پی پیز اور کرایے کے بجلی گھر کا م شروع کر دیں گے جس کے لیے اضافی فرنس آئل درآمد کرنا پڑے گا، تاہم مثبت بات یہ ہے کہ انتھونول اور موٹر اسپرٹ کا آمیزہ بنانے کے حکومت کے ای-10 پروجیکٹ سے، جو موٹر اسپرٹ کے استعمال کو اعتدال پر لانے کے لیے ہے، درآمدات کی سالانہ 13.4 ملین ڈالر بچت ہوگی۔⁸²

ٹرانسپورٹ گروپ کی حرکیات گزشتہ دو برس سے درآمدات کم کرنے کا باعث بن رہی ہیں تاہم رواں مالی سال ان کے رجحان میں تبدیلی متوقع ہے۔ مالی سال 2009ء کی چوتھی سہ ماہی میں کئی کمپنیوں نے کار کی قیمتوں میں کمی کی ہے، اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی نرم کی ہے، اور میزانیہ 10ء میں نئی کاروں کی خرید پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ہٹائی گئی ہے چنانچہ ٹرانسپورٹ کی طلب معمولی سی بحال ہونے کا امکان ہے۔ مستقبل قریب میں سی این جی بسوں کی درآمد بھی بڑھنے کا امکان ہے کیونکہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے ٹرانسپورٹ اور آلودگی کے مسائل پر قابو پانے کے لیے سی این جی بسوں کے منصوبے شروع کیے ہیں۔ یہ تمام عوامل مالی سال 2010ء میں ٹرانسپورٹ کی درآمد کسی حد تک بحال ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

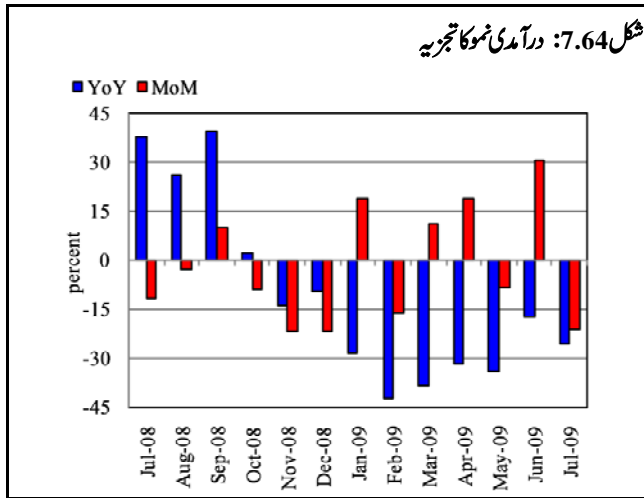
⁸⁰ م س 09ء کے دوران سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام پر اخراجات میں 31 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔

⁸¹ دوران مالی سال، کان کنی اور معدنیات میں نئی سرمایہ کاری 20 فیصد جبکہ سرکاری سرمایہ کاری 39 فیصد بڑھ گئی۔

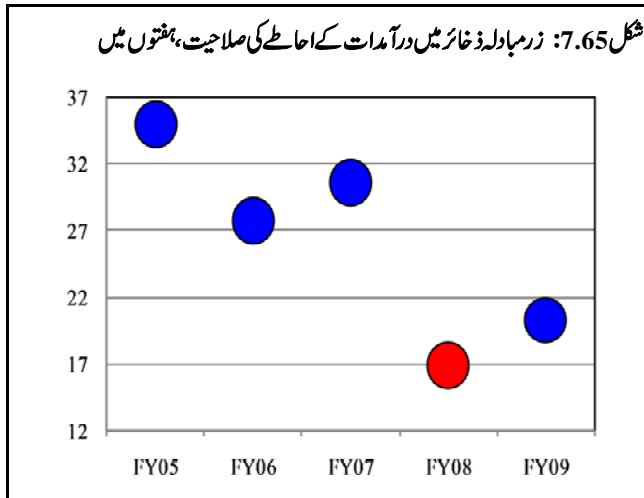
⁸² یہ تخمینہ م س 09ء اور 08ء کے دوران موٹر اسپرٹ درآمد کی اوسط قیمت کی بنیاد پر لگایا گیا ہے۔

اسی طرح نئے میزانیے میں کئی معاون اقدامات کے پیش نظر ٹیلی مواصلات کی درآمدی نمویں اضافے کا امکان ہے، بالخصوص موبائل فون کی درآمد بڑھنے کی توقع ہے کیونکہ سم ایکٹو کرنے کے چارجز، فیڈرل ایکسائز ٹیکس، اور موبائل فون کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی کم کرنے کے علاوہ ان درآمدات پر ریگولیٹری ڈیوٹی بالکل ختم کر دی گئی ہے۔⁸³

گندم کی عمدہ فصل سے گندم کی درآمد کا امکان ختم ہو گیا ہے۔ حکومت نے مالی سال 2009ء کے لیے گندم کی سرکاری قیمت 950 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی تھی جس سے گندم کی کاشت کی حوصلہ افزائی ہوئی اور اس کی نمو 11.7 فیصد رہی۔ تاہم گنے کی پیداوار مالی سال کے دوران 21.7 فیصد کم ہوئی جس سے م س 10ء میں شکر کی درآمد بڑھنے کی توقع ہے۔⁸⁴



اس تجزیے کا نتیجہ یہ ہے کہ طلب کے سکڑاؤ کی پالیسی اور شعبوں کے مخصوص عوامل کی عدم موجودگی کے سبب درآمدی نمو کسی حد تک بحال ہونے کا امکان ہے۔ م س 09ء کی ماہوار سال بسال اور ماہ بہ ماہ درآمدی نمو کے تجزیے سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے جو بتاتا ہے کہ درآمدی نمو میں سال بسال سکڑاؤ میں فروری 09ء سے کمی شروع ہوئی، جبکہ ماہ بہ ماہ بنیاد پر، درآمدی نمو اس مہینے کے بعد بڑی حد تک مثبت ہو گئی (دیکھئے شکل 7.64)۔ بلند بنیادی اثرات رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں درآمدی نمو کو مائل رکھیں گے جبکہ مذکورہ عوامل کے اثرات دوسری سہ ماہی سے زیادہ نمایاں ہونے کا امکان ہے۔⁸⁵



درآمدی نمویں کی کا فائدہ کسی ملک کی درآمدات محدود کرنے کی ضرورت اس لیے ہوتی ہے کہ اس کے زر مبادلہ ذخائر میں کمی کو روکا جائے۔ نظری طور پر، اگر کوئی ملک برآمدات، کارکنوں کی ترسیلات یا (قرضہ نہ بڑھانے والے) بیرونی سرمائے کی آمد سے زر مبادلہ کمانے کے مستحکم ذرائع نہ رکھتا ہو تو درآمدات میں اضافہ اس کے قرضوں میں اضافہ کرتا جائے گا [عالمی بینک (2005ء)]۔⁸⁶ دوسری طرف، درآمدات میں کمی بھی ان ملکی برآمدات پر منفی اثر ڈال سکتی ہے جن کی پیداوار میں درآمدی اشیاء استعمال کی جاتی ہوں۔ پاکستان کے معاملے میں م س 08ء کے دوران زر مبادلہ کے ذخائر میں کمی کے پیش نظر (دیکھئے شکل 7.65) درآمدات پر متعدد پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ اس کے علاوہ روپے کی قیمت میں کمی سے بھی درآمدات کی حوصلہ شکنی ہوئی کیونکہ درآمدات کی روپے میں لاگت بڑھ گئی تھی۔ م س 09ء کے دوران درآمدی نمویں بڑی کمی کے پیچھے ان عوامل کے اثرات بھی تھے۔

ان تمام عوامل کا، بلحاظ اقتصادی درجہ بندی سب سے زیادہ اثر صارفی اشیاء کے لیے خام مال اور اشیائے سرمایہ پر پڑا (دیکھئے شکل 7.66)۔ دوسری طرف صارفی اشیاء کی درآمد مالی

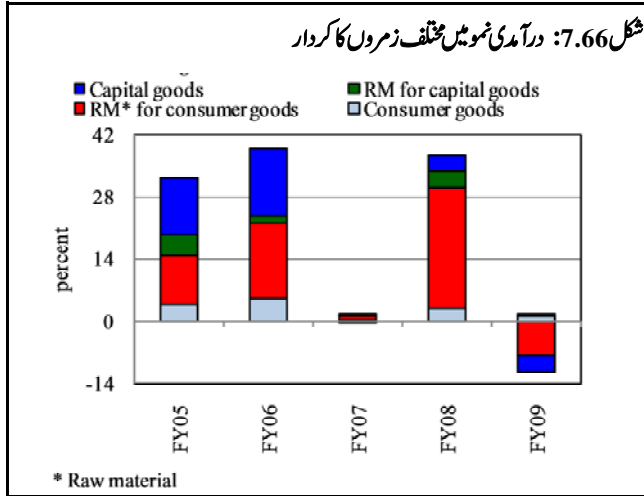
⁸³ م س 10ء کے میزانیے میں سم ایکٹو کرنے کے اخراجات اور موبائل فون سیٹ پر عائد درآمدی ڈیوٹی میں 50 فیصد کمی کر دی گئی۔

⁸⁴ م س 09ء کے دوران شکر کی پیداوار گزشتہ سال کے مقابلے میں 32 فیصد کم ہو گئی۔

⁸⁵ جولائی تا اگست م س 10ء کے دوران درآمدات میں 26.3 فیصد سال بسال کمی آئی۔

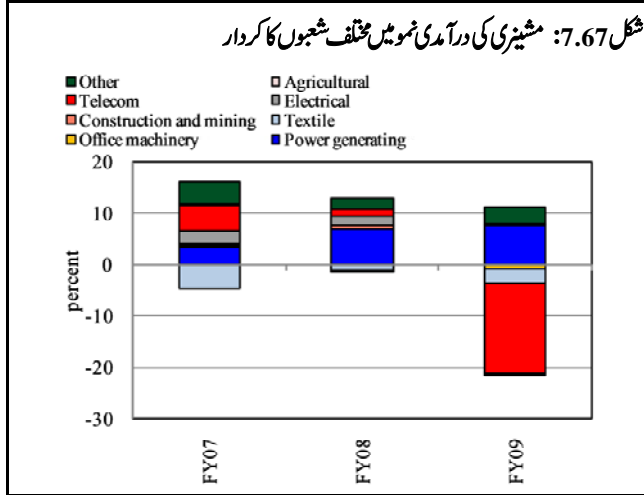
⁸⁶ عالمی بینک (2005ء)، "A Guide to LIC Debt Sustainability Analysis"

<http://siteresources.worldbank.org/INTDEBTDEPT/Resources/DSAGUIDEv7.pdf>



سال 2009ء کے دوران بڑھ گئی جس کا بنیادی سبب گندم کی بھاری درآمد ہے۔ صارفی اشیاء کے لیے خام مال کی درآمد میں کمی کی وجہ خام کپاس، ڈی اے پی کھاد، صنعتی کیمیکلز، اور ٹیکسٹائل صنعت کے لیے خام مال کی کم درآمدات تھیں۔ اشیائے سرمایہ کی درآمد میں کمی کا جہاں تک تعلق ہے تو ٹیکسٹائل اور ٹیلی مواصلات مشینری کی درآمدات کا گرنا اس کی وجہ ہے (دیکھئے شکل 7.67)۔ ان زمروں کی درآمدات کم ہونے کا جزوی اثر یہ ہوا کہ م س 09ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی کارکردگی ناقص اور برآمدات محدود رہیں۔

اس تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ م س 09ء کے دوران درآمدات میں آنے والی وسیع البنیاد کی خوش آئند نہیں تھی کیونکہ اس نے پیداواری سرگرمیوں کو متاثر کیا۔ چنانچہ کوشش اس امر کی ہونی چاہیے کہ جو اشیاء ملک میں بنائی جاسکتی ہوں ان کے لیے غیر ملکوں پر انحصار کم کیا جائے۔

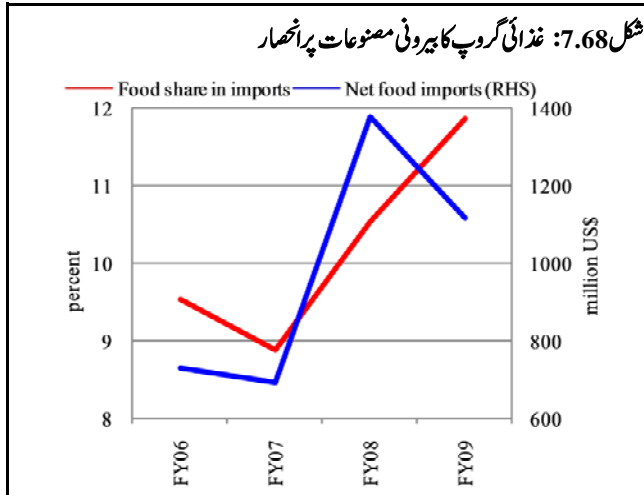


اس لحاظ سے غذائی گروپ کی بڑھتی ہوئی درآمدات خاص طور پر تشویش ناک ہیں۔ پاکستان زرعی ملک ہونے کے باوجود نہ صرف غذائی اشیاء درآمد کر رہا ہے بلکہ اس درآمد پر اس کا انحصار مالی سال 2007ء سے مسلسل بڑھ رہا ہے (دیکھئے شکل 7.68)۔

ملک کا 40 فیصد زیر کاشت رقبہ گندم کے لیے مخصوص ہونے کے باوجود مالی سال 2008ء اور 2009ء میں بھاری مقدار میں گندم درآمد کرنا پڑا۔ گندم کی اس درآمد میں کئی عوامل کارفرما ہیں، مثلاً مالی سال 2008ء میں کم پیداوار، بڑے پیمانے پر اسمگلنگ اور ذخیرہ اندوزی۔ اسی طرح شکر کی پیداوار مالی سال 2008ء میں تیزی سے بڑھنے کے بعد مالی سال 2009ء میں تیزی سے گر گئی جس سے رواں مالی سال اس کی درآمد کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ نیز، دالیں اور پام آئل ہر سال بھاری مقدار میں درآمد کیا جاتا ہے کیونکہ ملکی پیداوار کم ہوتی ہے اور کوئی متبادل دستیاب نہیں۔

ان اجناس کی درآمد پر انحصار کم کرنے کی کئی صورتیں ہیں:

- (1) موجودہ زیر کاشت رقبہ ہی سے یافت کو بہتر بنایا جائے اور اس کے لیے بہترین اور متوازن کھاد استعمال کی جائے۔ اس کے علاوہ سرکاری قیمت کا بروقت اعلان بھی کاشت کاروں کو ترغیب دینے کے لیے ضروری ہے۔
- (2) نرخ کے تعین اور ادائیگی کا نظام بہتر بنا کر شکر کی بلند اور مستحکم پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔ کم نرخ اور تاخیر سے ادائیگی کاشت کاروں کو گنے کی کاشت سے گریزاں کر دیتی ہے جس کے نتیجے میں شکر درآمد کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔



- (3) دالوں کی درآمد کم کرنے کے لیے آب پاشی والے علاقوں میں دالیں کاشت کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے، بہتر بیج دیا جائے اور یافت بہتر بنائی جائے۔ دالوں کی موجودہ پیداوار زیادہ تر غیر آب پاش علاقوں تک محدود ہے، اور کم بارش ہونے سے دالوں کی فصل اچھی نہیں ہوتی چنانچہ انہیں درآمد کرنا پڑتا ہے۔
- (4) پام آئل درآمدات کی روک تھام کے لیے تیل کے بیجوں کی عمدہ فصل پیدا کرنا ضروری ہے۔ گندم کی یافت میں بہتری لا کر اس فصل کی پیداوار بڑھائی جاسکتی ہے، حتیٰ کہ تیل کے بیجوں کی فصل اگانے کی خاطر گندم کا زیر کاشت رقبہ تھوڑا کم بھی کیا جاسکتا ہے۔
- (5) اناج کی اسمگلنگ اور ذخیرہ اندوزی پر مستعدی کے ساتھ قابو پایا جائے۔

اس کے علاوہ صنعتی شعبے کو بعض اشیاء ملک میں تیار کرنے کی ترغیب دے کر درآمدات کم کی جاسکتی ہیں، مثلاً گھریلو جزیئر، ٹی وی سیٹ، ریلیفر جزیئر، ایرکنڈیشنرز وغیرہ۔ زرعی پیداوار کی مناسب رسد یقینی بنا کر اور انجینئرنگ کی ملکی صنعت کو مستحکم کر کے اضافی درآمدات کا مستقل حل نکالا جاسکتا ہے۔

جدول 7.14: مالی کھاتے ملین امریکی ڈالر			
مالی کھاتہ (خالص)	م 08ء	م 09ء	سال بہ سال تبدیلی (%)
براہ راست سرمایہ کاری بیرون ملک	8131	5222	-35.8
براہ راست سرمایہ کاری پاکستان میں	5410	3720	-31.2
ایکویٹی سرمایہ	4401	3007	-31.7
جس میں: نجکاری آمدنی	133	0	-100.0
نوسرمایہ کاری آمدنی	1009	713	-29.3
جزدانی سرمایہ کاری	32	-1096	-3525.0
ایکویٹی تسکات	15	-552	-3780.0
قرضہ تسکات	17	-544	-3300.0
خالص بیرونی سرمایہ کاری	5367	2599	-51.6
دیگر سرمایہ کاری	2764	2623	-5.1
اثاثے	32	715	2134.4
1۔ واجب الادا برآمدی بل (برآمد کنندگان)	-595	178	-129.9
2۔ واجب الادا برآمدی بل (ذی ایم پی)	18	153	750.0
3۔ کرنی اور امانتیں	609	384	-36.9
جس میں بینک	507	190	-62.5
واجبات	2732	1908	-30.2
1۔ بیرونی طویل مدتی سرکاری قرضے (خالص)	1223	1616	32.1
منصوبہ جاتی قرضے	1250	809	-35.3
غیر منصوبہ جاتی قرضے	1104	2115	91.6
بالاقسط ادائیگی	1131	1308	15.6
2۔ قلیل مدتی سرمایہ (سرکاری)	559	-148	-126.5
جس میں: آئی ڈی بی (خالص)	675	-32	-104.7
3۔ نجی قرضے	693	598	-13.7
جس میں: فراہم کنندگان کے قرضے	1027	959	-6.6
فراہم کنندگان کے قرضوں کی ادائیگی	334	361	8.1
4۔ کرنی اور امانتیں	-47	-445	846.8
5۔ دیگر واجبات	254	287	13.0
ن: عبوری			ماخذ: شعبہ شماریات، اسٹیٹ بینک